



بھوپال صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

منعقدہ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۹۳ء، بہ طابق ۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری (بروز پنجشنبہ)

نمبر شمار	فہرست	صفہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲	وقت سوالات	۳
۳	رفاقت کی درخواستیں	۴۲
۴	تحمیک انتقاد نمبر و مجاہب سردار محمد اختر میںگل (عمرک نے زور نہیں دیا)	۷۲
۵	تحمیک اتواء نمبر ۳ مجاہب نوابزادہ سلیمان اکبر بخاری نے پیش کی (ا) پیغمبر صاحب نے حکومت کو خیردار رہنے اور اقدامات کرنے کا مشورہ دیا)	۷۷
۶	قرارداد نمبر و مجاہب سردار محمد اختر میںگل قریریں۔ اختر جان۔ ڈاکٹر کلیم اللہ۔ محمد صادق عمرانی۔ مولانا عبد الواسع ڈاکٹر عبد الملک۔ سردار ثناء اللہ زہری۔ ڈاکٹر سردار محمد حسین جعفر محمد خیل۔ عبد الحمید اچھنی۔ سید شیر جان بلوچ۔ جام یوسف۔ پکول علی	۸۱
۷	محمد ایوب بلیدی۔ عبد اللہ بابت۔ عبد القہار وادان (تحمیک منظور ہوئی)	۱۳۸
۸	قرارداد نمبر ۱۸ مجاہب مولانا عبد الواسع (ترجمہ کے ساتھ منظور ہوئی)	۱۲۱
۹	قرارداد نمبر ۲۲ مجاہب سید شیر جان بلوچ (عمرک نے زور نہیں دیا)	۱۲۶
۱۰	قرارداد نمبر ۲۳ مجاہب ڈاکٹر سردار محمد حسین (منظور ہوئی)	۱۵۳

بلوچستان صوبائی اسمبلی

- ۱- جناب اسپیکر ----- مسٹر عبد الوحید بلوج
- ۲- جناب ڈپٹی اسپیکر ----- مسٹار جن داس گلٹی

افغان صوبائی اسمبلی

- ۱- سیکریٹری اسمبلی ----- مسٹرا ختر حسین خاں
- ۲- جوانبخت سیکریٹری ----- مسٹر عبد الفتاح کھوسو

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۶ جون ۱۹۹۳ء بمقابلہ ۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری

(بروزہ بخششہ)

زیر صدارت جناب عبد الوحید بلوج۔ اسپکر

بوقت تین نج کرچکیں منٹ (سہ پر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَذْرَكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ه

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ه خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ه تَنَزُّ الْمَلَائِكَةُ

وَالرُّوحُ فِيهَا يِادِنُ رَبِّهِمْ ه مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ه سَلَامٌ ه هِيَ

حَتَّىٰ مَطْلَبِ الْفَجْرِ ه صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

ترجمہ یہ۔ ہم نے اس قرآن کوشب قدر میں نازل کرنا شروع کیا اور تمہیں کیا معلوم کر شب قدر کیا ہے۔ سب تدریز ہزار میٹنے سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور فرشتہ ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے پروگرماں کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک امان و سلامتی ہے۔ *وَمَا عَلِمَنَا الْأَبْلَاغُ*

جناب اسپیکر :- جزاک اللہ۔ وقفہ سوالات۔ مسٹر محمد صادق عمرانی صاحب اپنا
سوال نمبر ۲۷ دریافت فرمائیں۔

وقفہ سوالات

X ۲۷ میر محمد صادق عمرانی :- کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں
گے کہ

سال جنوری ۱۹۹۰ء تا اگست ۱۹۹۳ء صوبہ میں کتنی سرکاری زمین کن کن افراد کو الٹ کی
گئی ہے اور ان الٹ کی وجہات کیا ہیں۔ نیز حکومت بلوچستان کو اس سلسلے میں کس قدر
رقم وصول ہوئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

میر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جنوری ۱۹۹۰ء سے اگست ۱۹۹۳ء تک
جس قدر سرکاری اراضی الٹ کی گئی ان کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔ البتہ وہ اراضی
جو کمشٹر صاحبان یا ڈپٹی کمشٹر صاحبان نے اس عرصہ کے دوران الٹ کی ہیں اس کی تفصیل
بورڈ کے ریکارڈ میں موجود نہیں جو کہ طلب کی جا رہی ہے اور موصول ہونے پر تفصیل پیش
کرو جائے گی۔

فهرست الأئمّة

كوفّيّون وغوريّون

(١) ضلع كوشيه

نبرشار

بنقره بحدائق عربان

مير محمد باي خان

جاوید سلطان ولد عبد القادر

عمر جان ولد محمد عثمان

تمال خان ولد نور محمد

عبد الواحد ولد شيشا

عبد الله ولد شيشا

رحمت الله ولد عبد الرحمن

حيات خان ولد ميرنگل

عبد الرحمن ولد باران

قيستن اياز

محمد بي اياز

ابو بي سالم ليز

ابو بي سالم ليز

هاياز

ابا ياه

ابا ياه

ابا ياه

ابا ياه

ابا ياه

هاياز

- ۱۵- کیدو
 ۱۴- شیراحمد ولد حفظ احمد
 ۱۳- فیض محمد ولد ناصر محمد
 ۱۲- محمد انور ولد محمد ابکر
 ۱۱- محمد عزول ولد محمد ابکر
 ۱۰- غلام مصطفی ولد غلام اویس
 ۹- احمد شاهزادی
 ۸- ملک محمد العلی
 ۷- محمد ابراهیم ولد عبد القادر
 ۶- سیف اللہ ولد تاج محمد
 ۵- احمد خان ولد شری احمد
 ۴- شیراحمد ولد مراد خان
- ۱۵- کیدو
 ۱۴- شیراحمد ولد حفظ احمد
 ۱۳- فیض محمد ولد ناصر محمد
 ۱۲- محمد انور ولد محمد ابکر
 ۱۱- محمد عزول ولد محمد ابکر
 ۱۰- غلام مصطفی ولد غلام اویس
 ۹- احمد شاهزادی
 ۸- ملک محمد العلی
 ۷- محمد ابراهیم ولد عبد القادر
 ۶- سیف اللہ ولد تاج محمد
 ۵- احمد خان ولد شری احمد
 ۴- شیراحمد ولد مراد خان
- ۱۵- کیدو
 ۱۴- شیراحمد ولد حفظ احمد
 ۱۳- فیض محمد ولد ناصر محمد
 ۱۲- محمد انور ولد محمد ابکر
 ۱۱- محمد عزول ولد محمد ابکر
 ۱۰- غلام مصطفی ولد غلام اویس
 ۹- احمد شاهزادی
 ۸- ملک محمد العلی
 ۷- محمد ابراهیم ولد عبد القادر
 ۶- سیف اللہ ولد تاج محمد
 ۵- احمد خان ولد شری احمد
 ۴- شیراحمد ولد مراد خان

- ۳۲۳	سوار محمد حسین خان بخاری	۵ ایکر
- ۳۲۴	آنباگیر شاہ ولہ تھور شاہ	۲۵ ایکر
- ۳۲۵	خیب اللہ خان ولد خدا نیار خان	۱۲۰ ایکر
- ۳۲۶	آخر شاہ ولد خادی میر شاہ	۱۲۰ ایکر
- ۳۲۷	محمد ہولڈ غلام محمد	۲۵ ایکر
- ۳۲۸	شیبے ولد عبید اکرم نو شروانی	۸ ایکر
- ۳۲۹	سید احمد دریم خان	۸ ایکر
- ۳۳۰	عبدالاحد ولد غلام ارسل	۸ ایکر
- ۳۳۱	سیر اور ولد عبد الوحد	۸ ایکر
- ۳۳۲	محمد ایشیب	۷ ایکر
- ۳۳۳	محمد برائیم	۷ ایکر
- ۳۳۴	محمد پیغمبر	۷ ایکر

- ۳۴۰ -	مادریں	۷۰ ایکر
- ۳۵۰ -	میر علیان	۶۰ ایکر
- ۳۶۰ -	محمد نیز	۶۰ ایکر
- ۳۷۰ -	محرض احمد مولا بخش	۶۰ ایکر
- ۳۸۰ -	غلام مصطفیٰ رشد عبادی	۶۰ ایکر
- ۳۹۰ -	محمد علی ولد سادون خاں	۶۰ ایکر
- ۴۰۰ -	حاجی عبد الرسول ولد عذیز	۶۰ ایکر
- ۴۱۰ -	عبداللہ ولد غلام	۶۰ ایکر
- ۴۲۰ -	حاجی عبد الرسول ولد شمس خاں	۶۰ ایکر
- ۴۳۰ -	محمد اسماعیل خاں بن بخار و مدرس	۶۰ ایکر
- ۴۴۰ -	فخر محمد خاں	۶۰ ایکر
- ۴۵۰ -	میر حاصل خاں بن بخار و مدرس	۶۰ ایکر
- ۴۶۰ -	ایک بیوی فی محلہ	۶۰ ایکر

- / ۰۰۳ روپے نی اکبر	۰۰۳ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر
- / ۰۰۵ روپے نی اکبر	۰۰۵ اکبر

۷۴۔	عینز
۷۵۔	سردار محمد بھائی خان
۷۶۔	سردار محمد حصین خان
۷۷۔	سردار محمد طاہر خان
۷۸۔	سردار محمد نادر خان
۷۹۔	علی نواز زولہ سیر غوث
۸۰۔	علی نواز زولہ انفل
۸۱۔	حاجی محمد اسماعیل ولد حاجی محمد ابراهیم
۸۲۔	محمد ایوب ولد مزاہ محمد اسماعیل
۸۳۔	فتنیر محمد ولد دوست محمد
۸۴۔	عبدالحید ولد فور محمد
۸۵۔	غلام حیدر، ابی عازماً، عمر ان خان

- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۱۲ ایکرو	محمد احمد پیران غلام حیدر
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۱۸ ایکرو	امان اللہ خاں ولد مردان خاں
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۲۴ ایکرو	جمائزہ بولڈ امیر خاں
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۳۰ ایکرو	کامران خاں ولد مغل نواز خاں
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۳۶ ایکرو	غلام حسین ولد اللہ و سلیمان
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۴۲ ایکرو	محمد بنیش ولد احمدیار خاں
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۴۸ ایکرو	محمد فرشت ولد احمدیار خاں
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۵۴ ایکرو	غلام فردود نعمت محمد خاں
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۶۰ ایکرو	عبدالرحیم ولد عبد الرحیم
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۶۶ ایکرو	محمد آصف ولد سوار امیر خاں
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۷۲ ایکرو	محمد طاہر ولد لکھ رحمت اللہ
- / ۴۰۳ روپے فی ایکرو	۷۸ ایکرو	محمد اللہ جاں ولد خاں محمد

- ۷۹- عبادیمودخان محمد ایکر
 ۸۰- عبد الرزاق بدھخان محمد ایکر
 ۸۱- محمد اشرف بدھ سکے خان ایکر
 ۸۲- محمد اصفهانی سوار امیر خان ایکر
 ۸۳- سرار فیض محمد رانی ایکر
 ۸۴- شاہزادیں بدھ کھوڈی محمد ایکر
 ۸۵- سید رحیمیں سلیمان ایکر
 ۸۶- سید احمد پنڈی ایکر
 ۸۷- سید احمد پنڈی ایکر
 ۸۸- سید احمد پنڈی ایکر
 ۸۹- سید احمد پنڈی ایکر
 ۹۰- سید احمد پنڈی ایکر
 ۹۱- سید احمد پنڈی ایکر
 ۹۲- سید احمد پنڈی ایکر
 ۹۳- سید احمد پنڈی ایکر
 ۹۴- طالی محمد عالمی برات خان ایکر
 ۹۵- طالی کلان خان بدھ سوار بیدار خان ایکر

۱۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	دیوبندی	۱۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	جیب اللہ خاں ولد مرجان خاں
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	زصلائی ایکرو	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	شاہ جہان ولد خدا شریح
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	ولد عبد الغفار	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	سید رضا زادہ صابر دلائی
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	لیمید ہنگامی	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	ثفت اللہ ولد ملک سیف اللہ
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	پرشٹڈھٹ	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	محمد ولد ملک عبد العلی
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	خاطر	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	ٹھنور احمد ولد پیر احمد
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	سلیمان ولد خدا بخش
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	رسیل بخش ولد خرمود
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	حاجی عبد الرحیم ولد حاجی محمد حکیم
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	محمد اسلم ولد محمد اکرم
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	محمد سعیم ولد محمد جیل
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	محمد الحوزا مخدود
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	محمد نذیح عبد الرحمن
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	محمد علی
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	الدینی محمد
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	شیخ زوجہ عبد الرحمن
-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	نزاں	-/۰۰۰ روپیہ فی ایکرو	پول

سہر سوار جو پنچ دل میں مان
سہر سوار دینار خاتون دل میر حم ظان

۷۰ اکتوبر نصیر احمد
۷۱ دین محمد ران
۷۲ غور کرد
۷۳ مہاکر
۷۴ ہاکر

۷۵ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۷۶ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۷۷ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۷۸ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۷۹ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۰ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۱ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۲ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۳ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۴ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۵ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۶ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۷ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۸ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۸۹ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۰ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۱ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۲ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۳ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۴ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۵ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۶ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۷ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۸ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۹۹ سوار دینار پنچ دل اکتوبر
۱۰۰ سوار دینار پنچ دل اکتوبر

۷۸۔	محمد امین خاں ولد محمد صدیق	ایک روڑ ۸۳ پول
۷۹۔	سروار او رنگ نزب ولد سردار نی بخشن	ایک روڑ ۸۳ پول
-	۷۰۰/-	۵۱ کیوڑ
۸۰۔	محمد آصف ولد امیر خاں	۵۱ کیوڑ
۸۱۔	قمر الدین ولد محمد اصف	۵۱ کیوڑ
۸۲۔	جیسل احمد ولد صاحب خاں	۵۱ کیوڑ
۸۳۔	اسے رشید ولد اے اچھے محمد الفقار	۵۱ کیوڑ
۸۴۔	عبداللہ ولد عاشق طم و خان	۵۱ کیوڑ
۸۵۔	عبدالقدیر ولد شاہ نواز کاظم	۵۱ کیوڑ
۸۶۔	سوارکار خاں ولد دین محمد	۵۱ کیوڑ
۸۷۔	محمد ارشد ولد علم دین	۵۱ کیوڑ
۸۸۔	محمد ارشاد ولد محمد رضا	۵۱ کیوڑ

- ٦
- | | | |
|----------------------|-----|----------------------------------|
| - / ۰۰۰ هاروپی ایکرو | ۵۰۰ | خداکیردان خان بازی |
| - / ۰۰۰ هانی ایکرو | ۵۰۱ | مرزا محمد امیل ولد مرزا عبد اللہ |
| - / ۳ دبیسی منع فن | ۵۰۲ | عبدالله |
| - / ۳ دبیسی منع فن | ۵۰۳ | عبدالاکب |
| - / ۳ دبیسی منع فن | ۵۰۴ | سوار مسیحی خان |
| - / ۳ دبیسی ایکرو | ۵۰۵ | سوار محمد فیصل |
| - / ۰۰۰ هاروپی ایکرو | ۵۰۶ | سوار محمد خاہر خان |
| - / ۰۰۰ هاروپی ایکرو | ۵۰۷ | سوار محمد نور خان |
| - / ۰۰۰ هاروپی ایکرو | ۵۰۸ | محمد نس خان مندو خیل چیرین BDA |
| - / ۰۰۰ هاروپی ایکرو | ۵۰۹ | مجتبی اللہ والد خداکیردان |
| - / ۰۰۰ هانی ایکرو | ۵۱۰ | فیض محلود لے جید |
| - / ۰۰۰ هانی ایکرو | ۵۱۱ | محمد برولو محمد ظہیر خان |
| نادر | | |

- ۳۲- محبت خان بازاں
۰۴۰۰۰ ایکر
- ۳۳- شیرخان بازاں
۰۳۰۰۰ ایکر
- ۳۴- گرداسیل بازاں
۰۳۰۰۰ ایکر
- ۳۵- محمد حسن بازاں
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۳۶- شاهزادنخان بازاں
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۳۷- گوراحان بازاں
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۳۸- بیلی ساریہ
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۳۹- کرن آغا عالیان اللہ شاہ
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۴۰- سید یحییٰ شاہ ولد سید احمد
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۴۱- نصراء مس اشولد مرقاوم
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۴۲- آن جو دل دیاز خوش
۰۲۰۰۰ ایکر
- ۴۳- خدا نے رحیم ولد بید
۰۲۰۰۰ ایکر

۱۵۳-	شانجیہ	۱۵۴-	شاوشیہ
۱۵۵-	نور محمد	۱۵۶-	چکیزخان جمال
۱۵۷-	سید رفیع شاہ	۱۵۸-	محمد سرف دل رضا خٹشاہ
۱۵۹-	پیر آغا خاہ شاہ ولد ظہور شاہ	۱۶۰-	تمان اکبر ولد محمد اکبر
۱۶۱-	عبدالملک	۱۶۲-	شیر محمد
۱۶۳-	محمد انور	۱۶۴-	محمد افیض
۱۶۵-	امان اللہ		

<

۷۲۵	خواکب ملخ مر	۳۰ ایکٹر
۷۲۶	پیض احمد نیشن مگ	۳۰ ایکٹر
۷۲۷	سروار قیض احمد نیشن مگ	۳۰ ایکٹر
۷۲۸	سلیمان احمد نیشن مگ	۲۰ ایکٹر
۷۲۹	ٹھراش نیشن	۱۰ ایکٹر
۷۳۰	نواب جیا زندہ نواب عبید اللہ	۱۰ ایکٹر
۷۳۱	محفوظ کسی	۰۵۰ ایکٹر
۷۳۲	خواکب شاہزادہ صوفی آغا	۰۴۰ ایکٹر
۷۳۳	خواکب خان وہاں شاہزادہ نام	۰۴۰ ایکٹر
۷۳۴	عینی شاہزادہ نادر	۰۳۰ ایکٹر
۷۳۵	نواب جاد راجہ شاہ جوہر گزی	۰۲۰ ایکٹر
۷۳۶	عینی شاہزادہ صوفی آغا	۰۱۰ ایکٹر

- | | | | |
|-------------------------|---------|-------------------------|---------|
| - / ۰۰۳ روز پیش از آغاز | ۱۰ آغاز | - / ۰۰۴ روز پیش از آغاز | ۱۱ آغاز |
| - / ۰۰۵ روز پیش از آغاز | ۱۲ آغاز | - / ۰۰۶ روز پیش از آغاز | ۱۳ آغاز |
| - / ۰۰۷ روز پیش از آغاز | ۱۴ آغاز | - / ۰۰۸ روز پیش از آغاز | ۱۵ آغاز |
| - / ۰۰۹ روز پیش از آغاز | ۱۶ آغاز | - / ۰۱۰ روز پیش از آغاز | ۱۷ آغاز |
| - / ۰۱۱ روز پیش از آغاز | ۱۸ آغاز | - / ۰۱۲ روز پیش از آغاز | ۱۹ آغاز |
| - / ۰۱۳ روز پیش از آغاز | ۲۰ آغاز | - / ۰۱۴ روز پیش از آغاز | ۲۱ آغاز |
| - / ۰۱۵ روز پیش از آغاز | ۲۲ آغاز | - / ۰۱۶ روز پیش از آغاز | ۲۳ آغاز |
| - / ۰۱۷ روز پیش از آغاز | ۲۴ آغاز | - / ۰۱۸ روز پیش از آغاز | ۲۵ آغاز |
| - / ۰۱۹ روز پیش از آغاز | ۲۶ آغاز | - / ۰۲۰ روز پیش از آغاز | ۲۷ آغاز |
| - / ۰۲۱ روز پیش از آغاز | ۲۸ آغاز | - / ۰۲۲ روز پیش از آغاز | ۲۹ آغاز |
| - / ۰۲۳ روز پیش از آغاز | ۳۰ آغاز | - / ۰۲۴ روز پیش از آغاز | ۳۱ آغاز |
| - / ۰۲۵ روز پیش از آغاز | ۳۲ آغاز | - / ۰۲۶ روز پیش از آغاز | ۳۳ آغاز |
| - / ۰۲۷ روز پیش از آغاز | ۳۴ آغاز | - / ۰۲۸ روز پیش از آغاز | ۳۵ آغاز |
| - / ۰۲۹ روز پیش از آغاز | ۳۶ آغاز | - / ۰۳۰ روز پیش از آغاز | ۳۷ آغاز |
| - / ۰۳۱ روز پیش از آغاز | ۳۸ آغاز | - / ۰۳۲ روز پیش از آغاز | ۳۹ آغاز |
| - / ۰۳۳ روز پیش از آغاز | ۴۰ آغاز | - / ۰۳۴ روز پیش از آغاز | ۴۱ آغاز |

۴۹۰	ٹیکلیں احمدبازی	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۱	دھنی احمدبازی	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۲	بیش راجہ	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۳	نصر خان اول بیش رخان	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۴	مس کوڑ دل طفیل احمد بائی	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۵	سنجور احمد ولد غلام نور	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۶	بیش راجہ	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۷	عبداللہ - حاتمی علی اکٹر	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۸	عبد الرحمن ولد ملا دوست نور	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۴۹۹	محمد رشیق ولد جیلی خان	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۵۰۰	نجیب نیصل ولد نیصل	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر
۵۰۱	محمد جعفر ولد تاج نور	- ۱۰۰۰ اردو پہنچی اکٹر

۳۴۴-	خالد خان بیوی وزیر اسٹیٹ	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۴۵-	غلام الدین ولد غلام سرور	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۴۶-	میاں خان ولد علی نور محمد	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۴۷-	عبدالحق ولد سائی خان	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۴۸-	غلام فاروق ولد غلام جیدر	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۴۹-	سید انور خان ایڈشل فوجیہ نصر	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۵۰-	عبدالصمد ولد عبد الجبار	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۵۱-	امان اللہ خان ۰/۰ کی کون پلک اسکول کوئند	۱۰۰۰ روپے فی ملٹ فٹ
۳۵۲-	بیاز محمد نور	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۵۳-	عبد القادر ولد شاہ نواز	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۵۴-	تاج محمد نور عالم	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو
۳۵۵-	مولانا دخان ولد باری ولد خان	۱۰۰۰ روپے فی ایکرو

صلح پیش

قداریں

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۲	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰
۳	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰
۴	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰
۵	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰
۶	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰
۷	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰
۸	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰
۹	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰

قیمتیں اکتوبر

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۲	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۳	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۴	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۵	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۶	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۷	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۸	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰
۹	۱۰۰۰	۲۹۰۰	۳۹۰۰

- ۴۰۔ سید جانی محمد الباقی ولد سید محین الدین وغیرہ
 صاحب جان الیاس چالی ولد گلی محمد
 صاحب جان الیاس چالی ولد گلی محمد
 حاجی شاہزاده ارشیدار
 محمد اقبال ولد حاجی فتح محمد
 سید غلام نجمی ولد سید ذکریا
 اور گنگنریب ولد حاجی شاہزاده
 کمال خان بابر
 محمد حسن پیشتر کلک کولکی گورنمنٹ پیشمن
 روزی خان الکاؤنٹسٹوئی کی آنس پیشمن
 نصیر احمد بخاری ایم اے
 مہدائی ولد محمد افغان
- /۳۳۱ کیرو ۲۲ کل کل ڈنل
 ۳۳۱ کیرو ۳۲ کل کل ڈنل
 تراوود
 تراوود
 ۲۲۷۸۰ ملز فنڈ
 -/۲۲۰ پیشی ملز فنڈ
 ۳۳۵۳۶ ملز فنڈ
 ۳۳۰۰۰ ملز فنڈ
 -/۲۲۰ پیشی ملز فنڈ
 ۳۳۷۸۰ ملز فنڈ
 -/۲۲۰ پیشی ملز فنڈ
 -/۲۲۰ پیشی ملز فنڈ
 ۳۳۷۴۳ ملز فنڈ
 -/۲۲۰۰۰ پیشی ملز اکبر
 ۳۳۷۰۰ ملز فنڈ
 ایک درجیتی ملز فنڈ

ضلع پنجابی

۱۔	حکیم سید مسعود عبداللہ ار اور گز نزبندی شاہ جہان فیض آباد	۳۲
۲۔	عبد القیم مولانا محمد ریگر حکیم عبد الرحمٰن بولھاں مکھن اناریگر	۳۳
۳۔	حکیم عبد الرحمٰن بولھاں مکھن اناریگر حکیم عبد الرحمٰن بولھاں مکھن اناریگر	۳۴
۴۔	سید عزیز اللہ عدوی سید ناز محمد ریگر	۳۵
۵۔	۳۹۰۰۰ روپے فی ایکٹر ۳۷۰۰۰ روپے فی ایکٹر ۳۵۰۰۰ روپے فی ایکٹر	۳۶
۶۔	۳۷۰۰۰ روپے فی ایکٹر ۳۵۰۰۰ روپے فی ایکٹر	۳۷
۷۔	۳۵۰۰۰ روپے فی ایکٹر ۳۳۰۰۰ روپے فی ایکٹر	۳۸
۸۔	۳۳۰۰۰ روپے فی ایکٹر ۳۰۰۰۰ روپے فی ایکٹر	۳۹

- ۱- اور جن
۲- مہماں فن
۳- مارڈ پی نی من فن
۴- مارڈ پی نی من فن
۵- مارڈ پی نی من فن
۶- مارڈ پی نی من فن
۷- مارڈ پی نی من فن
۸- مارڈ پی نی من فن
۹- مارڈ پی نی من فن
۱۰- مارڈ پی نی من فن
۱۱- مارڈ پی نی من فن
۱۲- مارڈ پی نی من فن
۱۳- مارڈ پی نی من فن
۱۴- مارڈ پی نی من فن
۱۵- مارڈ پی نی من فن
۱۶- مارڈ پی نی من فن
۱۷- مارڈ پی نی من فن
۱۸- مارڈ پی نی من فن
۱۹- مارڈ پی نی من فن
۲۰- مارڈ پی نی من فن
۲۱- مارڈ پی نی من فن
۲۲- مارڈ پی نی من فن
۲۳- مارڈ پی نی من فن
۲۴- مارڈ پی نی من فن
۲۵- مارڈ پی نی من فن
۲۶- مارڈ پی نی من فن
۲۷- مارڈ پی نی من فن
۲۸- مارڈ پی نی من فن
۲۹- مارڈ پی نی من فن
۳۰- مارڈ پی نی من فن
۳۱- مارڈ پی نی من فن
۳۲- مارڈ پی نی من فن
۳۳- مارڈ پی نی من فن
۳۴- مارڈ پی نی من فن
۳۵- مارڈ پی نی من فن
۳۶- مارڈ پی نی من فن
۳۷- مارڈ پی نی من فن
۳۸- مارڈ پی نی من فن
۳۹- مارڈ پی نی من فن
۴۰- مارڈ پی نی من فن
۴۱- مارڈ پی نی من فن
۴۲- مارڈ پی نی من فن
۴۳- مارڈ پی نی من فن
۴۴- مارڈ پی نی من فن
۴۵- مارڈ پی نی من فن
۴۶- مارڈ پی نی من فن
۴۷- مارڈ پی نی من فن
۴۸- مارڈ پی نی من فن
۴۹- مارڈ پی نی من فن
۵۰- مارڈ پی نی من فن
۵۱- مارڈ پی نی من فن
۵۲- مارڈ پی نی من فن
۵۳- مارڈ پی نی من فن
۵۴- مارڈ پی نی من فن
۵۵- مارڈ پی نی من فن
۵۶- مارڈ پی نی من فن
۵۷- مارڈ پی نی من فن
۵۸- مارڈ پی نی من فن
۵۹- مارڈ پی نی من فن
۶۰- مارڈ پی نی من فن
۶۱- مارڈ پی نی من فن
۶۲- مارڈ پی نی من فن
۶۳- مارڈ پی نی من فن
۶۴- مارڈ پی نی من فن
۶۵- مارڈ پی نی من فن
۶۶- مارڈ پی نی من فن
۶۷- مارڈ پی نی من فن
۶۸- مارڈ پی نی من فن
۶۹- مارڈ پی نی من فن
۷۰- مارڈ پی نی من فن
۷۱- مارڈ پی نی من فن
۷۲- مارڈ پی نی من فن
۷۳- مارڈ پی نی من فن
۷۴- مارڈ پی نی من فن
۷۵- مارڈ پی نی من فن
۷۶- مارڈ پی نی من فن
۷۷- مارڈ پی نی من فن
۷۸- مارڈ پی نی من فن
۷۹- مارڈ پی نی من فن
۸۰- مارڈ پی نی من فن
۸۱- مارڈ پی نی من فن
۸۲- مارڈ پی نی من فن
۸۳- مارڈ پی نی من فن
۸۴- مارڈ پی نی من فن
۸۵- مارڈ پی نی من فن
۸۶- مارڈ پی نی من فن
۸۷- مارڈ پی نی من فن
۸۸- مارڈ پی نی من فن
۸۹- مارڈ پی نی من فن
۹۰- مارڈ پی نی من فن
۹۱- مارڈ پی نی من فن
۹۲- مارڈ پی نی من فن
۹۳- مارڈ پی نی من فن
۹۴- مارڈ پی نی من فن
۹۵- مارڈ پی نی من فن
۹۶- مارڈ پی نی من فن
۹۷- مارڈ پی نی من فن
۹۸- مارڈ پی نی من فن
۹۹- مارڈ پی نی من فن
۱۰۰- مارڈ پی نی من فن

- ۱- عبد الجبار
۲- عبد النان
۳- عبد الوهيد
۴- عبد الرحمن
۵- عبد الرحيم
۶- عبد الرحيم

- ۱- ابو حسن
۲- محمد انور
۳- عبد الجبار
۴- عبد الرحمن
۵- عبد الوهيد

۱۴- ملک اکبر	اکبر پہنچنے والی فٹ
۱۵- کریم محمد احمد	۸۰۰۰ فٹ
۱۶- ضلع ڈوب	ضلع ڈوب
۱۷- تعداد زمین	تعداد زمین
۱۸- ۳۰۰۰ فٹ	۳۰۰۰ فٹ
۱۹- محمد افضل و محمد احمد خان سندھیل	۱۹۵۶ فٹ
۲۰- محمد افضل و محمد احمد خان	۱۰۵۰ فٹ
۲۱- بلال حسن ولد حسن	۱۰۵۰ فٹ
۲۲- نواب	نواب
۲۳- طاہرہ کاظمی سیدیں سوسائٹی	۵۰۰۰ فٹ
۲۴- ضلع بارکھان	ضلع بارکھان
۲۵- تعداد زمین	تعداد زمین
۲۶- اکبر	قیمتی اکبر
۲۷- ۱۰۰۰۰ فٹ	-

صلح اور الائچی

- نمبر شمار ۱- محمد خان ولد نور حسن
نمبر شمار ۲- محمد خان ولد نور علی
نمبر شمار ۳- تفتیشیں

تیمت فی

نمبر شمار ۴- /۰۰۰۳ دوپنی پول

- /۰۰۰۳ دوپنی اکبر
- /۰۰۰۴ دوپنی اکبر
- /۰۰۰۵ دوپنی اکبر
- /۰۰۰۶ دوپنی اکبر
- /۰۰۰۷ دوپنی اکبر
- /۰۰۰۸ دوپنی اکبر
- /۰۰۰۹ دوپنی اکبر
- /۰۰۱۰ دوپنی اکبر
- /۰۰۱۱ دوپنی اکبر
- /۰۰۱۲ دوپنی اکبر
- /۰۰۱۳ دوپنی اکبر
- /۰۰۱۴ دوپنی اکبر

- ۱- غلام اکبر ولد آزادخان
- ۲- غلام نعمت اللہ ولد عالی میر محمد
- ۳- غالد محمد ولد شریب نواز
- ۴- محمد اکبر ولد محمد خان
- ۵- زاٹرین محمد ولد نگنگ
- ۶- س فرزاد پرین
- ۷- احمد خان ولد غلام محمد
- ۸- عبدالرحمن ولد نور حسن
- ۹- محمد اقبال ولد آزادخان
- ۱۰- محمد اقبال ولد آزادخان

۳۔ سکریات خاندانہ سرداری گھٹکان جو کرنی

- ۱۔ مدد خاندانی دلیر محمد
۲۔ جلال الدین گنڈی
۳۔ حبیب اللہ پیر اخراز
۴۔ عبد الرحمن اپنڈی اور شریح محمد حسین
۵۔ محمد نشان دله عبد الرزاق
۶۔ حکیم حسن دله عبد ابراهیم
۷۔ حبیب اللہ دله مرحان خان
۸۔ اکبر ایکر
۹۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۰۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۱۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۲۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۳۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۴۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۵۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۶۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۷۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۸۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۱۹۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۲۰۔ ۳۰۰۰ روپے فی بول
۲۱۔ عبیدالطفی دله حاجی عبد الجبار
۲۲۔ عبیداللطیف دله حاجی عبد الجبار
۲۳۔ نجیب الدلیل نصیب اللہ دله ران یا ز محولی

۳۴-	مہماں	مہماں	مہماں	مہماں
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۵۵-	مولوی عبد الحمید مولوی غوث الدین
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۵۶-	سرلی خان ایڈشنس نویسٹ نشر
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۵۷-	غلام محمد الحنفی محمد
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۵۸-	مولوی آغا نور منتظر
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۵۹-	نظام الدین صاحب خان
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۶۰-	مولوی احمد و مولوی جعہ خان
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۶۱-	مساٹ کنپہ اوران کے بیٹے
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۶۲-	مولوی شمس الحق و معاشر الحق
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۶۳-	مولوی غلام رسول و مولوی محمد
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۶۴-	جعہ خان ولڈ نور محمد
-/۰۰۳ روپیے فی پول	۱۴۰	-/۰۰۳ روپیے فی پول	۶۵-	محمد ایش

۳۶	طاجی غلام رسول ولد بیگم	- ۳۰۰ ملیون روپیہ فی پول
۳۷	محمد حسن ولد آنجم	- ۳۰۰ ملیون روپیہ فی پول
۳۸	میرزا خان ایڈیشن ٹوچیف مشر ۳۱ اکتوبر	- ۳۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۳۹	عمر زار حسن نور زمان پیران اے رہمن	- ۳۰۰ ملیون روپیہ فی پول
۴۰	بیان محمد ریدھم	- ۳۰۰ ملیون روپیہ فی پول
۴۱	نادر	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۲	لورا لائی ہاؤس	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۳	سوسنی خان ولد ماحمی درانی	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۴	ایک اکتوبر	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۵	نادر	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۶	جیر علی ولد حسن علی	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۷	یار محمد اسٹنٹ کشیر	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۸	نور الشہزاد ولد عبد الغفار	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۴۹	شرکت اقبال اسٹنٹ A-E لوکل گورنمنٹ	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر
۵۰	عبدالراہمن ولد موسیٰ کلیم	- ۲۰۰ ملیون روپیہ فی اکتوبر

ضلع سبی

- ۳۸- مولوی عبد الرحمن مہتمم خاں
- ۳۹- کل محیجود
- ۴۰- طاک عہد اکلم ول جاتی رضا خاں
- ۴۱- عیدی یقیر شیر
- ۴۲- مہماں اکٹر
- ۴۳- پنڈیں ٹیکلےں ٹنگک پتھر
- ۴۴- ۲۰۰۰
- ۴۵- پتھریں دیشان انجینئر پاکستان
- ۴۶- ظاہر خاں ول جو خاں ترین
- ۴۷- ۲۰۰۰
- ۴۸- سروار سکندر خاں جو گزئی
- ۴۹- محمد حسین ول مولیدین
- ۵۰- ۲۰۰۰
- ۵۱- عہد اکلم ول جاتی رضا خاں
- ۵۲- مہماں اکٹر
- ۵۳- پنڈیں ٹیکلےں ٹنگک پتھر
- ۵۴- ۲۰۰۰
- ۵۵- ظاہر خاں ول جو خاں ترین
- ۵۶- ۲۰۰۰
- ۵۷- سروار سکندر خاں جو گزئی
- ۵۸- مولوی عبد الرحمن مہتمم خاں

- ۱- شہنگل دادرخاں پیراں گورگل
- ۲- نمبر شمار کام
- ۳- قیمت فی اکٹر
- ۴- تعداد زمین
- ۵- لیبر

۱- میر شاہزاد خان
۲- میر شاہزاد خان
۳- میر شاہزاد خان

۱- میر مجتبی خان ولد فتح خان بھرائی میری
۲- میر سرماں ولد میر مجتبی خان
۳- دژیرہ گل راز خان ولد مجتبی خان
۴- نور خان ولد علی خان
۵- پچیز خان ولد مسکل خان

۱- میر مجتبی خان ولد فتح خان بھرائی میری
۲- میر سرماں ولد میر مجتبی خان
۳- دژیرہ گل راز خان ولد مجتبی خان
۴- نور خان ولد علی خان
۵- پچیز خان ولد مسکل خان

تعداد زمین

نمبر شمار
تام

ضلع کوکولو

۱- ۱۸۰۰۰ اکیرو
۲- ۳۳۰۰۰ اکیرو

لیکن

-/ ۱۰ دوپے فی اکیرو

نمبر شمار
تام

۱- شمن گلی ڈچہ اور
۲- محمد عثمان ولد احمد خان

نمبر شمار
تام

۱- شمن گلی ڈچہ اور

۲- محمد عثمان ولد احمد خان

<p>۸- نصرالله خان ولد عیینی خان زرگون</p> <p>صلع زیارت</p> <p>تعداد زیارت</p> <p>نیمیت فی ایکڑ</p> <p>-/۵ در پی منع فتح</p> <p>-/اود پی منع فتح</p>	<p>بیمه شمار</p> <p>نام</p> <p>سید شمشاد حسین ولد سید اوزعلی</p> <p>مرجان خان</p>	<p>۱-</p> <p>۲-</p> <p>۳-</p>
<p>۹-</p>	<p>نیمیت فی ایکڑ</p> <p>تعداد زیارت</p> <p>نیمیت فی ایکڑ</p> <p>-/۵ در پی منع فتح</p> <p>-/اود پی منع فتح</p>	<p>بیمه شمار</p> <p>نام</p> <p>ابوالثاہ ولد جان محمد شاه</p> <p>شکی ولد خاوند</p> <p>دانی بخش ولد نهبل</p> <p>ارشاد ولد غلام محمد لاغر</p>
<p>۱۰-</p>	<p>نیمیت فی ایکڑ</p> <p>تعداد زیارت</p> <p>نیمیت فی ایکڑ</p> <p>-/۵ در پی منع فتح</p> <p>-/اود پی منع فتح</p>	<p>بیمه شمار</p> <p>نام</p> <p>سایکو</p> <p>۰۰۰ منع فتح</p> <p>۰۰۰ منع فتح</p> <p>۰۰۰ منع فتح</p>
<p>۱۱-</p>		

۱-	سروال میل پست	۳۰۰ ساری فنٹ
۲-	بھائی تانڈل میلا بھیش	۲۰۰ ساری فنٹ
۳-	خچاوت علاقہ اگر	۲۰۰ ساری فنٹ
۴-	میرپورڈلائی بھیش	۲۰۰ ساری فنٹ
۵-	لیافت ہل ہوت	۲۰۰ ساری فنٹ
۶-	راسلوالڈ ہزارٹکن	۲۰۰ ساری فنٹ
۷-	ٹریولڈ کارپر	۲۰۰ ساری فنٹ
۸-	عید انکارڈ میل بھر	۲۰۰ ساری فنٹ
۹-	رم گلی ہل کار اخان	۲۰۰ ساری فنٹ
۱۰-	ریٹ ویل طاکی جس سو بو	۲۰۰ ساری فنٹ
۱۱-	ہالڈل اگر	۲۰۰ ساری فنٹ
۱۲-	سکھلے شاہزادیں	۲۰۰ ساری فنٹ

نام	عمر شهار
محمد اورلد حسین بخش	۱۸
خاوند بخش ولد شاه میر	۲۷
قمر الدین ولد بخش محل خان	۴۰
بیرون ولد علی خان	۴۶

ضلع ڈیرہ مراد جمالی

نام	عمر شهار
عبدال رزاق ولد شفع محمد	۱
عبدال ماری ولد شفع محمد	۳
عبدال رازق ولد شفع محمد	۴
عمران ولد محمد اسماعیل	۵

ضلع سبیله

نام	عمر شهار
شمست فی ایکو	۱
- ۰۰۳ روپے فی ایکو	۲۰۰
- ۰۰۳ روپے فی ایکو	۲۰۰
- ۰۰۳ روپے فی ایکو	۲۰۰
- ۰۰۳ روپے فی ایکو	۲۰۰

بیان

- بیان نام
- ۱- اکرم علی شاہ ایڈوکٹ حب
 - ۲- محمد نور الدین غلام محمد
 - ۳- ایم ایس اتحاد فیضی کریما
 - ۴- ایم ایس لاال زار کنھر کش کپنی
 - ۵- بلوچستان انگریکل پل ڈپارٹمنٹ
 - ۶- عبید اللہ یوسف دلخون خدا بخش
 - ۷- دوڑہ خدا بخش دلخون خدا
 - ۸- سعی الدولہ لحل محمد عگر
 - ۹- جاوید حسن دلخون خدا
 - ۱۰- سراج الدین دلخون خدا
 - ۱۱- فتح محمد علی دوست محمد

تعویزیں

- | تعویزیں | تعداد زمین |
|-----------------------|------------|
| ۱- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۲- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۳- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۴- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۵- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۶- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۷- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۸- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۹- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۱۰- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۱۱- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |
| ۱۲- اور پیشی مبلغ فرن | ۰۰۰۰ |

قیمتیں ایکرو

- ۳۴- فواب خان ولد شیر محمد
۳۵- آدم خان بیوچ
۳۶- عبد الرسول ولد قنیم محمد
۳۷- ظفر اللہ رنولد حاجی بعد خان
۳۸- رئیس غلام قادر ولد رئیس الیس اهادر ورگر
۳۹- مرتضی خان ولد اللہ یار رسول ورگر
۴۰- سعید بن زکیم این اے
۴۱- سید بن زکیم این اے
۴۲- علیق عزیز لاسی ولد عبد العزیز لاسی
۴۳- محمد بارون ولد محمد یوسف
۴۴- امیر پیش ولد رام محمد
۴۵- محمد امین ولد پیر خان
- ۱۰۰۱- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۲- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۳- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۴- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۵- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۶- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۷- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۸- مہر دپنی ایکرو
۱۰۰۹- مہر دپنی ایکرو
۱۰۱۰- مہر دپنی ایکرو
۱۰۱۱- مہر دپنی ایکرو

- | | |
|--|---|
| <p>- / ۰۰۲ روپے فی ایکرو</p> <p>- / ۰۰۸ روپے فی ایکرو</p> <p>- / ۰۰۳ روپے فی ایکرو</p> <p>-</p> <p>-</p> <p>- / ۰۰۵ روپے فی ایکرو</p> <p>- / ۰۰۵ روپے فی ایکرو</p> <p>- / ۰۰۲ روپے فی ایکرو</p> | <p>۱۱ ایکرو</p> <p>۳۲ ایکرو</p> <p>۵۴ ایکرو</p> <p>۶۰۰ منی گز</p> <p>۱۱ ایکرو</p> |
| <p>۴۴- نجیب اللہ ولد خدا اسیدا دخان</p> <p>۴۵- غلام محمد ولد عرب بلوچ</p> <p>۴۶- آر۔ ایم۔ احمد</p> <p>۴۷- غلام اکبر لاسی</p> <p>۴۸- سید جناح گیر شاہ</p> <p>۴۹- حاجی مٹھا خان ولد مولا بخش</p> <p>۵۰- مصصوم خان</p> <p>۵۱- شفیق احمد ولد سیر محمد</p> <p>۵۲- عبدالحلاق</p> <p>۵۳- سردار عبدالقارور</p> <p>۵۴- ڈاکٹر غلام محمد قریشی</p> <p>۵۵- گل حسن ولد نور محمد</p> | |

تعدادیں
صلح خضرار

قیمتی اکتوبر

- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۳۳ ایکرو	- محمد شیخان ولد وڈیرہ الشدوفا
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۳۴ ایکرو	- میر کو ولد اسلام امڑی
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۳۵ ایکرو	- محمد عاصم ولد اسلام امڑی
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۳۶ ایکرو	- محمد بابان ولد اسلام امڑی
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۳۷ ایکرو	- محمد خنفی ولد پڑھان
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۳۸ ایکرو	- محمد یوسف ولد رفیع خان
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۳۹ ایکرو	- محمد یوسف ولد رفیع خان
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۴۰ ایکرو	- محمد علیش ولد اے روئے خان
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۴۱ ایکرو	- عیدالتار، محمد مجید، نجیب اللہ
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۴۲ ایکرو	- عیدالتار، محمد مجید، نجیب اللہ
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۴۳ ایکرو	- جنان ولد ملک نوراللہ
- ۱۰۰ روپے فی ایکرو	۴۴ ایکرو	- محمد نجم، محمد نجم، علی حسن

- ۱۔ مسٹر حاشم ولد سراج الدین زرکنی
- ۲۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۲۔ ملیحہ اللہ ولد سراج الدین زرکنی
- ۱۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۳۔ مسٹر عبید الرحمن ولد سید محمد عمر
- ۱۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۴۔ حاجی عبید ابی بندھی طالبی محمد حسن
- ۱۰۰۰۰ ارڈپے کل
- ۵۔ قادر بخش ولد برجان
- ۱۰۰۰۰ ارڈپے کل
- ۶۔ عبید ابی بندھی طالبی محمد حسن
- ۱۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۷۔ غلام صطفی ولد محمد خان
- ۱۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۸۔ غلام اشٹ خان ولد سرو جام سراج الدین خان
- ۱۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۹۔ مسٹر سراج الدین ولد سراج الدین زرکنی
- ۱۰۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۱۰۔ عبید الجید ولد محمد
- ۱۰۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۱۱۔ عبید الجید ولد عبد الصمد
- ۱۰۰۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر
- ۱۲۔ عبید الرحمن ولد عبد الصمد
- ۱۰۰۰۰۰۰۰ ارڈپے فی ایکٹر

نمبر شاہ	نام
۱-	بیش احمد ولد محمد حیات
۲-	اقبال احمد ولد محمد حیات
۳-	خیل احمد ولد محمد حیات
۴-	حاجی محمد حیات ولد عبد القادر
۵-	خیل احمد ولد محمد
۶-	اقبال احمد ولد محمد حیات
۷-	ارسلان احمد ولد اقبال احمد
۸-	قریان احمد ولد اقبال احمد
۹-	حاجی حیات ولد عبد القادر

ضلع قلات

تعداد زمین	قیمت فی ایکرو
۰۰۰ھر منع فٹ	- اردو پیش منع فٹ
۰۰۰ھر منع فٹ	- اردو پیش منع فٹ
۰۰۰ھر منع فٹ	- اردو پیش منع فٹ
۰۰۰ھر منع فٹ	- اردو پیش منع فٹ
۰۰۰ھنی ایکرو	- /۰۰۰ھنی ایکرو

۱۰۰۰/-

- ایمنی اکٹر

بساکر

۲۰۰۰/-

- ایمنی فنٹ

۲۰۰۰/-

ضلع خاران

قیمت فن اکٹر

تمادیتین

- ۱۰۰۰/- پہنچ اکٹر

بزرگار

۳ام

- عید الفتح ولد سیاں خان

ضلع تربت

قیمت فن اکٹر

تمادیتین

شدت

- /ہر دیپنی سیکھ فنٹ

بساکر

۳ام

- لمحل ایجو کیشنیج ریسٹ منڈ

۴ - ناس بلوچ ولد کی مک

۲۰۰۰/-

- عید الفخار

- | | |
|-------------------------------------|------------|
| ۱- احمد نورولد نور احمد | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۲- علی مصطفیٰ صاحبی دارالمح | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۳- ناظم الدین ولد محمد شیخین | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۴- خیاء الدین ولد محمد شیخین | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۵- پیغمبر احمد پر اجتیحہ داڑکن کران | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۶- محمد کے ولد سید محمد تقی قوب | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۷- علی عبد الحمید ولد سیمان | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۸- محمد اور ولد غلام رسول | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۹- محمد شاہ ولد غلام رسول | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۱۰- علی احمد ولد علیت اللہ | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۱۱- علی احمد ولد حاجی تاج محمد | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۱۲- علی احمد ولد علیت اللہ | ۰۰۰ منع فٹ |
| ۱۳- فرداح محمد ولد حاجی صالح محمد | ۰۰۰ منع فٹ |

- | | |
|------------------------------|-------------------------------|
| ۲۵۰- مرحوم اولد میراولور خان | ۴۱- مرحوم اولد میراولور خان |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | -/۲ روپیه مبلغ فد |
| ۲۰۰۰ مبلغ فد | ۷۶- خدا بخش ولدر حمیدزاده |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۸۱- علی بخش و شی |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۹- یارمحمد ولد مرا محمد |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۲۰- سلطان حافظ |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۳۱- میر شیرجان نو شیروانی |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۳۲- احمد علی ظفر ولد نور محمد |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۳۳- عبید ال واحد ولد او محمد |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۳۴- میرجاگر خان ولد صاحبزاده |
| -/۲ روپیه مبلغ فد | ۳۵- صالح اولد محمد کشم |

ضلع پینجنگور

قیمت فی ایکرو

تعداد زمین

ہائکرو

- ۱۰ روپے فی ایکرو
- ۹۹ سال لیزر

- ۲۰۵۳ ملٹ فٹ

- ۱۰۰ ۲ ملٹ فٹ

- ۵۵ ۲ ملٹ فٹ

ضلع کوادر

قیمت فی ایکرو

تعداد زمین

ہائکرو

- فیصل ولد حسین

نمبر شمار

عام

نمبر شمار

عام

- ۱ داکٹر قوت اللہ کھجوری ولد میر محمد یوسف خان
- مسماۃ فیض در ترمذ ولد اور حسن
- محمد جمیل ولد عبایت اللہ
- محمد جمیل ولد عبایت اللہ

- محمد علی رحمن فرد ۱۰۰۰ ملیون فرنٹ
 - احمد پیغمبر رحمن فرد ۹۰۰۰ ملیون فرنٹ
 - احمد پیغمبر رحمن فرد ۸۰۰ ملیون فرنٹ
 - جلال ولد حسٹ ۷۰۰ ملیون فرنٹ
 - علی کرم احمد داد خدادار ۶۰۰ ملیون فرنٹ
 - سراج الدین عبیدیگ ۵۰۰ ملیون فرنٹ
 - مراجیان ولد علی کرم داد ۴۰۰ ملیون فرنٹ
 - دیار ظفر اللہ ۳۵۰ ملیون فرنٹ
 - سفراخان ولد محمد علی ۳۰۰ ملیون فرنٹ
 - فتحی الشدید درست ۲۰۰ ملیون فرنٹ

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۲۸ جناب صادق عمرانی صاحب۔
 (معزز رکن نے اپنا سال نمبر پاکارا) وزیر موصوف جواب پڑھ کر سنائیں یہ برا اہم مسئلہ
 ہے۔ اس کو پڑھ کر سنائیں۔

محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- میرے خیال میں اس کی تفصیل دی ہوئی
 ہے۔ اگر پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو بہتر ہے گا۔

جناب محمد صادق عمرانی :- پڑھ کر سنائیں تاکہ پڑھے چلے اور پہلیں والے بھی
 دیکھیں کہ کتنے ایکڑ زمین کوئی میں تقسیم ہوئی ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر تعلیم) :- میرا اسپیکر سرا اس کو پڑھنے سے
 میرے خیال میں آدھا گھنٹہ لگ جائے گا۔ اگر معزز رکن کا کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔

سردار شناع اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) :- جناب اسپیکر! اہم
 ریکویٹ کرتے ہیں جواب برا الباب ہے۔ معزز رکن ذرا دیکھیں ہمارا کچھ خیال کریں۔

میر محمد صادق عمرانی :- آپ کی ریکویٹ مان لیتے ہیں۔ آپ چیف ہیں صرف
 کوئی میں کتنی زمین تقسیم ہوئی اتنا ہی سنائیں پڑھ کر سناؤں۔

وزیر بلدیات :- صرف کوئی کا۔ تھیں کا۔ یوں
 (اس مرحلے پر معزز وزیر نے جواب کی تفصیل پڑھنا شروع کی اور کوئی ڈوڑھن تک کے
 نام یعنی سیریل نمبر ۲۱۳ تک پڑھا)

میر محمد صادق عمرانی :- آپ رقم بھی بتائیں اور قیمت بھی بتائیں کہ کتنے میں دیا
 گیا ہے۔ وہ صرف نام پڑھ رہے ہیں۔ یہ ایک سو پندرہ کیا ہے آپ یہ بھی بتائیں۔ کیونکہ یونچے
 فٹ بھی لکھا ہے اس لئے کہہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر :- ایکڑ تصور کیا جائے جماں بھی فٹ آئے گا وہ خود کہہ دیں گے۔

میر محمد صلیق عمرانی :- یہ بہت اہم ہے۔ پورا کوئہ شر انہوں نے مسلم لیگ دور حکومت سابقہ دور حکومت میں الٹ کر دیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پریس کے ذریعے دنیا کو پتہ چل جائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :- (پرانٹ آف آرڈر) صدر فاروق احمد خان لغاری نے پورا ذیرہ غازی خان بیج دیا ہے۔ (مدخلت)

میر محمد صادق عمرانی :- تین ہزار روپے ایکر (مدخلت)

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- چوروں کا نولہ پورا ملک بیج رہا ہے اور یہ مسلم لیگ کا نام لے رہا ہے۔ آپ یہ بتائیں یہ کون آدمی ہے؟ (جناب اسپیکر نے مائیک بند کر دیئے۔)

جناب اسپیکر :- صادق عمرانی صاحب۔ جعفر صاحب آپ دونوں تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔

(معزز وزیر مال نے پڑھنا شروع کیا) وہ غلام مصطفیٰ کے نام پر پہنچے تھے کہ
(مدخلت)

منظر عبدالحمید خان (وزیر آپاٹشی و برقيات) :- (پرانٹ آف آرڈر) اس لست میں کچھ لوگ ہیں جو ہے پورا معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے باپ کا نام بھی معلوم نہیں ہے۔ کوئہ ڈوپٹن کے جتنے لوگ ہیں مجھے ان کے باپ کا نام تو معلوم نہیں ہے۔ میں ان کے باپ کا نام تو نہیں جانتا۔ بہر حال میں ڈیپارٹمنٹ والوں سے پوچھتا ہوں یہ اتنے سارے لوگ ہیں ان کا پتہ کر کے بتاتا ہوں۔

وزیر آپاٹشی و برقيات :- یہ بغیر باپ کے معلوم ہوتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں یہ بغیر باپ کے ہیں۔

مولانا عبد الواسع :- جناب اسپیکر یہ جواب ناکمل ہے۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ کن کن وجوہات کی بناء پر الائمنت کی گئی ہے۔

وزیر مال :- جناب والا! یہ مجھ سے پہلے کی الائمنت ہوئے ہیں تو ضرورت مندوں کو دیئے گئے ہیں جن جن لوگوں کو ضرورت تھی جن جن لوگوں نے اپلائی کیا ہے تو ان لوگوں کو دیئے گئے یہ مجھ سے پہلے کی بات ہے۔ لیکن میں نے آپ کو پہلے یہ بتایا ہے اور میرے خیال میں آپ کو اس سے مطمئن ہونا چاہئے کہ آڑوں کے تحت جتنے غیر قانونی الائمنت ہوئے ہیں وہ کینسل ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرا الائمنت لیکل ہے وہ دفعہ ۶ کے تحت دوبارہ اپلائی بھی کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر :- اکرام صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں۔

میر محمد اکرم بلوج (وزیر اطلاعات) :- جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جمیت اقتدار میں تھی۔

جناب اسپیکر :- یہ کوئی پوچھ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔

مولانا عبد الواسع :- جناب والا! یہ جو لست ہے اس میں سرمایہ دار ہیں اور نواب ہیں ان میں کوئی، لوگ غریب ہیں اس میں کوئی بھی غریب نہیں ہے۔ یہ ہمارے سرمایہ دار لوگ ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ضرورت کی بناء پر دیا ہے کیا یہ نوابوں اور سرداروں کو ضرورت ہے۔ ہمارے نظر سے اس لست میں کئی نام گزرتے ہیں جو جو گیزاں خاندان کے لوگ ہیں ان کو کیا ضرورت ہے؟

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر) :- (پوچھ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب! جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب دیا ہے۔ یہ الائمنت اس حکومت نے نہیں کئے ہیں۔ پچھلی حکومت کے ہیں اور اس میں جو سوال آپ نے پوچھا ہے یہ پچھلی حکومت نے فیصلہ

کیا ہے تھا کہ کس کو نہیں دینا ہے۔

محمد صادق عمرانی :- جناب والا! ہم وزیر موصوف سے یہی پوچھنا چاہتے ہیں اور یہی کہنا چاہتے ہیں کہ پچھلے دور حکومت میں جب یہاں پر مسلم لیگ کی حکومت تھی تو کوئی شر میں دوسرا تیرہ ایکڑ زمین سے داموں پر فروخت کر دی گئی ہے۔ جب ہم وزیر صاحب سے سوال پوچھتے ہیں اور یہی سوال پوچھنے کا ہمیں حق پہنچتا ہے۔

جناب اسپیکر :- پھر آپ یہی سوال کریں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر) :- جناب والا! میں ایک چیز کی وضاحت کروں کہ آپ بے شک یہی سوال کریں۔ لیکن پچھلی حکومت میں آپ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ صرف مسلم لیگ نہیں تھی۔ جس طرح آپ کو لیشن Coalliation گورنمنٹ ہے اس وقت بھی یہی حکومت تھی۔ اس میں صرف مسلم لیگ نہیں تھی اس میں آپ تھے۔ آپ کے دوست بیٹھے ہوئے تھے۔

میر محمد صادق عمرانی :- جناب والا! ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ کسی بھی دور حکومت میں یہ غلط اقدام ہوا ہے جب وزیر موصوف نے اپنے عہدے کا اس محکمہ کا ذمہ داری سنگھائی ہے۔ اس نے اس طبقے میں کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیرِ مال :- میں نے جی آپ کو بتایا ہے کہ مجھ سے پہلے کے کرٹیکٹر حکومت میں گورنر بلوچستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے اس میں یہ تھا کہ جتنے الیکٹرال ائمٹ میں اسمبلی لائے ہیں۔ یہاں مل بھی پیش ہوا ہے۔ یہاں پر دوستوں نے اپوزیشن کے دوستوں نے اعتراض کیا۔ پھر ہم نے اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا ہے۔ اس پر جو اسٹینڈنگ کمیٹی فیصلہ کرے گی وہ آپ لوگوں کو ہم بتادیں گے۔

محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! ہم لوگوں نے تو اس میں بھی صرف ترمیم پیش

وزیر مال :- جی ہاں۔ (دوبارہ جواب پڑھنا شروع کیا)
میر محمد صادق عمرانی :- (پرانٹ آف آرڈر) جناب یہ ایک سو دس ایکڑ کے ہیں؟

جناب اسپیکر :- یہ عبدالمنان ولد غلام محمد کے ہیں۔
وزیر مال :- (وزیر مال نے دوبارہ پڑھنا شروع کیا) میر محمد اسلم بزنجو کا ایک سو دس ایکڑ ہے۔

میر محمد صادق عمرانی :- ہاں صحیح ہے۔ (مداخلت)
سردار شناع اللہ زہری (وزیر بلدیات) :- میرے خیال میں صادق عمرانی

.....

جناب اسپیکر :- آپ تشریف رکھیں۔ وہ پڑھ رہے ہیں۔
وزیر بلدیات :- جناب اسپیکر! آپ اسے پڑھا ہوا تصور کریں یہ لست ابھی اور بھی کافی بھی چوڑی ہے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر :- اور کوئی ضمنی سوال ہے؟
میر چاکر خان ڈومکی :- جناب والا! معزز وزیر صاحب کیا بتائیں گے کہ کونہ میں باقی کتنی زمین رہ گئی ہے یا ختم ہو گئی ہے۔

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جناب والا! مجھے معلوم نہیں ہے میں اس کے متعلق ڈپارٹمنٹ والوں سے دریافت کرتا ہوں۔ پھر بتا دوں گا۔

مولانا عبد الباری :- جناب اسپیکر! کیا انہوں نے ہمارا اسمبلی کا ہال تو الات نہیں کیا ہے۔

(آوازیں۔ نئے گیا ہے)

میر محمد صادق عمرانی :- جناب والا! کیا وزیر صاحب یہ تائیں گے کہ یہاں صرف نام دیئے گئے ہیں کیا وزیر صاحب اس سلسلے میں کوئی تحقیقات کرائیں گے۔

وزیر مال :- ڈیپارٹمنٹ سے ہمیں یہی فہرست ملی ہے۔ ہم نے بتادیا ہے۔ میں ڈیپارٹمنٹ والوں کو دوبارہ لکھ رہتا ہے کہ کون کون اشخاص ہیں۔ ان کی ولادت کیا ہے وہ صحیح بتادیں۔

میر محمد صادق عمرانی :- جناب والا! یہ جواب بھی صحیح نہیں ہے۔ آپ ایک اس محدث کے وزیر ہیں۔ آپ اس ایوان میں یہ واضح اعلان کریں کہ میں اس کی تحقیقات کا حکم دے رہا ہوں۔

محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- یہ جس وقت الائمنٹ ہوئے ہیں اس وقت پہا این پی اور ٹیپز پارٹی دونوں گورنمنٹ میں تھے۔ جمیعت بھی تھے۔ کبیٹ میں اگر یہ اٹھاتے۔

مولانا عبدالباری :- جناب والا! بے شک ہم گورنمنٹ میں تھے۔ ہم لوگوں نے نہیں لیا ہے، انہوں نے لیا ہے۔

وزیر مال :- جناب صادق صاحب میں ایک بات یہاں بتاووں جتنے الیگل الائمنٹ Illagal ہوئے ہیں۔ کیریکٹر حکومت میں گورنر نے ایک آرڈیننس جاری کیا تھا۔ ۱۹۸۸ء مارچ سے لے کر ۱۹۹۳ء اکتوبر تک جتنے الائمنٹ ہوئے ہیں۔ وہ سارے کے سارے کیسل ہیں۔ پھر اس آرڈیننس کو ہم بل کی صورت میں اسمبلی میں لائے اور یہاں سے آپ لوگوں نے اس کو پاس نہیں کیا ہے۔ بعد میں اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا گیا ہے۔ کمیٹی اس پر جو فیصلہ کرے گا وہ آپ کے سامنے آئے گا۔

میزان ۲۵/۰۰۲۵۳۵ ا روپے ۱۰۰۲۵۳۵/۲۵

مالیہ

صلع نصیر آباد کی تفصیل

سال	مطلوبہ	وصولی	بقایا جات
۱۹۸۸ء	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵ روپے	ٹل	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵
۱۹۸۹ء	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵ روپے	ٹل	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵
۱۹۹۰ء	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵ روپے	ٹل	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵
۱۹۹۱ء	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵ روپے	ٹل	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵
۱۹۹۲ء	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵ روپے	ٹل	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵
۱۹۹۳ء	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵ روپے	ٹل	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵
میزان	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵ روپے	ٹل	۳۰۵۹۰۸۳/۲۵

صلع جعفر آباد

عشری کی تفصیل

ستمبر ۱۹۹۳ء سے پہلے عشری تخفیض و وصولی ملکہ زکوہ و سماجی بہود کے ذمے تھی۔ ستبر ۱۹۹۳ء کے بعد وفاقی حکومت نے اس کی تخفیض و وصولی ملکہ مال کے ذمے کر دی ہے۔ ملکہ مال نے اکتوبر ۱۹۹۳ء میں صوبے کے تمام ڈویژن کمشنز صاحبان کو ہدایات جاری کر دیئے ہیں کہ وہ اپنے متعلق اہلکاران کو عشری تخفیض اور وصولی کے احکامات جاری کریں۔

صلع جعفر آباد میں جن افراد کے ذمے عشرہ اجب الادا ہیں۔ ان کے نام اور کوائف بورڈ آف ریونیو میں موجود نہیں کیونکہ یہ ذمہ داری حال ہی میں ملکہ ہڈا کو سونپی گئی ہے تاہم اس سلسلے میں تمام کمشنز صاحبان کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ جلد از جلد نام اور کوائف

بھجوادیں اور جیسے ہی جواب موصول ہو گا معزز رکن صوبائی اسمبلی کو مہیا کیا جائے گا۔
ضلع جعفر آباد کے زمینداروں کے ذمے جو رقم واجب الادا ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال/فصل	تشخیص	وصولی	بقایہ جات
ربی ۱۹۸۷-۸۸ء	۳۸۳۸۹۲۲/-	۳۱۷۸۸۲۱/-	۳۰۶۰۹۱ روپے
خریف ۱۹۸۷-۸۸ء	۱۰۰۳۵۵۲/-	۲۳۸۸۶۱/-	۷۶۵۶۸۸ روپے
ربی ۱۹۸۸-۸۹ء	۳۳۵۷۶۶/-	۲۷۰۱۴۸۶/-	۶۵۵۹۹۰ روپے
خریف ۱۹۸۸-۸۹ء	۲۵۳۳۷۲/-	۸۰۷۳۹۶/-	۱۰۴۰۷۶۹ روپے
ربی ۱۹۸۹-۹۰ء	۲۳۳۱۳۱۸۲/-	۲۳۶۲۲۷۶/-	۸۵۱۷۰۶ روپے
خریف ۱۹۸۹-۹۰ء	۱۷۲۲۵۳۵/-	۶۰۸۲۶۳/-	۱۰۳۵۸۸۲ روپے
ربی ۱۹۹۰-۹۱ء	۳۴۲۴۱۸۳/-	۳۰۷۷۰۹۲۳/-	۵۷۵۲۹۰ روپے
خریف ۱۹۹۰-۹۱ء	۱۲۳۱۹۶۵/-	۱۷۰۶/-	۱۰۰۵۹ روپے
ربی ۱۹۹۱-۹۲ء	۳۵۳۲۲۳۶۶/-	۳۲۰۷۳۲۰/-	۱۳۵۰۲۹ روپے
خریف ۱۹۹۱-۹۲ء	۱۳۱۴۷۲۵۶/-	۱۳۰۳۲۱۰/-	۱۳۲۲۳۶ روپے

ضلع نصیر آباد

سال/فصل	تشخیص	وصولی	بقایہ جات
ربی ۱۹۸۷-۸۸ء	۲۵۶۶۶/-	۵۱۳۵۸۲/-	۱۲۲۰۲۲۸ روپے
خریف ۱۹۸۷-۸۸ء	۲۵۷۲۵۶/۱۰	۲۵۷۲۵/۳	۱۲۷۳۷۵ روپے
ربی ۱۹۸۸-۸۹ء	۲۲۳۲۲۲۶/۲۵	۷۰/۹	۱۸۳۱۳۶ روپے
خریف ۱۹۸۸-۸۹ء	۱۳۰۹۲/۱۰	۵۰/۵۰	۲۱۳۰۹۲ روپے
ربی ۱۹۸۹-۹۰ء	۱۲۰۳۹۲۲/۱۵	۵۶/۵۹	۳۴۴۰۹۷ روپے

کی تھی۔ یہ حکومت اس کی ذمہ دار ہے وہ اس پر غور کرے۔

جناب اسپیکر :- یہ سوال اس سے متعلق نہیں ہے کوئی اور سوال تو کریں۔ آپ اسی کے متعلق ایک اور سوال کر سکتے ہیں۔

محمد صادق عمرانی :- جناب والا! ہم یہی صرف پوچھنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے جو آرڈیننس پاس کیا ہے تو وزیر موصوف نے اس پر عمل درآمد کر کے کتنے لوگوں کی الامتحنہ کو کینسل کیا ہے۔ وہ جو غیر قانونی طور پر بظہر کیا ہوا ہے اس کو ہٹایا ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر) :- (پرانی آف آرڈر) جناب والا! صادق صاحب پر اپنے پارلیمینٹریں ہیں۔ جو آرڈیننس گورنر صاحب نے پیش کیا ہے اس کی اپرول approval کے لئے ایکٹ کی صورت میں اسیلی میں پیش کیا گیا تھا۔ وہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس ہے جب تک وہ اس کو منظور کرے یا رد کرے ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں۔ آپ خود پارلیمینٹریں ہیں۔ آپ کو یہ پڑھنا چاہئے وہ بطور مشرودہ کچھ نہیں کر سکتا۔ ایک چیز جو ابھی تک ہاؤس کی ملکیت نہیں ہوئی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! یہ ذمہ داری بھی انکی بنتی ہے کہ وہ اس اسٹینڈنگ کمیٹی کا فیصلہ کرائیں۔ آپ تو ابھی تک اپنے اس ہاؤس میں کمیٹیاں بھی نہیں بنائے ہیں۔ چھ ماہ گزر گئے ہیں۔

جناب اسپیکر :- وہ ایک اسپیشل کمیٹی ہے اسٹینڈنگ کمیٹی نہیں ہے۔ اس میں پیش ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۳۸ میر محمد صادق عمرانی صاحب کا ہے۔

X ۳۸ میر محمد صادق عمرانی :- کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۸ء سے اب تک ضلع نصیر آباد اور ضلع جعفر آباد میں کل کتنے افراد کے ذمہ مالیہ اور عشرواجب الادا ہیں۔ ان کے نام اور مکمل کوائف کی تفصیل دی جائے۔ نیزان واجبات کی وصولیاتی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔

وزیر مال ضلع جعفر آباد

مالیہ :- سال ۱۹۸۳ء میں جب نظام عشر کا قیام عمل میں لایا گیا تو مالیہ ختم کر دیا گیا لیکن مالیہ کے واجبات زمینداروں کے ذمے ہیں۔ جس کے متعلق وقتاً ”فوقاً“ متعلقہ کمشنز صاحبان دوپتی کمشنز صاحبان کو ان کی فوری وصولی کے لئے بورڈ آف ریونویسے ہدایات جاری کی جاتی رہی ہے۔

جہاں تک ضلع جعفر آباد کے نادمن گان زمینداران کا تعلق ہے ان کے نام اور مکمل کوائف کی فہرست بورڈ آف ریونویس میں موجود نہیں ہے۔ ان کے نام اور کوائف میا کرنے کے لئے متعلقہ کمشنز صاحبان کو تاکیدی طور پر لکھا گیا ہے اور جیسے ہی جواب موصول ہو گا معزز رکن صوبائی اسمبلی کو میا کیا جائے گا۔

درست واجبات مالیہ جو زمینداروں کے ذمے ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل ہے۔

سال	مطالبہ	وسوٹی	بقایا جات
۱۹۸۸ء	۱۰۰۲۵۳۵/۲۵	ٹل	۱۰۰۰۲۵۳۵/۲۵ ا روپے
۱۹۸۹ء	۱۰۰۲۵۳۵/۲۵	ٹل	۱۰۰۰۲۵۳۵/۲۵ ا روپے
۱۹۹۰ء	۱۰۰۲۵۳۵/۲۵	ٹل	۱۰۰۰۲۵۳۵/۲۵ ا روپے
۱۹۹۱ء	۱۰۰۲۵۳۵/۲۵	ٹل	۱۰۰۰۲۵۳۵/۲۵ ا روپے
۱۹۹۲ء	۱۰۰۲۵۳۵/۲۵	ٹل	۱۰۰۰۲۵۳۵/۲۵ ا روپے
۱۹۹۳ء	۱۰۰۲۵۳۵/۲۵	ٹل	۱۰۰۰۲۵۳۵/۲۵ ا روپے

خریف-۹۰-۱۹۸۹ء	۲۳۱۰۶۲/۵۵	۷۹۸۱۷/۲۷ روپے	۱۸۱۲۳۷/۱۸ روپے
ربی-۹۱-۱۹۹۰ء	۱۳۲۳۹۲۵/۱۵	۳۰۲۶۲۳/۲۰ روپے	۹۳۱۲۸۲/۲۰ روپے
خریف-۹۱-۱۹۹۰ء	۲۲۰۶۰۶/۱	۵۸۱۵/۵۰ روپے	۲۳۷۱۰/۵۰ روپے
ربی-۹۲-۱۹۹۱ء	۱۵۵۸۷۱/۶۱	۳۸۰۹۶۰/۹۲ روپے	۷۸۱۰/۵۹ روپے
خریف-۹۲-۱۹۹۱ء	۵۱۵۶۵۳/۲۶	۱۳۲۸۳۸/۲۷ روپے	۲۳۰۸۱۳/۸۹ روپے
ربی-۹۳-۱۹۹۲ء	۱۳۱۰/۵۰	۳۱۲۶۷۶/۲۵ روپے	۲۳۹۳۳/۱۳ روپے

وزیر مال :- پڑھا ہوا تصور کیا جائے یا اسے پڑھ کر سناؤں؟

محمد صادق عمرانی :- پڑھ کر سنائیں۔ یہ میرا حق بتا ہے۔

جناب اسپیکر :- جواب بہت طویل ہے اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر صاحب یہ میرا اتحاق نہتا ہے کہ میں

جناب اسپیکر :- میں نے روٹنگ دے دی ہے آپ پلیز بینچ جائیں۔ اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

وزیر مال :- میں جواب پڑھنے کے لئے تیار ہوں مگر اسپیکر صاحب نے کہا ہے کہ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

محمد صادق عمرانی :- میں احتجاجاً ضمنی سوال نہیں کرتا ہوں کیونکہ وہ نہیں پڑھ سکتے۔

وزیر مال :- صحیح ہے۔ اللہ آپ کو خیر دے۔

X ۱۳۲ سردار ہمپر چاکر خان ڈوکی :- کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ میں کس قدر ریونیو پر نئی نئی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی بدستور اپنی پوسٹوں پر کام

کر رہے ہیں اور انہیں تنخوا ہیں کسی پروجیکٹ سے دی جا رہی ہیں۔ ان کے نام اور ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے مطلع کیا جائے۔

وزیر مال :- کوئی بھی پرنسپل ریٹائرمنٹ کے بعد ایسے عمدے پر کام نہیں کر رہا۔

وزیر مال :- کوئی صحنی سوال؟

سردار میرچا کر خان ڈوکی :- جناب پرنسپل شس سے متعلق صحنی سوال۔ اس میں کئی ایسے پرنسپل ہیں جو بارہ بارہ تیرہ سال سے ضلعوں میں اور کمشنز آفس میں بیٹھے ہوئے ہیں کیا ان کے لئے بھی کوئی تبادلہ یا ان کو آگے پیچھے ہٹانے کا شوق رکھتے ہیں وزیر موصوف صاحب جب کہ ٹینور Ternure تین سال ہے؟

وزیر مال :- مجھے دیسے کسی کوڑا نفر کرنے کا شوق نہیں ہے سردار صاحب۔

سردار میرچا کر خان ڈوکی :- بڑی صراحتی جناب ان کو Continue رکھیں۔

وزیر مال :- لیکن آپ کا سوال اور ہے کہ کتنے پرنسپل ہیں اور وہی جو ان کا مطلع ہے وہ وہاں تعینات ہیں۔ ایسے کوئی پرنسپل ہمارے پاس ۷۹ کے قریب پرنسپل ہیں اور جس دسڑک سے یا ایسا سے اپنکٹ ہوئے ہیں وہ وہاں پر تعینات نہیں ہیں جی۔

سردار میرچا کر خان ڈوکی :- بالکل جی وہاں کے لوگ ہیں۔

وزیر مال :- جی ڈیپارٹمنٹ میں ایسا کوئی نہیں ہے۔

سردار میرچا کر خان ڈوکی :- مگر آپ جواب کو انہوں نے غلط بیا جی وہاں پر جونیئر کلرک وہاں پر اسٹنٹ وہاں پر پرنسپل

وزیر مال :- آپ ایک کا نام بتائیں مجھے؟

سردار میرچا کر خان ڈوکی :- ابھی آپ دیکھیں میں صرف آپ کو قاضی یعقوب ہے ضلع بولان میں وہاں پر جو نیز کلرک، وہاں اسٹنٹ، وہاں پر شنڈنٹ غلام قادر وہاں جو نیز کلرک، وہاں اسٹنٹ، وہاں پر شنڈنٹ۔

وزیر مال :- جی میں تحقیقات کرتا ہوں وہاں پر جو کلرک سے پر شنڈنٹ تک اسی پوسٹ پر ہیں میں انہیں ٹرانسفر کرتا ہوں۔

سردار میرچا کر خان ڈوکی :- بالکل صحیح ہے۔

جناب اسپیکر :- کوئی اور ضمنی سوال ہے سردار صاحب؟

سردار میرچا کر خان ڈوکی :- جی نہیں جناب۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۲۹ سردار میرچا کر خان ڈوکی۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۲۹ سردار میرچا کر خان ڈوکی صاحب دریافت فرمائیں۔

X ۱۲۹ سردار میرچا کر خان ڈوکی :- کیا وزیر مال اور رہا کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں عکمہ مال میں آفس پر شنڈوں کی کل تعداد کس قدر ہے اور کتنے مردہ سے موجودہ بھنوں میں تعینات ہیں تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا یہ نبی درست ہے کہ کچھ ایسے پر شنڈنٹ حضرات بھی ہیں جنہوں نے اپنی مطلعوں میں تعلیم حاصل کی۔ وہاں ہی جو نیز کلرک بھرتی ہوئے اور وہاں اسٹنٹ بنے اور اسی ضلع میں پر شنڈنٹ بنے بیٹھے ہیں۔

وزیر مال :- عکمہ مال میں پر شنڈنٹ کی کل تعداد ۹۷ (اناسی) ہے جن کے تعیناتی کی تفصیلات تتمہ الف میں مندرج ہیں۔

ایسا کوئی پر شنڈنٹ نہیں جس نے اسی ضلع میں تعلیم حاصل کی ہو اور وہیں پر جو نیز

کلرک سے پرینڈنٹ تک متعین رہا ہو۔
تھہالف **تھیں پرینڈنٹ**
نصیر آباد ڈویشن

نمبر شمار	نام پرینڈنٹ	جائے تعیناتی	تاریخ
-۱	مسٹر محمد یعقوب	صلح دفتر بولان	۱۲/۸/۱۹۸۹
-۲	مسٹر غلام قادر	صلح دفتر بولان	۲۰/۱۱/۱۹۸۳
-۳	مسٹر محمد امین	صلح نصیر آباد	۱/۱/۹۰
-۴	مسٹر صالح محمد	صلح نصیر آباد	۹/۱۲/۹۳
-۵	مسٹر عبدالرازاق	صلح جعفر آباد	۱۱/۸/۱۹۸۷
-۶	مسٹر عبدالستار	صلح جعفر آباد	۲۸/۹/۹۳
-۷	مسٹر اسحاق محمد	صلح دفتر جمل مکسی	۱۷/۱/۹۳
-۸	مسٹر محمد اسماعیل	ڈویشنل دفتر نصیر آباد	۲۰/۶/۸۹
-۹	مسٹر دلادر خان	ڈویشنل دفتر نصیر آباد	۲۰/۶/۸۹
-۱۰	مسٹر غلام قادر بھٹو	ڈویشنل دفتر نصیر آباد	۱/۱/۹۳

مکران ڈویشن

نمبر شمار	نام پرینڈنٹ	جائے تعیناتی	تاریخ
-۱	مسٹر مومن علی شزادہ	ڈویشنل دفتر تربت	۶/۳/۸۶
-۲	مسٹر محمد موسیٰ دشتی	صلح دفتر کچھ تربت	۱۳/۱۲/۸۸
-۳	مسٹر عبدالرحمن	سلمنٹ دفتر تربت	۱۳/۱۲/۸۸
-۴	مسٹر داؤ کریم	صلح دفتر گوادر	۲/۳/۹۱
-۵	مسٹر عبدالحکیم	ڈویشنل دفتر تربت	۱۷/۱۲/۹۱

۳/۱۲/۹۲	صلح دفتر کیج تربت	مسٹر محمد اسحاق	-۶
۱۷/۲/۹۳	ڈویشل دفتر تربت	مسٹر صالح محمد	-۷
۱/۹/۹۳	صلح دفتر ہنگکور	مسٹر محمد رحیم	-۸
۱۳/۹/۹۳	ڈویشل دفتر تربت	مسٹر نور محمد	-۹
۱۶/۱۰/۹۳	ڈویشل دفتر تربت	مسٹر محمد حسین	-۱۰
۲۸/۲/۹۳	صلح دفتر ہنگکور	مسٹر فضیل احمد	-۱۱
۳/۳/۹۳	صلح گوار	مسٹر محمد زمان	-۱۲

ثروب ڈویشن

نمبر شمار	نام پرمندست	جائے تعیناتی	تاریخ
-۱	مسٹر جعفر خان	ڈویشنل دفتر لور الائی	۳/۵/۹۳
-۲	مسٹر محمد باشم	ڈویشنل دفتر لور الائی	۲۲/۸/۸۶
-۳	مسٹر عبدالواحد	صلح دفتر بارکھان	۲/۳/۹۳
-۴	مسٹر گل باران	صلح ثروب	۳۰/۱۱/۸۶
-۵	مسٹر محمد حیات	صلح قلعہ سیف اللہ	۲۵/۷/۹۳
-۶	مسٹر در محمد	صلح دفتر بارکھان مسلک ڈویشنل دفتر لور الائی	۲/۱/۹۳
-۷	مسٹر اختر محمد	ڈویشنل دفتر لور الائی	۲۶/۹/۹۳
-۸	مسٹر حمریم	صلح دفتر ثروب	۲۵/۷/۹۳
-۹	مسٹر شیردل	صلح لور الائی	۲/۱/۹۳
-۱۰	مسٹر غلام مرتضی	صلح لور الائی	۲۹/۸/۹۳
-۱۱	مسٹر نیاز محمد	ڈویشنل دفتر لور الائی	۲/۱/۹۳

۱۹/۶/۹۳	صلح دفتر قلعہ سیف اللہ	مسٹر گل حبیب
۲۱/۶/۹۳	صلح موئی خیل	مسٹر غفرین

قلات ڈویژن

نمبر شمار	نام پرنسپل نشانہ	جائے تعیناتی	تاریخ
۱	مسٹر رشیق	ڈویٹی دفتر خپدار	۱۳/۷/۸۵
۲	مسٹر محبوب علی	ڈویٹی دفتر خپدار	۲۶/۳/۸۹
۳	مسٹر اختر محمر	ڈویٹی دفتر خپدار	۱۷/۹/۹۱
۴	مسٹر عبدالملک	ڈویٹی دفتر خپدار	۱۷/۹/۹۲
۵	مسٹر عبدالعزیز	ڈویٹی دفتر خپدار	۱۳/۱۲/۹۲
۶	مسٹر جائید اسلام	ڈویٹی دفتر رکوٹ خپدار	۱۷/۱۱/۹۳
۷	مسٹر خیر محمد	صلح دفتر خپدار	۲۱/۷/۸۶
۸	مسٹر قلام رسول شیخ	صلح دفتر خپدار	۱/۳/۹۲
۹	مسٹر سلطان محمد	صلح قلات	۱/۷/۹۳
۱۰	مسٹر انسل دین	صلح مستونگ	۶/۱۲/۹۲
۱۱	مسٹر علی محمد لاسی	صلح دفتر لاسی	۲۶/۱۰/۸۷
۱۲	مسٹر دین محمد	صلح دفتر لاسی	۲۱/۶/۹۳
۱۳	مسٹر عبد الواحد	صلح خاران	۲۶/۳/۸۹
۱۴	مسٹر مالک محمد	صلح خاران	۲۶/۹/۹۲
۱۵	مسٹر صابر حسین	صلح آواران	۳/۱۰/۹۳
۱۶	مسٹر گل محمد خیال	صلح آواران	۱/۱۲/۹۳
۱۷	مسٹر حاجی رحمت اللہ	صلح منٹ دفتر مستونگ	۲۹/۶/۹۳

کوئٹہ ڈویژن

نمبر شمار	نام پر نہذنٹ	جائے تعیناتی	تاریخ
-۱	مسٹر علی احمد	ڈویٹیل دفتر کوئٹہ	۲۶/۳/۹۱
-۲	مسٹر الی بخش	ڈویٹیل دفتر کوئٹہ	۶/۳/۹۲
-۳	مسٹر محمد اسمعیل	ڈویٹیل دفتر کوئٹہ	۱۸/۳/۹۲
-۴	مسٹر میر علی	ڈویٹیل دفتر کوئٹہ	۲۷/۱۰/۹۲
-۵	مسٹر شیر حسین	ڈویٹیل دفتر کوئٹہ	۱۰/۵/۹۲
-۶	مسٹر عنایت اللہ	ڈویٹیل دفتر کوئٹہ	۱۹/۷/۹۲
-۷	مسٹر منظر علی	سٹیلمنٹ دفتر کوئٹہ	۱۳/۶/۹۲
-۸	مسٹر محمد رضا	صلح دفتر کوئٹہ	۲۷/۱۰/۹۲
-۹	مسٹر صادق	صلح دفتر کوئٹہ	۳۱/۳/۹۲
-۱۰	مسٹر فضل الی	صلح دفتر پشین	۹/۷/۸۸
-۱۱	مسٹر شیر علی	صلح دفتر پشین	۶/۳/۹۲
-۱۲	مسٹر عبدالواحد	صلح قلعہ عبداللہ	۱۹/۶/۹۲
-۱۳	مسٹر نور جان	صلح قلعہ عبداللہ	۳۰/۶/۹۲
-۱۴	مسٹر عبدالجید	صلح دفتر نوٹکی	۱/۲/۹۲
-۱۵	مسٹر فیض شاہ	صلح دفتر نوٹکی	۸/۵/۹۲

سبی ڈویژن

نمبر شمار	نام پر نہذنٹ	جائے تعیناتی	تاریخ
-۱	حاجی احمد یار گٹھی	صلح دفتر ڈیرہ گٹھی	۲۲/۲/۸۹
-۲	مسٹر الی بخش سورو	ڈویٹیل دفتر سبی	۳/۸/۹۲

۲۷/۷/۹۰	مسٹر جیب اللہ گشکوری	ڈویژنل دفترسی	-۳
۹/۱/۹۲	مسٹر محمد یعقوب خبیک	ڈویژنل دفترسی	-۴
۱/۹/۹۳	مسٹر فیض محمد مری	صلح دفترسی	-۵
۲۸/۳/۹۰	مسٹر خالد زمان	صلح کولو	-۶
۸/۳/۹۱	مسٹر عبداللہ خان زرگون	صلح کولو	-۷
۱۳/۳/۹۰	مسٹر نیر احمد حکومر	صلح سبی	-۸
۲۱/۱۱/۹۳	مسٹر کوڑا خان	صلح ڈیرہ گٹھی	-۹
۱/۱۲/۹۳	مسٹر بارون خان	صلح زیارت	-۱۰
۱۵/۸/۸۲	مسٹر رفیق خان	صلح زیارت	-۱۱
۳/۵/۷۸	حاجی جمیل احمد	ڈویژنل دفترسی	-۱۲

سردار میر چاکر خان ڈوکی :- (ممنی سوال) جناب والا! یہ جو جواب دیا گیا ہے اس پر لکھا ہے کہ ایسا کوئی پر نہ نہ نہ نہیں جو کہ ریٹائرمنٹ کے بعد کام نہیں کر رہا۔ بالکل ہیں جی۔

وزیر مال :- ڈیپارٹمنٹ سے؟

سردار میر چاکر خان ڈوکی :- اس کی تحقیقات کریں اور دوبارہ اس کا جواب دیں۔

وزیر مال :- ڈیپارٹمنٹ سے یہ روپرث آئی ہے کہ کوئی ایسا پر نہ نہ نہ نہیں ہے جس کو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ ملازمت دی گئی ہو۔

سردار میر چاکر خان ڈوکی :- میں عرض کر رہا ہوں کہ ایسے پر نہ نہ نہ نہیں ہیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد وہاں کام کر رہے ہیں اور پراجیکٹ سے تخلیا ہیں لے رہے ہیں۔

وزیر مال :- اگر وہاں پر ایسے کوئی پر نہ نہ نہ موجود ہیں تو میں ان کی تحقیقات کرتا

ہوں۔

سردار میر چاکر خان ڈوکی :- جناب اپسکر میں چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب تحقیقات کر کے دوبارہ ہمیں تسلی کرائیں۔

وزیر ریونیو :- جی میں تحقیقات کرائے آپ کو تسلی کرتا ہوں۔

سردار میر چاکر خان ڈوکی :- بڑی مردانی جی شکریہ۔

جناب اپسکر :- سوال نمبر ۱۳۲ سردار میر چاکر خان ڈوکی صاحب۔

X ۱۳۳ سردار میر چاکر خان ڈوکی :- کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ میں کل کتنے تحصیل اور سب تحصیل ہیں اور ان میں ستمہنٹ کب اور کس سن میں مکمل ہوا اور آج تک وہاں پر کل کس قدر چار سالہ جمعہ بندی تیار ہو چکی ہیں۔ تمام چار سالہ جمعہ بندیوں کی تحصیل وار تفصیل دی جائے۔

وزیر مال :- صوبہ بلوچستان کل تحصیل اور سب تحصیل کی تعداد ایک سو گیارہ ہے۔ ان میں سے ۵۶ تحصیل ہیں اور ۵۵ سب تحصیل ہیں اور ان تحصیلیوں میں ستمہنٹ مکمل ہونے کا سن اور تیاری ہابت جمعہ بندی مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر ۱۰۷ تھصیل اس ب تھصیل

تھصیل بہت تاریخی چار سال جمعیندی
ستھنند کمل ہوئے کاں

تھصیل کوئنڈ کی سال ۱۸۲۸ تک کی جمعیندی کمل ہیں۔
تھصیل کوئنڈ کی سال ۱۸۰۸ تک کی جمعیندی کمل ہیں۔

پلاسٹیلنٹ ۱۹۰۸ء
دوسری سلطنت ۱۹۳۱-۱۹۴۷ء

اس کے بعد کے سال کی جمعیندی ہاتھ کمل ہیں۔
اس کے بعد کے سالوں کی جمعیندی ہاتھ کری جاتی ہیں۔

پلاسٹیلنٹ ۱۹۰۸ء
دوسری سلطنت ۱۹۳۱-۱۹۴۷ء

کوئنڈ
کوئنڈ

شیرازی میں بندریست جاری ہے۔

تھصیل پیش کے تمام موافیات کی جمعیندی نو مرتبہ ہو گئی ہیں۔

جس کر سب تھصیل پاہ شور-کاڑیات-گلستان کی جمعیندیات
دوسری سلطنت ۱۹۳۱-۱۹۴۷ء

سال ۱۸۲۸ تک مرتبہ ہو گئی ہیں۔ باقی سالوں کی

پلاسٹیلنٹ ۱۹۰۸ء
دوسری سلطنت ۱۹۳۱-۱۹۴۷ء

پیش
پیش

۲
۲

چن

۳

چن

۳

تھصیل چن میں کوئی جمعیندی ہوئی ہے۔
نوگی میں ۵۳ موافیات کی جمعیندیات کمل کردی گئی ہیں۔
نوگی میں ۵۳ موافیات کی جمعیندیات کمل کردی گئی ہیں۔

پلاسٹیلنٹ ۱۹۰۸ء
پلاسٹیلنٹ ۱۹۳۱-۱۹۴۷ء

وابدین
وابدین

۱	بنجھائی	پبلنڈوست ۵۷۴۰
۲	کازرات	پبلنڈوست ۸۷۶۰
۳	برشوور	پبلنڈوست ۸۷۹۰
۴	درمنی	پبلنڈوست ۸۸۰۰
۵	دودنڈی	پبلنڈوست ۸۸۱۰
۶	نوکٹھی	پبلنڈوست ۸۷۴۰
۷	چانچی	پبلنڈوست ۸۷۶۰
۸	تھستان	پبلنڈوست ۸۷۷۰
۹	گلستان	پبلنڈوست ۸۷۹۰
۱۰	جھٹ پٹ	پبلنڈوست ۸۸۰۰
۱۱	اوست محمد	پبلنڈوست ۸۸۱۰
۱۲	ڈیرہ راوجھل	پبلنڈوست ۷۷-۶۷۹۰

بنجھائی کی تین موافقات دارندی کے لحاظ سے N-۳۸۰ تک
کاریات کی جمع بندیاں سال ۱۸-۲۸۰ تک مرتب ہو چکی ہیں۔
برشوور کی جمع بندیاں سال ۱۸-۳۸۰ تک مرتب ہو چکی ہیں۔
درمنی کی جمع بندیاں بائی ہیں۔
دومنڈی میں کوئی جمع بندی تحریک نہیں ہوئی۔

دومنڈی کی تمام تحصیل کی جمع بندیاں کھلی ہیں۔
نوکٹھی کی تمام تحصیل کی جمع بندیاں کھلی ہیں۔
چانچی کے تماوسی موافقات کی جمع بندی کھلی ہیں۔
تھستان سب تحصیل کی جمع بندیاں آئائیں کھلی ہیں۔
گلستان کی جمع بندیاں سال ۱۸-۳۸۰ تک مرتب ہو چکی ہیں۔

NIL
NIL
NIL

۱۷	تیو تھصیل	پبلنڈوست ۷۷-۱۹۸۴	TL
۱۸	ڈھار	پبلنڈوست ۷۷-۱۹۸۴	ڈھار تھصیل میں سال ۱۷-۱۹۸۴ء میں ۱۱-۱۹۸۴ء میں ۱۹-۱۹۸۴ء
۱۹	ن-۱۹۸۰	N-۱۹۸۰	N-۱۹۸۰ء میں ۱۹۸۹ء کے دران جمعیندیات ہوئی ہیں۔
۲۰	بھاگ	پبلنڈوست ۲۴-۱۹۸۴ء	بھاگ سب تھصیل میں سال ۱۸-۱۹۸۰ء نامناء ۱۷-۱۹۸۰ء
۲۱	لڑی	پبلنڈوست ۳۲-۱۹۸۴ء	لڑی تھصیل میں سال ۱۸-۱۹۸۰ء نامناء ۱۷-۱۹۸۰ء
۲۲	گنداوہ	پبلنڈوست ۵۹-۱۹۸۴ء	گنداوہ تھصیل میں سال ۱۹-۱۹۸۴ء میں جمعیندیات ہوئی ہیں۔
۲۳	جھل گسی	پبلنڈوست ۱۱-۱۹۸۴ء	جھل گسی میں کوئی جمعیندی نہیں ہوئی۔
۲۴	چھتر	پبلنڈوست ۱۵-۱۹۸۴ء	نی سب تھصیل میں سال ۱۰-۱۹۸۹ء نامناء ۱۷-۱۹۸۰ء کے دران جمعیندی یافت ہوئی ہیں۔

۳۱	بالازری	پہلابندوست ۶۷-۵۷۹۴ء بالازری تحریص میں سال ۸۳-۸۲-۱۹۸۴ء، ۸۳-۸۲-۱۹۸۴ء
۳۲	کھوپن	پہلابندوست ۶۷-۵۷۹۴ء کھوپن تحریص میں سال ۷۶-۷۷۱۹ء لئے-۰-۷۹۶۴ء
۳۳		۸۰-۸۱۹۷۸۰-۸۲-۱۹۷۸۱۹ء
۳۴		۷۸-۷۳-۱۹۸۴ء تا ۷۸-۷۱۹۸۴ء کی جمع بندی یات کی گئی ہیں۔
۳۵		پہلابندوست ۶۷-۵۷۹۴ء قسپ تحریص میں سال ۸۰-۸۱۹۸۰-۷۸۱۹ء
۳۶		۷۸-۷۱۹۸۰-۷۸-۷۱۹۸۱۹ء میں جمع بندیات ہوئی ہیں۔
۳۷		پہلابندوست ۶۷-۱۹۷۹ء زوب قمرالدین کارین میں کوئی جمع بندی نہیں ہوئی۔
۳۸	زوب	۶۷-۷۱۹۷۹ء
۳۹	قرالدین کارین	پہلابندوست ۶۷-۱۹۷۹ء
۴۰	سلمن بانغ	۵۰-۵۵۹۹۵۰ء
۴۱	گلکہ سیف اللہ	پہلابندوست ۸۰۵۰ء
۴۲	درالائی	پہلابندوست ۸۰۵۰ء در را ۱۹۷۶۱۹ء

۳۰	مند	تسبیح	پبلنڈریست ۱۹۷۸ء	کوئی جعیندی کشڑاڑی کشڑماجن سے موصل نہیں ہوئی۔
۳۱	نجادی	سخن	پبلنڈریست ۱۹۷۸ء	کوئی جعیندی کشڑاڑی کشڑماجن سے موصل نہیں ہوئی۔
۳۲	ترت	معجزہ	پبلنڈریست ۱۹۷۸ء	کوئی جعیندی کشڑاڑی کشڑماجن سے موصل نہیں ہوئی۔
۳۳	تعجب	پبلنڈریست ۱۹۷۸ء	پبلنڈریست ۱۹۷۸ء	کوئی جعیندی کشڑاڑی کشڑماجن سے موصل نہیں ہوئی۔
۳۴	مند	تسبیح	پبلنڈریست ۱۹۷۸ء	ان تسبیح اور سب تھیلیوں کو جعیندی کشڑاڑی کشڑماجن کے موصل نہیں ہوئی۔

میں بندوبست کا لام جاری
ہے۔ اب تک تقریباً ۱۹۸۲
کوئی جمع بندی کشڑا ورڈپی کشڑا جان سے موصول نہیں ہوئی۔
مواضیات کا لم ہو چکا ہے
کوئی جمع بندی کشڑا ورڈپی کشڑا جان سے موصول نہیں ہوئی۔
اور تفصیلات آرے ہیں۔

۱۹۷۹ء میں بندوبست ہو چکا ہے۔ کوئی جمع بندی کشڑا ورڈپی کشڑا جان سے موصول نہیں ہوئی۔
پنی کشڑا جان سے موصول نہیں ہوئی۔
۵۰ بھنگور

۳۶ گوار
۳۷ جون

سردار میرچا کر خان ڈوکی : - جناب اسپیکر صاحب! ضمنی سوال - یہ ہے کہ یہ جو تحصیل اسٹیلمنٹس Settlements ہوئے ہیں اس طرح یہاں تحصیل چھتر کا نام آیا ہے۔ جس میں یہ بھی نہیں لکھا گیا ہے کہ یہ اسٹیلمنٹ ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے۔ جمع بندی تو علیحدہ۔ آپ ذرا دیکھیں جی چھتر کو --- یہ چھتر جی صفحہ نمبر ۲۳ پر۔ اس کا کوئی جواب نہیں آیا ہے کہ اس کا اسٹیلمنٹ ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

وزیر مال : - جی ہاں نہیں ہے میں ڈیپارٹمنٹ سے دریافت کر کے آپ کا تسلی کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر : - وزراء صاحب کے گزارش ہے کہ وہ جب بھی ہاؤس میں آئیں تو تیاری کر کے آئیں۔

سردار میرچا کر خان ڈوکی : - ضمنی سوال جناب
جناب اسپیکر : - جی

سردار میرچا کر خان ڈوکی : - یہاں کئی ایک ایسی تحصیلیں ہیں جن میں کئی سالوں سے اسٹیلمنٹ ہوئے ہیں لیکن آج تک ان کی جمع بندیاں نہیں بنی ہوئی ہیں یہ کب بینی گی جتاب؟

وزیر مال : - جن جن تحصیلوں کی جمع بندی نہیں ہوئی ہیں میں فوراً ڈیپارٹمنٹ کو کہ دوں گا کہ فوراً ان کا کروں۔

جناب اسپیکر : - سوال نمبر ۱۳۲ سردار میرچا کر خان ڈوکی
X ۱۳۲ **سردار میرچا کر خان ڈوکی :** - کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

کیا یہ درست ہے کہ پہلے ہر تحصیل میں محاسب کی پوشیں ہوا کرتی تھیں اب کن کن

تحصیلوں میں محاسب ہیں اور کن کن تحصیلوں میں موجود نہیں۔ نیز کیا حکومت تمام تحصیلوں میں محاسب تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر مال :- اگرچہ اس سوال کا جواب ڈویژنل کمشنروں سے موصول نہیں ہوا۔ تاہم یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ایسا کوئی تحصیل نہیں جس میں کوئی محاسب تعین نہیں۔

سردار میر چاکر خان ڈو مکی :- جناب اس کا جواب بھی تھوڑا ادھورا ہے اسے انگلے سیشن میں مکمل کر کے دیا جائے۔

وزیر مال :- انتاء اللہ جی

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر :- رخصت کی اگر کوئی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پیش کریں۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- جناب سعید احمد ہاشمی نے ذاتی صروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- نوابزادہ جنگیز خان مری وزیر موافقات نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- میر طارق محمود کھیتوان وزیر بہود آبادی کوئٹہ سے باہر دورے پر گئے ہیں۔ لہذا انہوں نے ۱۵ جون سے ۲۶ جون تک اجلاس

سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- تحریک اتحاد نبرو سردار محمد اختر مینگل صاحب پیش کریں

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر ۵۵ کے تحت یہ تحریک اتحاد پیش کرتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ کل مورخہ ۱۵-۹۲ کے بجٹ اجلاس میں صوبائی وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کرتے ہوئے ایوان کو بتایا کہ آئندہ کوئی بھی ممکنی گاڑیاں (لینڈ کوڈ وغیرہ) خریدی نہیں جائیں گی۔ جبکہ کل کے ہی مشرق اخبار میں حکومت کا ٹینڈر فوٹس برائے لینڈ کوڈر II کی خریداری شائع ہوا ہے۔ اس طرح صوبائی وزیر خزانہ کی غلط بیانی سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لذا اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس فوری بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک اتحاد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کل مورخہ ۱۵-۹۲ کے بجٹ اجلاس میں صوبائی وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کرتے ہوئے ایوان کو بتایا کہ آئندہ کوئی بھی ممکنی گاڑیاں (لینڈ کوڈ وغیرہ) خریدی نہیں جائیں گی۔ جبکہ کل کے ہی مشرق اخبار میں حکومت کا ٹینڈر فوٹس برائے لینڈ کوڈر II کی خریداری شائع ہوا ہے۔ اس طرح صوبائی وزیر خزانہ کی غلط بیانی سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لذا اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس فوری بحث کی جائے۔

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر! کل اس ایوان میں بجٹ پیش ہوا۔ بڑا مشکل اور نہ سمجھ میں آئے والا۔ اس میں جو چیز ہماری سمجھ میں آئی۔ اسے آج ہم نے اس ایوان میں لایا ہے۔ ہاتھ بجٹ کو ہم سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بجٹ پر عام بحث کے دوران اسے ہم سامنے لائیں گے۔ حکومت کی طرف سے وزیر خزانہ نے بڑی گاڑیوں کے سلسلے میں

وزراء کے لئے یا مکملوں کے لئے اخراجات کو کم کرنے کے لئے جن احکامات کا اعلان کیا تھا۔
کل ہی کے اخبار روزنامہ مشرق میں گاڑیوں کے خریداری سے متعلق کا اشتخار آیا ہے۔ جو
ہم نے تحریک کے ساتھ مسلک کیا ہے۔ جو ٹینڈر دیا گیا ہے۔ تو آیا اس اہم مسئلہ جو بحث ہے
چاہے صوبائی بحث ہو یا مرکزی بحث۔ جس کی ابتداء ہی سے غلط پیانی کی جاری ہو۔ جس کی
شروعات غلط ہوئی ہے نہ جانے اس کے اختتام پر کیا ہو گا۔ ہم چاہیں گے اس پر بحث کی جائے

میر محمد اکرم بلوج (وزیر اففارمیشن و کھیل و ثقافت) :- جناب
اپنے کیا یہ تحریک اتحاقاً کس طرح ہے؟

جناب اپنے کیا یہ تحریک اتحاقاً کس طرح ہے؟ - آپ تشریف رکھیں۔ متعلقہ وزیر اس کی وضاحت کریں۔ وزیر خزانہ

حاجی شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :- بسم اللہ الرحمن الرحيم -
جناب اپنے کیا یہ تحریک اتحاقاً ہے یا نہیں یہ فیصلہ تو آپ کریں گے اور
ہمارے معزز ممبران۔ لیکن جماں تک سردار صاحب نے کہا ہے کہ وزیر خزانہ نے اپنی بحث
تقریر میں کہا ہے کہ بڑی گاڑیاں نہیں خریدی جائیں گی۔ مثلاً وزیر خزانہ نے اپنی بحث تقریر میں
کہا ہے کہ بڑی گاڑیاں نہیں خریدی جائیں گی۔ مثلاً ٹینڈر کو زر، پچاروں غیرہ۔ جن لینڈ کو زر کی
ٹینڈر اخبار میں آ رہی ہے وہ چھوٹی قسم ہے جو ڈی سی D.C یا ذی آئی جی D-I-G وغیرہ کو
ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے والے ٹینڈر
اففارمیشن ڈیپارٹمنٹ والوں کو بھیج دیتے ہیں۔ پھر وہ آگے پر اسیں کر کے اخبار والوں کو
بھجوادیتے ہیں تو اس طرح اس مرحلے میں کافی دن لگتا ہے۔ جب کہ کل ہماری بحث تقریر آئی
تقریر میں کلیئر اور واضح ہے کہ اگر ٹینڈر کے طلبی کا عمل مکمل ہو گیا ہو اس پر بھی پابندی
ہو گی۔ سردار صاحب کو شائد غلط فہمی ہوئی ہو۔ میں ان کو یقین دھانی کرتا ہوں اور اس

ایوان کو میرا بجٹ تقریر کے مطابق کوئی ایسی بڑی گاڑیاں نہیں خریدی جائیگی جن کا لینڈر عمل چاہے مکمل ہو چکا ہو۔

جناب اسپیکر : سردار صاحب وزیر خزانہ کے لیکن دھانی کے بعد آپ اپنی تحریک پر زور نہیں دیں گے؟

سردار محمد اختر مینگل : جعفر صاحب اگر تسلی دیتے ہیں کہ بڑی گاڑیاں نہیں خریدی جائیگی۔ لیکن اس کو لینڈ کروزر (۱) اور لینڈ کروزر (۲) میں نہ لائے۔ کہ لینڈ کروزر (۲) ڈپٹی کمشنز کی ضرورت ہے۔ اور لینڈ کروزر (۱) مشروں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ یہ تسلی دیتے ہیں۔ کہ گاڑیاں نہیں خریدی جائیں گی۔ جس طرح آپ نے بجٹ تقریر میں کہا تھا۔ تو ہم تسلی کر لیتے ہیں۔ پچھلی تسلیوں کی طرح ایک گناہ اور سی۔

حاجی شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) : جناب اسپیکر ہم تمام ڈپٹیارٹمنٹس کو انسلیکشن جاری کریں گے جیسا کہ بجٹ پیش ہوا۔ بجٹ تجدیز جو ہم نے کیا ہے کہ کوئی ڈپٹیارٹمنٹ بڑی گاڑی نہیں خریدی گی۔ اس کی آپ کو تسلی کراتے ہیں۔ اگرچہ ہم نے اس کی ٹھیکنیکلی وضاحت بھی کی۔ مذکورہ لینڈر کے بارے میں کہ یہ ڈی سی یا ڈی آئی بھی وغیرہ کے لیے۔ ابھی لینڈ کروزر نام سن کر بڑے کا تصور آتا ہے۔ یہ وہ چھوٹی چیپ ہے سو زکی بعد دو تم اسٹیمپ اگر اس پر بھی آپ لوگ پابندی لگاتیں ہیں چلوں یہ بھی صحیح۔

جناب اسپیکر : سردار صاحب آپ اپنی تحریک پر زور نہیں دیں گے؟

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر! جس طرح جعفر صاحب کہتے ہیں کہ وہ مشروں کو سو زکی گاڑیاں دے رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں ڈی آئی بھی کو سائیکل دے دیں۔ کیونکہ صوبے میں لاء ایڈ آرڈر کی پھونیشن Situation ویسے ہی کنٹرول میں ہے۔

جناب اسپیکر : سردار صاحب آپ اپنی تحریک زور نہ دیں؟

سردار محمد اختر مینگل :- جی ہاں تسلی ہو گئی

جناب اسپیکر :- محرک اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے۔

جناب اسپیکر :- پانچ تھاریک التواء ایک ہی نوعیت کے ہیں۔

تحریک نمبر ۱ مجانب میر ظہور حسین خان کھوسہ، نوازناڈہ سلیم اکبر بگٹی، حاجی سعیٰ دوست، محمد نو تیزی۔

تحریک التواء نمبر ۲ مجانب سردار محمد اختر مینگل۔

تحریک التواء نمبر ۳ مجانب مولانا عبدالواسع صاحب

یہ سب ایک یہی نوعیت کی ہیں اور جناح روڈ کوئہ کے واقعہ سے متعلق ہیں تو کوئی بھی
محرك اس کو ایوان میں پیش کریں۔

نوازناڈہ سلیم اکبر بگٹی :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے ہم درج ذیل
اراکین اسپلی (جمهوری وطن پارٹی) قاعدہ نمبر ۷ کے تحت تحریک التواء کا نوش دیتے ہیں۔

(اخبار کی کالپی مسلک) تحریک یہ ہے کہ مورخہ ۱۲ جون کی رات کو جناح روڈ پر مشورہ تاجر
حاجی رشید - حاجی نسیر، غلام عباس وغیرہ سے ڈاکوؤں نے لاکھوں روپے چھین لینے کی کوشش
کی اور مزاحمت کرنے پر ایک ہی گھر کے چار افراد کو جدید اسلحہ سے فائز کر کے بے دردی سے
قتل کیا گیا جس کی وجہ سے پورے کوئہ شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا آئے دن کوئہ شہر میں
مختلف وارداتوں کی وجہ سے عام شہری اور تاجر برادری اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔
لہذا اسپلی کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ہم درج ذیل اراکین اسپلی
(جمهوری وطن پارٹی) قاعدہ نمبر ۷ کے تحت تحریک التواء کا نوش دیتے ہیں۔ (اخبار کی کالپی

مسلک) تحریک یہ ہے کہ مورخہ ۱۲ جون کی رات کو جناح روڈ پر مشورہ تاجر حاجی رشید - حاجی
نسیر، غلام عباس وغیرہ سے ڈاکوؤں نے لاکھوں روپے چھین لینے کی کوشش کی اور مزاحمت

کرنے پر ایک ہی گھر کے چار افراد کو جدید اسلحہ سے فائز کے بے دردی سے قتل کیا گیا جس کی وجہ سے پورے کوئی شر میں خوف و هراس پھیل گیا آئے دن کوئی شر میں ان واردا توں کی وجہ سے عام شری اور تاجر برادری اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔

لہذا اسمبلی کی کارروائی رکورڈ کراس فوری اہمیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔
جو دیگر ممبران صاحبان ہیں ان کی تحریک بھی یہی ہے۔ لہذا نواب صاحب آپ اس کی ایڈ میز الہشی پر بات کریں۔

نوابرزا دہ سلیم اکبر بگٹی : — جناب اسپیکر! مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۳ء کی رات کو جو واقعہ جناح روڈ کوئی پر پیش آیا اور جس میں کئی بے گناہ افراد ہلاک ہوئے۔ افسوس ناک واقعہ ہے اور اس سانحے کی وجہ سے پورا کوئی شہر دو دن بند رہا اور دکانیں ویران پڑی رہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو حکومت عوام کے جان و مال عزت ابرو کا تحفظ نہ کر سکیں اسے حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حکومت شریروں کی جان و مال کی حفاظت کے معاملے میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہی ہے۔ حکومت پارٹی سے پوچھتا ہوں کہ امن و امان کا مسئلہ وزر بر بروز کیوں پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے یہ نہ ہو کسی صحیح اٹھیں اور اخبار میں پڑھیں کہ گورنر صاحب یا چیف منٹر صاحب ان غواہ ہو گئے ہیں۔ محض ڈی ایس پی یا لیس ایچ او کو معطل کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ خخت سے خخت اقدام اٹھائے اور مجرموں سے سختی سے پیش آئے۔

سردار محمد اختر مینگل : — جناب اسپیکر صاحب! چونکہ جو آج کی تحریک النواء پیش کی گئی میں آپ سے جو لاءِ ایڈ آرڈر کی پچویش situation ہے نہ چیف منٹر موجود ہے نہ ہمارے ہوم منٹر موجود ہیں سب سے پہلے اس ایوان سے یہ درخواست کرو گا کہ آج جس موضوع پر بحث کی جا رہی ہے ان کی موجودگی کو یقینی بنایا جائے آج ہم لاءِ ایڈ آرڈر کی جس پچویش پر بات کر رہے ہیں۔ کوئی شر میں امن و امان کے مسئلے پر جوبات ہو رہی ہے یہ ذکر

گزشتہ دنوں اسیل میں جو دن مخصوص کیا گیا تھا۔ لاءِ ایڈ آرڈر کی پھویشن پر کافی بحث ہوئی حکومت کی طرف سے یہی تسلیاں دی جا رہی تھیں۔ بہ نسبت دوسرے صوبوں کے ہمارے صوبے میں امن و امان ہے لیکن اس دن میں جناح روڈ پر پانچ آدمی سرعام قتل کے سے قتل کرنے والے کون تھے۔ اب تک حکومت جس طرح بھیل کارروائیوں میں وقت گزار رہے ہیں اس میں بھی ہمیں لگتا ہے کہ وقت ضائع کیا جا رہا ہے اب تک واضح گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔ ظاہر ہے کہ جس محکمے کا سربراہ ان مسئللوں میں دفعہ نہ لے ایسے مسئلے جو اسیل میں ذیر بحث ہوں وہ اس بحث میں حصہ نہ لیں تو وہ قانون کی کیا رکھاوی کریں گا وہ اس صوبے میں اس شہر میں امن کیسے لا یا گا تو جتاب اپنے کیا! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے نہ صرف اہم اپوزیشن کی طرف سے بلکہ اس سے متاثر جو ہوئے ہیں ٹریوری ہجت کے حضرات بھی اس سے متاثر ہونگے آج جناح روڈ پر کل شاید زرغون روڈ پر یہ ہجت سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایک دن یہ جو سب سے زیادہ حفاظت میں ہے چھاؤنی کے علاقے تک ہجت سکتا ہے تو اس ایوان کی کارروائی روک کر اس پر تفصیلی بحث کی جائے۔

مولانا عبد الواسع : - بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اپنے صاحب! جیسا کہ لو ابرزادہ سلیم بھٹی صاحب سردار اختر مینگل صاحب نے کما کہ پہلے دن اس ایوان میں لاءِ ایڈ آرڈر پھویشن پر جو بات ہو رہا تھا۔ وہاں حکومتی ہجت کی طرف سے ہمیں یہ جواب ملا تھا کہ یہاں اپوزیشن والے سازش کر رہے ہیں۔ اور خواہ مخواہ حالات خراب کر رہے ہیں بلوجستان میں کوئی امن و امان کا مسئلہ نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی شر جناح روڈ پر جو شخص محفوظ نہیں ہے تو مضافات میں کیا صورت حال ہو گا لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوجستان میں لاءِ ایڈ آرڈر کا مسئلہ بالکل امن و امان بالکل خراب ہے لیکن میں حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر فوری طور پر غور کرے اور اس کو اپنے اتنا کامسئلہ نہ بنانے۔

میر محمد اکرم بلوج (وزیر) : - جناب اپنے صاحب! یہ لاءِ ایڈ آرڈر پر جس

طرح ہمارے دوستوں نے بتایا مجھے دنوں اس پر کافی بحث و مباحثہ ہوا اور یہ کہا کہ لاءِ اینڈ آرڈر بلوچستان میں نبٹا دوسرے صوبوں سے قدرے بہتر ہے اور ہم چاہتے بھی ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست جو بیٹھے ہیں ہم سے تعاون کریں جیسا کہ سردار اختر نے فرمایا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر داخلہ صاحب نہیں ہیں اور انہوں خاص دلچسپی بھی نہیں لی ہے میں سمجھتا ہوں ایسا نہیں ہے جس دن لاءِ اینڈ آرڈر پھوٹشن situation پر بحث ہو رہی تھی۔ وزیر داخلہ صاحب نے اس میں حصہ لیا اور کافی بات چیت بھی کی اور کافی مسئلے مائل کی نشاندہی بھی کی جس میں امن و امان کا برقرار رکھنے کے لئے اپوزیشن کے دوستوں سے کہا کہ ان کی تعاون چاہئے اور ان سے یہ بھی کہا کہ آپ لاءِ اینڈ آرڈر پھوٹشن situation پر یادہ کریں یہ واقع بارہ جوں کو پیش آیا اور ہم سب کو انہوں ہوا اور حکومت نے بروقت ایکشن بھی لیا ان میں دوڑا کو تھے ایک کے ہاتھ میں پسل تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں کلاںکوف اور جس کے ہاتھ میں پسل pistol تھا وہ تو قابو میں آگیا اور جس کے ہاتھ میں کلاںکوف تھا وہ ہمارے معزز جو شہید ہوئے ان کے قابو سے باہر تھا اور انہوں نے کلاںکوف سے فائر کر کے چار شریوں کی جان لے لی اور بھاگ گئے اور یہ دونوں مجرم جس میں ایک مارا گیا اور ایک نجٹ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ نجٹ میں پسلے یہ دونوں میں پکڑے بھی گئے تھے ان کو سزا بھی ہوئی تھی اور ابھی ایک جو نجٹ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور ان کے گھر پر ابھی بھی پولیس کا پرسو ہے اور چچا بھی شامل تفتیش ہے پولیس پارٹیاں مختلف جگہ تعینات ہے اور پوچھ چکھ بھی کر رہے ہیں اور ان کی نگرانی بھی کر رہے ہیں اور گرفتاری کے لئے دباو بھی ڈالا جا رہا ہے۔ لیکن چونکہ آبادی بڑھتا جا رہا ہے۔ خصوصاً کوئندہ شریں جو کہ افغان مہاجرین کی آمد سے مسئلہ کچھ اور سمجھبیر ہوتا جا رہا ہے۔ جس طرح آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس تناسب سے ہمارے فورس کی کمی ہے اور افغان مہاجر کی ایک بڑی تعداد جن کی چینگ یا ان کی شناخت بنت ایسے ہیں جو نہیں ہو سکتا اور اسی روز بھی سپاہ صحابہ کا جلوس تھا کافی لنگری وہاں تھی۔ جتاب والا! جماں تک لاءِ اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ یہ تو ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں چلا کس وقت کماں ہوتا

ہے۔ بہر حال جہاں کشل یا کارروہاری سینٹرز ہمیں وہاں اس وقت بھی فورس تعینات تھی یہ تو مہذب دنیا میں بھی جہاں ترقیاتی ممالک ہیں وچھلے دنوں میں لے جنگ میں پڑھا تھا کہ سویڈن کے شریمن کسی پارک میں کسی بندے نے فائر کر کے سات خواتین کو ہلاک کیا اور بعد میں اس کو دوسرے فورس نے پکڑ کر زخمی حالت میں اسے بچالیا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ واردات ہوتی رہتی ہے۔ ہماری حکومت جس میں انتہائی اپنے جتنے بھی وسائل ہیں اور ان کو بروکار لاتے ہوئے کوشش ہو گی کہ ادھرسب کو کنٹرول کریں تو انہی باتوں پر آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین : جناب اسپیکر! لاءِ ایڈ آرڈر کے مسئلے پر اور یہ بارہ تاریخ کو مسئلہ ہو گیا۔ اس پر ذرا -----

جناب اسپیکر : جی اس پر بات ہو گئی ہے۔ ٹریئری ہیئتھون نے کہہ دیا جناح روڈ پر یہ ڈاکو کو قتل کو واردات کے سلسلے میں یہ تحریک التواء کے نوش موصول ہوئے ہیں۔ کہ اس تحریک التواء کے پانچ محرك ہیں۔ ایک مشترک تحریک التواء میر ظہور حسین کھوسہ، نواب زادہ سلیم اکبر بیگی اور حاجی سعیؑ محمد نوئیزی دوسری تحریک التواء سردار اختر مینگل اور تیسرا تحریک التواء مولانا واسع کی طرف سے ہے۔ چونکہ یہ معامہ افسوس ناک اور توجہ طلب ہے۔ لہذا آج اس پر مختصر اظہار خیال آپ لوگوں نے کیا۔ روان اجلاس کے دوران بحث پر بحث کے دوران تمام معزز ارکین کو پورا موقع ملے گا۔ کہ وہ اس امن و امان کی صورت حال پر بحث کریں۔ تاہم حکومت کو چاہئے کہ اس قسم کے واقعات کے انداد کے لئے آئندہ موثر اقدامات کرے۔

جناب اسپیکر : غیر سرکاری کارروائی سردار محمد اختر مینگل صاحب قرارداد نمبر و پیش کریں۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش

کرتا ہوں کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ بلوچستان کے اندر جنپی پشتونخوا کے نام سے نام نہاد صوبہ کے اعلان اور اس نام سے گازیوں کے نمبر لیٹ اور سائنس بورڈ کی سختی سے ممانعت کے احکام جاری کرے جو آئین کی سراسر خلاف درزی ہے۔

جناب اسپیکر : - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ بلوچستان کے اندر جنپی پشتونخوا کے نام سے نام نہاد صوبہ کے اعلان اور اس نام سے گازیوں کے نمبر لیٹ اور سائنس بورڈ کی سختی سے ممانعت کے احکام جاری کرے جو آئین کی سراسر خلاف درزی ہے۔

جناب اسپیکر : - سردار صاحب! آپ اپنی قرارداد پر بات کریں۔

سردار محمد اختر مینگل : - جناب اسپیکر جس طرح امن و امان کے مسئلے پر بھی اس سے پہلے جو تحریک التواء پیش کی گئی تھی بحث ہوئی یہ مسئلہ صوبہ بلوچستان میں جنپی پشتونخوا کے نام سے ایک نام نہاد اعلان کیا جا رہا ہے اس مسئلے میں کچھ گذارشات کرو گا۔ جناب والا ! ۱۹۵۳ء میں جب دن یونٹ بنا مشرقی اور مغربی پاکستان اس یونٹ کے حصے قرار دیئے گئے۔ ۱۹۵۸ء میں جب ایوب خان مارشل لاء اپنے عروج پر ٹھاون یونٹ کے اس فیلے کو برقرار رکھنے کو زیادہ توقع تھی۔ اس سے زیادہ سپورٹ میں اس مارشل لاء کی رجیم regime کی طرف سے مگر جس وقت ایوبی مارشل لاء دور کا خاتمه ہوا جس وقت وہ اختتام پر پہنچا اس ملک میں پانچ صوبے بحال کیے گئے تھے صوبہ بخاراب صوبہ سندھ نارمند دیست لٹھیر اس وقت کا مشرقی پاکستان کہتے تھے بلکہ دیش اور بلوچستان یہاں پر جو سلوگن دیا جا رہا ہے جو نعرو دیا جا رہا ہے ایک ہلکہ اس وقت کا ایک مچھٹے صوبے کا اور اس وقت کا پانچ بھیں صوبے کا جو کوئی وجود ہی نہیں رکھتا آئین کے حوالے سے میں بات کرو گا۔ کیونکہ یہ ایک آئینی مسئلہ ہے آئین کے پارٹ دن میں اگر آپ دیکھیں۔

PART. 1.

- (1) Pakistan shall be a Federal Republic to be known as the Islamic Republic of Pakistan, hereinafter referred to as Pakistan.
- (2) The territories of Pakistan shall comprise.
 - (a) The provinces of Balochistan, the North West Frontier the Punjab and Sind.
 - (b) The Islamabad Capital Territory, hereinafter referred to as the Federal Capital.
 - (c) The Federally Administered Tribal Areas; and
 - (d) Such States and territories as are or may be included in Pakistan, whether by accession or otherwise.

So the committee should look into it. Find the aspect into it. Whether two nations to be expected? Then it should be put again to the house. This house should pass it and then it should be sent to the national assembly to pass it demanding it that if new demarcation is constitutional implication.

اس کے علاوہ جو جنوبی پشتوانخوا کا نام دیا جا رہا ہے وہ میں سمجھتا ہوں آئین کی خلاف ورزی ہے۔ اس حوالے سے آئین کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان کے آئین کے پاسداری کی قسم کھاتے ہوئے اس ایوان تک لوگ پہنچتے ہیں ان کو تو کم از کم چائے تھا کہ وہ اس آئین کی وجہ پر ادا کیا جائے اس کے علاوہ جو آرٹی۔ اے روڑ ہیں جن کا اس قرارداد میں ذکر کیا گیا ہے کہ گاؤں کے نمبر ہلیشن جو تبدیل کئے گئے ہیں۔ آرٹی ہائے روڑ سے تھت یہ لست ہمارے پاس ہیں جن ڈسٹرکٹوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے نمبر ہلیشن الٹ کریں۔ ڈسٹرکٹ کے ساتھ ساتھ وہ صوبے کا نام بھی دیتے ہیں ایک کافی لمبی لست ہے لاہور سے لے کر کراچی تک اور ڈسٹرکٹ کا نام دیں۔ نیچے صوبے کا یا اکثر دیکھا جاتا ہے صوبے کا نام نہیں دیا جاتا ہے مگر ہاں پر ہم دیکھ رہے ہیں کوئی دیگر کوئی نام کے جنوبی پشتوانخوا نام دیا جا رہا ہے۔ دو کانون کے سامنے بورڈوں پر ایسا نہیں ہے ہماری انتظامیہ وہ اعتراف کر رہی ہے۔ (مداخلت)

مسٹر عبد اللہ بابت (وزیر) :- اس کا اصل نام کوئی نہ ہے۔

سردار محمد اختر مینگل :- آپ اعتراف کر رہے ہیں پوائنٹ نوٹ کے جائیں جی

تو ہماری مقامی انتظامیہ جس کو کہیں اگر یہ کہا جائے کہ اس کی نظر سے یہ بات نہ گزرا ہو جس پر یہ الفاظ تحریر نہ ہوں تو میرے خیال میں اس کو ہم غلط بیانی کا نام دیں گے کوئی ایسا دن نہ ہو گا جب ہماری انتظامیہ کے لوگ شانگ کرنے مختلف دو کانوں پر نہ جاتے ہوں تو جناب عالی اس حوالے سے میں صوبائی حکومت سے کیونکہ آئینی حوالے سے وہ منتخب ہو کر آ رہے ہیں اس کے نمائندے اور آئینی حوالے سے وہ یہاں پر حکومت کر رہے ہیں صوبائی حکومت سے یہی گزارش کروں گا کہ اس طرح کے اس حوالے سے جو بھی کام کے جارہے ہیں ان کا سختی سے نوش لیا جائے اور جتنا جلدی ہو سکے ان پر سختی سے پابندی لگائی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ حرکات جو کہ جاری ہیں ان سے دوسرے لوگوں کو مشتعل کر کے پھر کہیں لا اے ایڈ آرڈر کی پیوشن situation پیدا نہ کی جائے۔ شکریہ

جناب اپیکر :- سرکاری بیٹھ؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) :- بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اپیکر صاحب! اس قرارداد کو میرے خیال میں جس مجھے کے پاس بھیجا چاہئے تھا اس مجھے کے پاس بھیجا ہی نہیں گیا۔ اس کا تعلق بورڈ آف ریونیو اور ٹرانسپورٹ وغیرہ سے تھا یہ ہوم کے پاس چلا گیا لہذا یہ قرارداد پسلے بیٹھ ہی نہیں دوسری بات فرض کریں کہ اگر اخترجان کو اس بات پر دیے ڈسکشن discussion کا میرے خیال میں وہ تھا تو میرے خیال میں اس کے لئے بڑے اچھے طریقے سے ہم بیٹھ سکتے تھے۔ اور اس پر ڈسکشن discussion کر سکتے تھے۔ یہ بہت حساس سوال ہے اس صوبے کی اگر نیک بیٹھی سے یہ پیش کیا گیا ہے تو میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں بلکہ ہمیں پیش کرنا چاہئے تھا اور انہوں نے ہمارا کام کیا اچھی بات ہے اور اگر اس نے اس کو بد نیتی سے پیش کیا کہ اس سے گورنمنٹ کے بینجزوں (rift) آئے گا تو میرے خیال میں ان کی اپوزیشن کے بینجزوں میں بھی اس طرح کے لوگ بیٹھے ہوں گے جو مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ بات

بہت حس سے اس میں ہر قوم کا آدمی ہے بلکہ ہمیں اس پر کسی کو تھمت نہیں دینا چاہئے کہ اگر ہمارے فریوری کے پیغمبر بھی اس کی مدافعت کریں تو میں اس کو تھمت نہیں دینا ہوں یہ ان کا حق بتا ہے ان کا قوی حق بتا ہے یہ سوال اپنی جگہ آپ نے چھیڑ دیا ہے۔ پتہ نہیں یہ موقع اس کے لئے مناسب ہے یا نہیں بہرحال جہاں تک جنوبی پشتوخواہ کا مسئلہ ہے جنوبی پشتوخواہ یا پشتوخواہ کے نام سے اس خطے کا صدیوں پرانا نام چلا آ رہا ہے اور اسی طرح یہ نام پاکستان کے مختلف علاقوں میں جس طرح کہ پڑھوہار ہے۔ گندھارا ہے جس طرح سارا دن ہے۔ جمالا دن ہے میرا ہے یہ علاقوں کے نام تاریخی طور پر چلے آ رہے ہیں۔ صدیوں سے اس نام سے کوئی انکار کریں نہیں سکتا جہاں تک پشتوخواہ پارٹی کا مسئلہ ہے یہ نام یہ ہمارا دعویٰ اور یہ ہماری ذمہ داری ہے ہمارا منشور اور ہمارے آئین میں ہے اس سے نہ ہم انکار کرتے ہیں اور نہ کبھی انکار کریں گے بلکہ یہ مسئلہ ہے یہ تو ہم چاہتے ہیں کہ آج کی دنیا ریاستیک (realistic) دنیا ہے میسویں صدی میں نہ کوئی انسان و رسول کی زمین پر قبضہ کر سکتا ہے نہ سیاست میں ہیرا پھیری کر کے کسی پر قبضہ کر سکتا ہے۔ سب دنیا والے ایک دوسرے کو جانتے ہیں کہ آؤ ہم بیٹھیں اور ایک سوال کو ریاستیک (realistic) طریقے سے حل کریں اس دو قومیتی صوبے میں یہ سوال موجود ہے اور میرے خیال میں ہم الیکٹنڈ elected لوگوں کا یہ فرض بتا ہے کہ امن و آتشی سے بیٹھ کر بت خوبصورت طریقے سے اس سوال کا حل لکھا جائے جموروی طریقے سے میں اختر جان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ بطور ایک جموروی آدمی کے فرض کریں کہ اگر ۱۹۵۸ میں ایک مارشل لاءِ ڈنڈا مارڈکٹر dictator نے اپنے ایگزیکٹیو آرڈر کے تھروں ان صوبوں کو غلط نام دیئے کہ ہم ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں کیا ہم آپ سے حق چھیننا چاہتے ہیں یہ علاقے پشتوخواہ کا ہے کیا آپ کے لئے اپنا نام پسند ہے بلوجستان دوسرے کو اپنا نام پسند ہے سندھ کو اپنا نام سندھ ہے پنجاب کا اپنا نام ہے لیکن ایک غریب لوگ ہم ہیں کہ ایک کو صوبہ سرحد کا نام دتا ہے اور دوسرے کو بلوجستان کا نام دیدیا ہے یعنی کتنی زیادتی ہے ہم لوگوں کے بے طور بھائی یہ سوچنا چاہئے کہ پشتوخواہ ایک قوم تھی جس طرح

بھی تھی آموں سے لے کر بناگل تک رہی جس طرح بھی رہی وہ دوسری بات ہے انگریزوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی اور ہم انگریزوں کے خلاف لڑتے اتنے لڑے کہ انگریز نکل گئے اس میں دوسروں کا بھی حصہ اور ہمارا بھی تھا جو نام انگریزوں نے اس قوم کی شفاقت اور اس قوم کو ختم کرنے کے لئے کہ ایک کو بلوجی کا نام دیا اور دوسرے کو سرحدی کا نام دیا اور ایک کو قبائل کا نام دیا یعنی اوریجینل original نام سے مکمل طور پر سو سال تک اس کو بیگانہ رکھا اور اس کا نام لیوا کو اس وقت لوگ سزا دیتے رہے کہ پہنچون خواہ کا نام اگر کوئی لے لے تو اس کو تحصیلدار صاحب اتنی سزا دے گا کیا اب بھی یہی چاہتے ہیں؟ جو انگریز نے ہمارے ساتھ کیا تھا؟ میں تو نہیں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ بھی ہمارے متعلق یہی سوچتے ہیں کہ جس انگریز نے اس زمین کے نکڑے کر کے اس سے اپنا نام اپنی پہچان سب کچھ چھین لیا اور چلا گیا اور ہماری لڑائی انگریز کو نکالنے کے لئے اس لئے نہیں تھی کہ میرے صوبے اور میری جگہ کا نام بلوجستان بنے اور اس کا فرنٹیئر بنے اور اس کا قبانیلستان بنے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں دنیا پہچانے یہ ہمارا تاریخی صدیوں پر اتنا نام ہے جو چلا آرا ہے نہ نیا نام ہم رکھ رہے ہیں نہ دنیا کے لئے یہ نام اپنی ہے یہ سب جانتے ہیں ہم قوموں کی تنظیم نکلیم کرتے ہیں۔ سب کی عزت کرتے ہیں کسی کو کسی سے نہ کو اور نہ نمبر تر سمجھتے ہیں اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی کسی کی جگہ پر قبضہ کرے ہم چاہتے ہیں کہ جس ملک میں ہمیں اپنی پہچان نہ ملے اور ہمارے حقوق کا تعین نہ ہو اس ملک میں ہم کبھی بھی رہنے کے لئے تیار نہیں چاہے ہمیں پھاتی لگ جائے حقوق کا تعین نہ کیا جائے نمبر دو جس صوبے میں ہمیں اپنی پہچان سے محروم کیا جائے ہمارے حقوق کا تعین نہ کیا جائے اس میں ہم ایک منٹ بھی رہنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم غلامی کی زندگی نہیں گزار سکتے البتہ میں تمام لوگوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہم سب دنیا کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ہماری پہچان ہمارا شخص اور ہمارے حقوق کا تعین کریں تو ہم دنیا کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں سب لکیریں سب حد بندیاں منہدم کرنا چاہتے ہیں اور سب کے لئے قوموں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ جس طرح کہ آج کی دنیا میں ہو رہا ہے روس ایک مملکت تھی یہ ملک جس قلمخانے پر

چلے ظاہر ہے کہ وہ قوموں کے خلاف تھا لیکن ستر سال کے بعد اس میں تین چار بھتمن کے بعد جب وہ نوٹا تو سب اپنے والیں گھروں کو لوٹ آئے ازبک نے کہا میں ازبک ہوں تا جک نہ کہا میں تا جک ہوں ترکمان نے کہا میں ترکمان ہوں اپنی لکیر اپنی پہچان اور اپنے حصہ کی جگہ لوٹے گئے یہ ایک ایجنس ہوتی ہے یورپ میں بھی یہی ایک دور تھا اس ایجنس کے بعد دوسرا مرحلہ ہوتا ہے کہ دنیا پھر اکٹھا ہونا شروع ہوتی ہے مثلاً یورپ جنگوں کے بعد کامن مارکیٹ میں اب ان کا ایک سکہ ایک ان کی بزنس ایک چیز۔ ان کے ہاں پاسپورٹ کی پابندی ختم ہے اس طرح رشیا ہے ان سب جھگڑوں کے بعد یہ پھر اکٹھے ہو گئے کامن مارکیٹ میں شامل ہو گئے اپنی کامن مارکیٹ بنائیں گے ایک دوسرے کے گھر جائیں گے ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہیں گے۔

لیکن انہوں نے کیا حاصل کیا حاصل صرف یہ کیا کہ ان کو اپنا شخص ملا اور ان کے اپنے حقوق کا تعین ہوا پھر دنیا کے لئے کہ دیا گیا کہ چلواب چلتے ہیں اکٹھے آپ ہمارے بھائی ہیں بزنس میں بھی دنیا داری میں بھی جس طرف آپ جانا چاہتے ہیں میں آپ کے گھر ہوں یا آپ میرے گھر ہیں۔ پھر تو کوئی مسئلہ ہے نہیں لیکن مسئلہ ہمارے ساتھ رہا ہے جنوبی پیشون خواہ کا لفظ لکھنا میرے خیال میں نمبر پارٹیوں کا مسئلہ میرے خیال میں ایک عام مسئلہ ہے۔ سندھ میں جا کر دیکھیں مختلف نام لکھے ہوتے ہیں جہاں تک سرکاری کاموں کا مسئلہ ہے کہ نمبر پلیٹ چھ انج اور تین انج کا ہونا چاہئے اس میں یہ حصے ہونے چاہیں یہ تقسیماً پورے ہیں۔ نمبر پلیٹ پر اگر کوئی چھوٹا سائیں یا چھوٹا مسئلہ آؤ زیاد کیا جائے یہ تمام جگنوں پر ہو رہا ہے تمام پاکستان میں ہو رہا ہے کوئی صوبے کا نام کوئی اپنی سرداری کا نام کوئی اپنی خانی کا نام کوئی اپنی پارٹی کا نام لوگوں نے اپنی پارٹیوں کے نام بھی لکھے ہیں۔ نمبر پلیٹ کے ساتھ لوگوں نے مختلف نام لکھے ہیں یہ سلسلہ تمام پاکستان میں ہو رہا ہے اور مطلب اگر تمام پاکستان میں یہ سلسلہ مخلط ہو رہا ہے تو ہم وہ کدیں گے۔ لیکن جہاں تک پیشون لکھتا ہو رہا ہے تو میرے خیال میں تمام سندھ میں انہوں نے اپنے بورڈ سندھ میں لکھے ہیں وہ سندھ میں لکھ رہے ہیں آپ کو بڑی مشکل ہو گی راستہ پوچھنے کے لئے کوئی بورڈ آپ کو نظر نہیں آئے گا کہ بابا یہ روڈ اس طرف جا رہا ہے یا اس

طرف جا رہا ہے یہ ان کا حق ہے ان کو کرنا چاہئے ہم تمام قوموں کی اپنی زبان اپنی ثقافت کا بالکل خیر مقدم کرتے ہیں جماں تک ہمارے منشور کا مسئلہ ہے میرے خیال میں ہمارے منشور یعنی نہب اے این پی اور پی این پی کا منشور پشتون خواہ کا منشور استقلال کا منشور یعنی سب منشوروں میں یہ ہے کہ پاکستان کے صوبوں کا از سرנו تعین لسانی ثقافتی جغرافیائی اور تہذیب بنداروں پر کیا جائے اور میرے خیال میں اس طرح یہ بھی ہماری منشور ہے اور جب تک ہم یہ مقصد حاصل نہیں کرتے ہیں ہم جلوسوں میں بھی کہتے ہیں اخباروں میں بھی کہتے ہیں ہم دیواروں پر بھی لکھتے ہیں کہ بھائی لوگ جو کچھ آپ اپنے لئے پسند کرتے ہوں کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں کیا ہم انسان نہیں ہیں؟ کیا ہم آسمان سے اترے ہیں؟ کیا ہم زمین پر نہیں رہتے ہیں کیا اس زمین کا ہی کوئی نام نہیں تھا؟ میرے خیال میں کوئی جمہوریت پسند آدمی اپنے لئے جو پسند کرتا ہے اور میرے لئے پسند نہیں کرتا تو پھر مجھے شک ہے کہ وہ جمہوریت پسند بھی ہے یا نہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم لوگوں کو بلوجہستان کے اندر یہ مسئلہ موجود ہے اور بلوجہستان کا مستقبل بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ پاکستان کا مستقبل اس پر مختص ہے کہ جب تک وہ قومی صوبے نہ بنائے از سرנו تعین نہ کرے اور ان کو اندر ہوئی خود محکمری نہ دے اس وقت تک وہ ایک دوسرے پر بد نیت رہیں گے۔ میں فلاں پر بد نیت ہوں فلاں فلاں مجھ پر بد نیت ہے یہ تو اگر ایک باپ کے چار بیٹے بھی ہوں اور ایک کو نام دیتے ہیں ایک کو اہمیت دیتے ہیں دوسرے کو آپ پیسے دیتے ہیں تیرے کو آپ محروم رکھتے ہیں اور اس آدمی کا نام ہوتا ہے نہ حصہ ہوتا ہے نہ پہچان ہوتی ہے نیچرل جب وہ جوان ہو جاتا ہے بڑا ہو جاتا ہے وہ ہا طور احتجاج اپنے بھائیوں سے لڑتا ہے یا گھر سے کوچ کر کے ہا ہر چلا جاتا ہے اور یہ حوصلہ ہا طور احتجاج چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ یہ ایک فطری عمل ہے اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب باپ کی حوصلہ بیٹوں میں برادر تعلیم کی جاتی ہے ان کے شخص کو برقرار رکھا جاتا ہے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ وہ آپس میں رہتے ہیں اس حوصلہ کی حفاظت کرتے ہیں اور اکھٹے چلتے ہیں تو میرے خیال میں مسئلہ اس صوبے کے کئے اس صوبے کے امن کے لئے ترقی کے لئے اس صوبے میں بھائی چارے

کے لئے یہ سوال ظاہر ہے کہ آپ جب تک اس مسئلے پر بیشیں گے نہیں سیاسی طریقے سے ہم ہر ایک کی عزت کرتے ہیں سب قوموں کی عزت کرتے ہیں دنیا میں تقسیم صرف اس لئے ہوتی ہے کہ اس میں لوگوں کے حقوق اور شخص ملے پھر وہ تمام دنیا میں اکٹھے رہتے ہیں اور اکٹھے چلے ہیں اور وہ دن بھی آئے گا جب تمام دنیا ایک گھر بنے گی اس طرح نہیں کہ آپ ہم سے بعض اور ہم آپ سے بغضہ رکھیں۔ لیکن آپ نے جو اپنے لئے پسند کیا ہے ہم بھی خواہ رکھتے ہیں کہ اور امید رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے بھی وہی پسند کریں گے اور میرے خیال میں زبان کا لکھنا اگر ہمارے بورڈوں پر فارسی لکھنے کی اجازت ہے عملی کی اجازت ہے جیسی کی اجازت ہے انگریزی کی اجازت ہے فلاں زبان کی اجازت ہے لیکن ایک پشوتو غریب لکھنے کی اجازت نہیں ہے اگر پشوتو لکھ لی تو آپ نے طوفان اٹھایا لہذا میں اپنے بھائیوں اور تمام صوبے والوں سے یہ التماں کرتا ہوں کہ بعض چیزوں حقوق خالی ہیں ان حقوق کو جتنا بھی ادھر ادھر کریں تو وہ حقوق اپنی جگہ قائم ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ مجھ سے پچانیں میرے حقوق کا تعین کریں میں آپ کو پچانوں آپ کے حقوق کا تعین کروں اور پھر ہم دونوں اکٹھے چلیں۔ اس صوبے کی آبادی اور انسانیت کی آبادی کے لئے آگے آگے بڑھیں اور اگر انگریز نے غلطی کی ہے ہم نہ کریں۔ انگریز کے جانے کے بعد بست سے نام تبدیل اگر فورث سنڈ میں ٹوڈ بُن سکتا ہے اور للن روڈ، چناج روڈ بن سکتا ہے یا الحندی شرک بن سکتا ہے۔ ملکمری سا ہیوال بن فلاں فلاں بن سکتا ہے۔ یہ تمام غلط نام اگر پاکستان سے مٹ سکتے ہیں تو یہ کون سا گناہ ہے کہ ہم اپنے نام کو صحیح نہ کریں ان بھائیوں کی تسلی نہ کریں ان کے حقوق کی رسائی نہ کریں میرے خیال میں اس میں ہم نگ نظری سے نہیں بولتے ہیں ہم نگ نظری سے کام نہیں لیتے ہیں۔ سب ہمارے بھائی ہیں اور ہم سب کی عزت کرتے ہیں لیکن ایک التماں ہے میری ان سے کہ آپ لوگ مردانی کریں ہمارے ساتھ مل کر اگر واقعی یہ مسئلہ مرکزی کا ہے تو سب ہمارے بھائی ہیں ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن ایک دن ان سے التماں کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ مردانی کریں کہ اگر یہ واقعی مسئلہ مرکزی ہے تو آپ ہمارے ساتھ ملکر یہ قرار داد

پاس کریں۔ کیونکہ ان لوگوں کو محروم رکھا گیا ہے۔ ان کے ساتھ اگر یہوں نے زیادتی کی ہے اور وہ زیادتی ہم روا رکھے ہوئے ہیں اور اس فلور سے یہ کما جائے کہ ان کے حقوق اور شخص کا تعین کیا جائے۔ ہم انشاء اللہ پھر بھی اکٹھے رہیں گے ساتھ رہیں گے اور یہ اسلام بھی چلتی رہے گی تو میں اختر جان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس بحث و مباحثہ سے تو پچھہ نہیں بنتا ہے۔ بہر حال انہوں نے یہ بات اس بنیاد پر شاید درمیان میں ڈالی جیسا کہ وہ کبھی کھوار کرتے رہتے ہیں۔ ہم اور پی این ایم والے اور پی این پی والے دست بہ گیر ہونگے میں تو کہتا ہوں کہ ہر انسان کا حق ہے کھول کر کے یہ اسلامی کافور ہے کھول کر کے جو اس کے دل میں آتا ہے کے بدنتی سے نہیں لہذا میں کوشش کرتا ہوں کہ یہ سوال پچھہ اور زیادہ امن طریقہ سے نہ لیا جائے کہ ہم تک نظری کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہم یہ اظہار کر رہے ہیں کہ آپ نے جو اپنے لئے پسند کیا وہ بطور جموروی آدمی کے وہ ہمارے لئے بھی پسند کریں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی کی الحیث Limit یہ نہیں ہے تو آپ ہمارے ساتھ اسلام آباد تک چلیں گے۔ بت ملکوں ہوں۔ السلام علیکم

جناب اسپیکر :- محمد صادق عمرانی صاحب

میر محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! میں سردار اختر جان کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ 'بلوچستان'، 'بلوچستان' میں لئے والے ان تمام لوگوں کا ہے جو یہاں پر بلوچ بن کر رہا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی کہے کہ ہم کوئی میں یا اس بلوچستان کو ہم تقسیم کریں گے تو میں کوئی کہ وہ بلوچستان جو ہماری سرزمین ہے۔ جو ہماری ماں ہے اس کو تقسیم کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ ہم اس کی پوری مزاحمت کریں گے اور ہم کبھی بھی یہ برداشت کریں گے کہ وہ جناح روڈ پر یا اپنے گھروں پر بختونستان کے جھنڈے لگائیں۔ یہ کھلی بغاوت ہے۔ اس ملک کے خلاف پاکستان کی وحدت کے خلاف کہ آپ جائیں جناح روڈ پر وہاں بختونستان کے جھنڈے لگے ہوئے ہیں۔ مجھے چیز اُنی ہوتی ہے یہاں کی انتظامیہ پر کہ وہ

اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر ان کے جھنڈے لگے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہوئے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اس چیز میں انتظامیہ بھی برابر کی شریک ہے۔ ہم اپنے صوبے کو تقسیم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اگر جس کسی کو بھی بلوچستان میں رہنا ہے وہ بلوچ بن کر رہے درجہ ہاڑر کھولا ہوا ہے وہ یہاں سے چلا جائے۔ اس کے ساتھ اس فلور پر میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کوئی کے اندر جو صورت حال بنی ہوئی ہے۔ میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ کوئی یورٹ نہا ہوا ہے۔ کھلی منڈی ہے آپ جائیں پتوں آباد میں اسلحہ کی نمائش ہو رہی ہے۔ وہاں آپ کو اسٹینکٹو میراں میں گے۔ آپ کو راکٹ لائنجر میں گے۔ آپ جناب روڈ پر جائیں وہاں پر بھی یہی صورت حال ہے۔ آپ گھنٹان میں جائیں وہاں پر بھی وہی صورت حال ہے اور آپ پشین میں جائیں وہاں پر بھی وہی صورت حال ہے۔ یہ صرف یہاں پر ہے اسے والے ہم لوگوں کے خلاف یہ سازش ہے تاکہ ان کو طاقت کے ذریعے بھی کچلا جائے۔ ہم بلوچ قوم کبھی بھی کسی کے آگے نہیں جھکیں گے اور نہ کوئی طاقت کے ذریعے ہمیں سچل سکے گی۔ اور نہ ہم کسی اور اس بات کی اجازت دیں گے کہ وہ ہمارے صوبے کی حمایت کرے۔ تھیک ہے بلی این ایم کے ساتھی یا دسرے ساتھی اس تحریک پر آپ کا ساتھ دیتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے صوبے کی تقسیم کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی کسی کو اجازت دیں گے ہمیں یاد ہے کہ آپ تاریخ کے حوالے دے رہے ہیں ہمیں یاد ہے کہ جب خان عبدالصمد خان اچخزی نے سیاسی جدوجہد کی تھی۔ جب پتوں خواہ بنا ہمیں پتہ ہے کہ ہم نے ان کی کتنی سپورٹ کی تھی۔ لیکن آپ لوگ آج ہمارے صوبے کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ ہم بھی آپ سے یہی دست بستہ عرض کریں گے کہ ڈاکٹر گلیم اللہ صاحب خدارا اس صوبے میں امن و امان اور بھائی چارہ کی نظاکو قائم رکھنے کے لئے آپ آگے بڑھیں اور ہم لوگوں کا ساتھ دیں۔ کیونکہ صدیوں سے ہم لوگ یہاں بنتے آئے ہیں۔ آپ تو کبھی کہاں سے آئے کبھی کہاں سے آئے کبھی کہاں سے آئے مہاجر بنے کبھی کہاں سے مہاجر بنے۔ ہم تو

ماجر نہیں بنے ہم اس صوبے میں رہتے ہیں۔

جناب اپنیکر :- مولانا عبد الواسع

مولانا عبد الواسع :- اعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
جناب اپنیکر! معزز ارکین اسمبلی آج اس معزز ایوان میں جس قرارداد پر بحث ہو رہی
ہے جو قرارداد کو سردار اختر جان میشگل نے پیش کی ہے اس کے دو صورتیں اور دو پہلو ہو سکتے
ہیں بخاری شریف کی ایک حدیث ہے۔ (عربی میں حدیث بیان کی)

اعمال کا تمام دارودار نیت پر ہے۔ اگر صحیح نیک نیت سے سردار اختر جان صاحب نے
یہ قرارداد پیش کی ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے خالطوں کے خلاف ہے قوم پرستی اور
عصبیت اور لوگوں کے درمیان نفرت پھیلا کریں اور ایک صوبے کے درمیان رہنے والوں میں
نفرت پھیلانا یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے خالطوں کے خلاف ہے تو ہم اس قرارداد کی پر زور
حمایت کرتے ہیں۔

اگر اس قرارداد کا دوسرا پہلو دیکھا جائے کہ سردار اختر جان صاحب اس صوبے میں اسی
عصبیت پھیلا رہے ہیں۔ جیسا کہ پختون خواہ والے جبکہ ہم پختون خواہ والوں کے پختونستان
کے جنوپی پختونستان کی مخالفت کرتے ہیں اس طرح ہم آزاد بلوچستان اور بی این ایم کے اس
نعروں کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر تعلیم) :- جناب اپنیکر! اختر جان بیٹھے
ہوئے ہیں وہ ان سے پوچھ لیں کہ ان کی کیسی نیت ہے۔

مولانا عبد الواسع :- جناب والا! حضرت صاحب آپ تشریف رکھیں آپ کا نمبر
بعد میں آئے گا۔ اس بلوچستان میں ہم کسی کی قومیت کا کسی بھی عصبیت کا نعروہ برداشت نہیں
کریں گے۔ ہم اللہ اور اللہ کے رسول کے ان خالطوں کے ان راستوں پر چلتا ہو گا کہ اللہ
جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ میں نے انسان کو ایک مرد عورت سے پیدا کیا ہے اور درمیان میں

قابل اور شعوب کو پیدا کیا اور ان میں تقسیم کر دیا گیا ہے اس مقصد کے لئے تاکہ تعارف اور پہچان ہو جائے اس مقصد کے لئے نہیں کہ حقوق حاصل کرنے کے لئے ہو یا دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے لہذا جناب اسپیکر صاحب! مسلمان قوم کی اور خاص کر بلوچستان کے مسلمانوں کی سب سے بڑی بد قسمتی ہے اور بڑی بد نیختی ہے اور بڑی خدا فراموشی ہے۔ انہوں نے رشتے فرقے وحدت کی بھلائی انسانوں کی بھلائی کے لئے اپنے رشتے بنائے ہیں۔ لہذا ہم جیعت العلماء کے حوالے سے اس بلوچستان میں جس بلوچستان میں ہم لوگ رہے ہیں اس کے اندر ہم کسی دوسرے صوبے کی حمایت نہیں کرتے ہیں نہ ہم لی این ایم کی طرف سے اور نہ پختون خواہ کی طرف سے۔ بلکہ ہم سب جو اس بلوچستان میں رہتے ہیں اس کی تعمیر کے لئے اور اس کی ترقی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ لہذا ہم اس قرارداد کی تماالت کرتے ہیں۔

جام محمد یوسف (سینئر وزیر) :- (پاکٹ آف آرڈر) تھینک یو مسٹر اسپیکر! آج یہ جو قرارداد سردار اختر مینگل صاحب نے پیش کی ہے۔ یہ قرارداد جو پیش کی گئی ہے آپ اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کریں یا اس کو ٹلیفرو کریں تاکہ وہ اس پر غور کرے کہ یہ چیز عوامل صوبے میں کیوں رونما ہو رہے ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی :- آپ اس پر رائے شماری کریں۔ رائے شماری کرالی جائے۔

جام محمد یوسف (سینئر وزیر) :- اس کے لئے کمیٹی کیوں نہ بنالی جائے؟

جناب اسپیکر :- ڈاکٹر عبد المالک صاحب

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ :- جناب اسپیکر صاحب! بہت دوستوں نے اس قرارداد پر اظہار خیال کیا ہے وہ یقیناً ہر ایک کی اپنی پارٹی پالیسی تھی اور ان کی اپنی واضح رائے تھی میں اپنی پارٹی پالیسی کی یقیناً دفاع کرتے ہوئے اس سوال کا تاریخی طور پر اس سوال کا جائزہ لینے کی کوشش کر دیا کہ جب انسان خاندان اور قوموں میں بنا اور اپنی سیاسی اور معاشی

ضورتوں کے حوالے سے بیشل یا قویتیں وجود میں آنی شروع ہو سکیں تو بلوچ بھی اپنی ایک مثالی ریاست رکھتے تھے۔ حیثیت رکھتے تھے جس کی سرحدیں سیستان سے لے کر هلمند تک۔ ذیرہ غازی خان اب رجیک آباد تک تھیں۔ سامراجی سازشوں نے اور دنیا میں جو بے شمارے تبدیلیاں آئیں ان کے لئے انگریزوں نے اس خطے میں بہت سے مخلوط کیمپے ہیں اور وہ قوی ریاست جو بڑی تھی جس کی تاریخ ہمارے ہاں موجود ہے نصیر خان نوری کے حوالے سے ہو۔ یا دوسرے ہمارے عظیم لیڈرؤں کے حوالے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم اس سرزین کا دفاع ہم نہیں کر سکے ہیں اور وقت اور حالات نے یہنے الاقوامی حالات نے بے شمار تبدیلیوں کے بعد جب انگریزوں نے اس ملک میں جس کو پہلے ہندوستان کما جاتا تھا اس کی تقسیم کا اس نے فیصلے کیا تو اس وقت بلوچستان کی اپنی ایک خاص شناخت تھی۔ جب پاکستان بننا تو بلوچستان کو پاکستان میں شامل کر کے یہاں کے دو قوی نظریہ ہی بنیاد پر یا دوسرے کنفلدیشن کے حوالے سے جب یہ ملک معروض وجود میں آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی یہ ہذا سوال ہے اسی دن سے یہاں بے شمار بھنسیں پیدا ہو سکیں کیونکہ ہمارے حکمرانوں نے حقائق کو تسلیم نہیں کیا اور یہ تسلیم نہیں کیا کہ یہاں پر بلوچ قوم، پشتون قوم، سندھی ہوں یا پنجابی ہوں ان کی اپنی سیاسی معاشری اور قوی تاریخ ہے اور یہاں پر اسلام کے نام پر دو قوی نظریہ کے نام پر حتیٰ کہ حقائق کو غلط طور پر توڑ مروڑ کر حکمران اپنے استھان کو یہاں کے جاگیردار اور سرمایہ داروں نے اپنی حکمرانی کو مستحکم کرتے ہوئے یہاں پر قوموں کو آپس میں لڑانا شروع کر دیا۔ اس میں سمجھتا ہوں کہ حکمرانوں نے یہاں پر کبھی برابری کا نام دے کر کبھی ون یونٹ کے نام پر یہاں اس بنیادی سوال سے احتصال کرتے رہے جبکہ جوئی طور پر اس چیز کی ضرورت نہ تھی۔ یہاں جموروی قوتوں نے قوم پرست قوتوں نے ایک جموروی جدوجہد کے بعد ون یونٹ کا خاتمه کیا۔ ون یونٹ کے بعد ہمارے قائدین نے جیسے مجھے خود یاد ہے کہ مجھے ایک دفعہ میر غوث بخش بزنجو (مرحوم) نے خود کہا تھا کہ جب ون یونٹ یعنی خان توڑ رہا تھا تو ہم نیب کی ایک کمیٹی ان کے پاس گی ہم نے کہا آپ ون یونٹ توڑ رہے ہیں لیکن خدا را آپ یہاں پر شفافی جغرافیائی اور قوی

چاہتا ہے تو سی حکومت کو تکراروں کو احتراش نہیں ہونا چاہئے لیکن یہ ہماری بس کی بات نہیں اس کے لئے ہم سب کو مل کر جدوجہد کرنی ہوگی۔ دوسرا سوال جو یہاں پر اس سوال کو اس حوالے سے دیکھا جا رہا ہے جیسے میرے محترم دوست صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آج آپ فیڈرل گورنمنٹ میں حکومت میں ہیں اور آج آپ پہلی دفعہ کیونکہ میں اس چیز کو یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ وہ سیاسی طور پر پاکستان ملینزپارٹی قوموں کی حق میں نہیں ہے وہ یہ نہیں سمجھتی ہے کہ پاکستان میں قومی سوال بھی کوئی چیز ہے اگر صادق صاحب یہ اپنی لیڈر شپ کو اپنی پارٹی کو سمجھتا ہے کہ وہ اس بات پر اگری Agree ہے تو وفاق میں ان کی حکومت ہے وہ اس مسئلے کو وہاں پر بڑی خوبصورتی سے حل کر سکتا ہے۔ یہی جو آئینی تشریفات اختر جان مینگل نے کیں آپ صوبوں کی ریڈیمیو کیشن Redemocration کریں پشتوں کو یہ حق دیں کہ وہ اپنے صوبے کا کیا نام رکھتے ہیں پختونخواہ رکھتے ہیں پشتونستان رکھتے ہیں یا کوئی اور نام تجویز کرتے ہیں یہ ان کا حق ہے جاں تک سندھی کا تعلق ہے اس کو بھی یہ حق ہے کہ جاں تک پنجابی کا حق ہے اس کو بھی یہ حق ہے یہی حق ہم اپنے لئے مخصوص کرتے ہیں لیکن یہاں پر ایک چیز کی میں وضاحت کرتا چلوں کہ یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا تو کیا ہم بلوچستان میں نفرتوں کو وسعت دیں۔ یہاں پر بلوچ پشتوں آباد کاریا دوسرے لوگ جو یہاں پر رہتے ہیں ان میں ایک دوسرے کو لڑائی کی کوشش کریں میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم اپنے آپ کو سیاسی لوگ سمجھتے ہیں ہم ایک سیاست کی پیداوار ہیں ہمارے لئے ہر بلوچستانی قابل احترام ہے۔ چاہے وہ جو زبان بولے ہماری سب کی یہ خواہش ہوئی چاہئے کہ ہم یہاں پر نفرتوں کی بجائے محبوں کو فروغ دیں۔ یہ ایک سیاسی جدوجہد ہے یہ سیاسی جدوجہد کب تک ہم اس میں کامیابی حاصل کر سکیں گے جس طرح ہم نے دن یونٹ کے خلاف جدوجہد کی ہے اس میں کامیابی حاصل ہوئی شاید اگر اس ملک میں جموروی قویں قوم پرست ترقی پسند قویں اگر اس پوزیشن میں رہے تو حکمرانوں سے اپنے یہ مطالبہ بھی منو سکتے ہیں اور بازور ہم ان کو کہتے ہیں کہ جی

بنیادوں پر وحدتوں کی تشكیل تو کریں اور اس نے جواب یہ دیا کہ میں اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا ہوں اس کے کتنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس ملک میں جو آج بھی قوی سوال ہے اس سوال کو ہم حقیقی بنیادوں پر حل کرنے کی کوشش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں آج بھی سب سے بڑا سوال قومی سوال ہے قومی سوال میں یہاں قوموں کے حقوق کا تعین ہے یہاں پر صوبوں کی از سرنو تشكیل کا سوال ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ افغان دارکے بعد جو علاقے افغان ملت کے تھے انگریزوں کے حوالے میں آگئے اور وہ علاقے ہم آج بھی سمجھتے ہیں کہ وہ علاقے پشتونوں کے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جو تاریخی طور پر بلوچ علاقے تھے وہ آج بھی بلوچوں کے ہیں آج ہم یہ سب سمجھتے ہیں کہ اس ملک میں سب سے بڑی اہم بات قوموں کے حقوق کا تحفظ ہے اور اس کے وجود کو مانتا ہے اور میں اس کے قوموں شخص کے لئے آپ دونوں کے تیار نہیں ہوں کہ یہ فلاں فلاسفی کے خلاف ہے میں سمجھتا ہوں کہ میری ایک شخص ہے اور میں اس شخص کو جو اپنے لئے عزیز رکھتا ہوں میں ان دوسرے قوموں کے لئے بھی عزیز رکھتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پالیسی بھی یہی ہے۔ ہماری پارٹی پالیسی بھی یہی ہے جو چیز ہم اپنی قوم کے لئے بہتر سمجھتے ہیں اور سمجھ سمجھتے ہیں وہ دوسرے قوموں کے لئے بھی بہتر سمجھتے ہیں۔ چاہے وہ سندھی ہوں چاہے وہ پنجابی ہوں چاہے وہ پشتون ہوں اور آج بھی اس کی حمایت کریں گے کہ اگ پشتون یہ سمجھتے ہیں جیسے کہ ہمارے آئین کا ایک حصہ ہے کہ صوبوں کی از سرنو تشكیل۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ وہاں پر رہنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور اگر سندھ جیکب آباد کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بلوچ ہیں ہم بلوچستان کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں تو ان کو بھی یہ حق دینا چاہئے۔

جناب اپنے! لیکن یہ مسئلہ نہ میں حل کر سکتا ہوں نہ پشتونخواہ حل کر سکتی ہے نہ بی این ایم اور اختر جان حل کر سکتا ہے ہم سب مل کر مظلوم قومیں مظلوم طبقے جموروی قوتوں سے مل کر اس مسئلے کو حل کر سکتے ہیں کہ صوبوں کی از سرنو تشكیل ہونی چاہئے۔ پشتون اگر وہاں پر جانا چاہتے ہیں تو بلوچ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہے اگر ایک بلوچ جیکب آباد سے یہاں آنا

میں یہی کوں گا کہ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اپیکر :- نہیں نہیں آپ بولیں میں نے دیے ہی ایک بات کی ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) :- ٹھکریہ جناب والا! جناب اپیکر جہاں تک ہمارے ساتھیوں نے قوموں کے حقوق کی بات کی ہے اور قوموں کی تاریخ کے حوالے سے جوان کی تاریخ ہے یا جوان کے رسم ہیں اور روایات ہیں ان سے ہم نے کبھی بھی کوئی اختلاف نہیں کیا اور نہ ہم کرتے ہیں جناب اپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ایک مظلوم جب خود ایک آدمی مظلوم ہے تو وہ سرے مظلوم کا حق کیسے چھین سکتا ہے۔

جناب اپیکر! بلوچ جو اپنے آپ کو بلوچ کرتے ہیں وہ مختلف علاقوں اور مختلف اضلاع میں رہتے ہیں۔ ہم تو آج سے نہیں صدیوں سے اس مظلومیت کی چلی میں پتے چلے آ رہے ہیں۔ ہمارے لئے اوپر بھی انگریز نے فوج کشی کی اور بھی ہمارے اپنے مسلمان بھائیوں نے ہمیں کچلنے کی کوشش کیں۔ جناب اپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم خود مظلوم ہیں تو ہم کسی اور پر کیسے ظلم کر سکتے ہیں۔ جس طرح دوستوں نے کہا کہ ہم ایکسوی صدی میں داخل ہو گئے ہیں۔ کوئی کسی کے زمین پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے کبھی بھی کسی کی زمین پر قبضہ نہیں کیا اور نہ ہی قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ بھائی ہمارے کے ماحول کو فروع دینے کی کوشش کی ہے کہ بلوچ پشتون ایک ہی علاقے میں اور ایک ہی صوبے میں رہنے ہیں اور ہمیں بھائیوں کی طرح ہلکہ میں اس میں یہ اضافہ کرو گا کہ یہاں بلوچ پشتون کے علاوہ جو دیگر قومیں آباد کار (سیلز) ہمارا جتنے بھی اس صوبے میں رہتے ہیں۔ اور ہماری پارٹی کا موقف بھی یہی ہے۔ کہ یہاں جتنے بھی قومیں آباد میں وہ تمام کے تمام ہوچھتائی ہے اور ان کو ہوچھتائی کرنے پر غر کرنا چاہئے۔ جناب اپیکر! میرا یہ پوائنٹ نوٹ کریں۔ آج اگر آپ سندھ کو لے لیں تو وہاں تنریا ۲۵ نیصد آبادی بلوچوں کی ہے دیے تو لوگ کہتے ہیں کہ ۶۰ نیصد ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ۲۵ نیصد۔ جب ہمارے بلوچ وہاں گئے۔ انہوں نے

انگریزوں کا جو لڑاؤ اور حکومت کرو کا فلسفہ ہے اس کو اب چھوڑ دیں۔ اور حقیقت کو مان لیں
وہیا نے حقیقت کو مان لیا ہے روس جیسی ریاست نے بھی حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ تو میں
صرف یہاں یہ عرض کروں گا کہ بلوچستان میں اس وقت جب تک ہم اس تمام سیاسی جدوجہد
میں ہم کامیاب نہیں ہوتے ہیں ہمیں ہر بلوچستانی کا احترام کرنا چاہئے۔ اس کے حقوق کا اس
کے عزت نفس کا اور ہمیں بھائی چارے کی فضا کو فروغ دینا چاہئے ہمارے سب کے حقوق
ایک بلوچستانی کے ناطے سے برابر ہیں کسی سے نفرت نہیں ہونی چاہئے باقی جہاں تک سیاسی
سوالوں کا تعلق ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سیاسی سوالوں کے لئے ہمیں مشترکہ طور پر جدوجہد کرنا
چاہئے۔ نہ را ایک سردار اقویٰ سوال ہے وہ قوی سوال یہی ہے کہ ہم پاکستان کے اولین
سوال کو قوی سوال سمجھتے ہیں اور اس کے حل کے لئے صوبوں کی از سرفونو تشكیل کا مطالبہ
کرتے ہیں۔ شکریہ (ڈیک بجائے گئے)

سردار شناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) : - جناب اسپیکر! میں بھی
کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو قرارداد سردار اختر مینگل صاحب کی طرف سے پیش کی گئی ہے
اس پر میں اپنی پارٹی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے کچھ کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر : - سردار صاحب ایک منٹ میرے خیال میں اس قرارداد کو میری
نظر میں یہ ہے کہ آئینی طور پر کہا گیا ہے کہ جنوبی پشتوخواہ اور گاڑیوں کے نمبر پیٹ اور سائنس
بورڈ تک ہے پاکستان میں بڑا رے کی میرے خیال میں اس میں کوئی بات نہیں۔ یہ جس طرح
تقریبیں ہو رہی ہیں۔ وہ میرے خیال میں متعلقہ نہیں ہیں۔

سردار شناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) : - تو جناب اسپیکر! آپ
جیسے ہائے ہیں اگر مجھے کہنے کا موقع دیتے تو میں کچھ کوں گا؟
جناب اسپیکر : - جی آپ بولیں۔

سردار شناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) : - اگر آپ نہیں کہتے تو

سندھ کا کھالا سندھ کا پادہ اپنے کو سندھ کے دلدار کئے پر فخر کیا المحسون نے کبھی بھی سندھ کے ہزارے کی بات نہیں کی۔ اسی طرح ہنگاب کا حوالہ رہتا ہوں وہاں کافی لوق آہاد ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ ملاقوں کے لوگ اپنی زبان بھی بھول گئے۔ وہ آج تک اپنے کو ہنگاب کا دلدار کئے پر فخر کرتے ہیں۔ جناب اپنے! جس طرح ہمارے آئینی حقوق صلیب کیے گئے مارشل لاء کے زمانے میں یا مارشل لاء کے بعد وہ سب پر عیا ہے اور سب دیکھے ہیں لیکن ہم اتنے کمزور نہیں کہ ہم اپنی زمین کو کسی کو تقسیم کرنے دیں۔ ہم اگر کمزور ہیں دوسرا طاقتور اور وہ بزرگ ہشیروں ہماری زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم کو ناکہ پھر ہمارے سینے ہو گئے اور ان کی گولیاں۔ جناب اپنے! جہاں تک قوموں کے حقوق کا تعین ہے تو ہم کو ناکہ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں اگر ہمارے پشوون بھائی اپنا الگ صوبہ بنانا چاہتے ہیں ہم بالیں سچلاک سے اس طرف لیکن ایک ترمیم کے ساتھ کہ وہاں وہ ریفرڈم کرالیں وہاں کے پشوون بھائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ آیا وہ بلوچستان میں رہنا چاہتے ہیں یا الگ صوبہ چاہتے ہیں اور جہاں تک صوبوں کی از سرنو تشكیل کی بات ہے تو ذریعہ غازی خان سے لیکر راجن پور اور جیکب آباد کے لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ وہ سندھ یا ہنگاب میں رہنا چاہتے ہیں یا بلوچستان میں۔ جناب اپنے! جس طرح ایک دوست نے کہا کہ ہمیں انگریزوں نے تقسیم کیا تو میں کہتا ہوں کہ ہماری مظلومیت کو دیکھ لیں کہ ہمیں مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ افغانستان دوسری ایران اور تیسرا حصہ فوج کشی کے ذریعے پاکستان کو دیا گیا۔ اب ہم کہاں جائیں کیا کریں؟ ہم کہتے ہیں کہ آئیں ہم اور آپ مل کر اپنے حقوق حاصل کریں پھر اس کا تعین کریں ابھی تک تو ہمارے حقوق نہیں ملے ہم لُکس لیے رہے ہیں؟

جناب اپنے! میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ ہمارا جو شمالی بلوچستان ہے ہمارے ساتھی مجھے پتا دیں کہ کونا بلوچ وہاں گیا اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا یا کس بلوچ نے ان پر فوج کشی کی۔ کوئی نہ سے لے کر جب تک تمام کاروبار ٹرانسپورٹ بنس ہمارے پشوون بھائیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ کوئی نہ سے لے کر یہ دوسری سائیڈ پر دیکھ لیں وہ بھی انسی کے ہاتھ میں ہیں۔

ہمیں ہیں۔ اپنے معزرا را کین اور عوام سے جو ہماری ہائیں سن رہے ہیں۔ ان کو بھی ہمیں حقیقت کی طرف لانا چاہئے۔ لذا میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حقوق کو سامنے لاس کے لئے ایک صحیح فیصلہ کریں۔ شکریہ

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :- جناب اپنے! جسے ہمارے پارلیمنٹی لیڈر جام صاحب نے کہا کہ اول تو یہ قرارداد کی شہبی میں آئی ہے۔ اس میں مختلف نظریے آتے ہیں یا تو صوبے کے حوالے سے اس کو دیکھے جائے یا جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مختلف حوالوں سے دیکھا جاتا ہے۔ کہیں کسی بورڈ پر لکھا ہوتا ہے۔ جمالو اون، سلاواں کسی پر پشوون خواہ کسی کہ اوپر کوئی دوسرا اگر اس انگل angle سے دیکھا جائے یہ ایک دوسرے نوعیت کا بتتا ہے۔ ہاں اگر کہیں لکھا ہو کہ صوبہ پشوونستان جس کا ابھی تک کوئی قانونی طور پر کوئی وجود نہیں ہے تو یہ دوسرے انگل سے آتا ہے۔ میرے خیال میں آپ اس کو برابر جو میکنیکل پلے قانون ایڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں بھیجی گئی ہے تو اس جو لاء ایڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیج کر وہاں سے ویٹ vet کر کر لے آئیں کہ یہ کونے زمرے آتا ہے کہ کس کس جز کے نہیں رہتے ہیں۔ ایک جز ہوتا ہے کہ قلات اسٹیٹ کا ذکر بھی آتا ہے

اس کے علاوہ ذوق پھنسٹ کو دیکھ لیں ہم نے ہمیشہ براہمی کے بنیاد پر فراغتی کے ساتھ پیسے تفہیم کیا اور کبھی یہ فہیں سوچا کہ یہ بلوچ ہمت ہے اور اس کی آبادی زیادہ ہے اس کو رقم زیادہ دی جائے اور شماں ایرے میں ہمارے پشتون بھائی رہتے ہیں ان کی آبادی کم ہے ان کو کم رقم دی جائے۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے کبھی بھی تعصّب کی بات نہیں کی۔ اور نہ آئندہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بات کرنے میں ضرور حق بجانب ہو گلے۔ اگر کوئی ہماری زمین کو بروزور شمشیر یا زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کریں تو جناب اپنیکر! ہم مراحت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور ہم وہ بلوچ فرزند ہیں جس نے کبھی کسی آمریت کے سامنے سر نہیں جھکایا ہم ایوبی آمریت سے مرعوب نہیں ہوئے۔ انگریزوں کا مقابلہ کیا گو کہ ہمیں مارا گیا پہنچا گیا۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ہماری گرد نہیں تھیں اور ان کی تکواریں۔ اگر آج بھی ایسی کوئی بات ہوئی تو ہماری گرد نہیں ہو گئی اور ان کی تکواریں۔ شکریہ

ڈاکٹر سردار محمد حسین : جناب اپنیکر صاحب! سردار اختر مینگل کی قرارداد پر مختلف پارٹیوں کے معزز ارکین نے اپنی پارٹی کے حوالے سے یا ذاتی حوالے سے یا معلومات کے حوالے سے بحث میں حصہ لیا۔ لیکن ہمیں دراصل یہ دیکھنا چاہے کہ سوال کیا ہے؟ ہمیں اس سوال کے تحت جانا چاہئے اس سوال کے بحث و مباحثہ میں چلنا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان کے اندر جنوبی پشتونخواہ کے نام سے نام نہاد صوبے کے اعلان اور اس نام سے گاؤںوں کے نمبریٹس اور سائیں بورڈ کی سختی سے ممانعت کے احکام جاری کریں جو آئین کے سراسرا خلاف ورزی ہے۔ ہمیں آج اس ایوان میں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ جو نمبریٹس جس پر جنوبی پشتونخواہ لکھا ہے یا یہ قانون حوالے سے ایک صحیح چیز ہے یا غلط ہے۔ حکومت کے حوالے سے یہ غلط ہے یا صحیح اگر یہ چیز غلط ہے تو اس کے لئے آج یہ ایوان اپنا فیصلہ دے دے اور اگر یہ صحیح ہے تو بھی یہ ایوان اپنا فیصلہ دے دے۔ اس بحث و مباحثہ میں نہیں جانا چاہئے۔ کونکہ پشتون بھی جانتے ہیں کہ بلوچستان میں بلوچ رہتے ہیں۔ بلوچ بھی جانتے ہیں کہ بلوچستان میں پشتون رہتے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے

پرست نہیں کہا ہے۔ وہ قوم پرست ہو گیا ہے۔

میر محمد صادق عمرانی : (پاکٹ آف آرڈر) جناب اپنے صاحب اچناب
جسے بولے دیتے ہاتھیے اس قرارداد کی تلی ہے۔

جناب اپنے صاحب اچناب : آپ آرڈر بتائیں۔

میر محمد صادق عمرانی : ہاں میں بالکل قوم پرست ہوں، میں بلوچ ہوں مکرانی قوم
پرست نہیں ہوں۔ (شور)

مسٹر عبداللہ (وزیر) : میں صادق عمرانی کو شاہراش رہتا ہوں کہ کیونکہ بھیت
بلوچ اس نے اپنے قوم کی بات کی ہے۔ یہ صادق پا آفرین ہو کہ اس نے اس فلور پر اپنے قوم
کی نمائندگی کی ہے اور یہی موقع میری جعفرخان سے بھی ہے۔ جعفرخان نے اپنے آپ پر مسلم
لیگ کو مسلط کا ہے اور اس نے پارٹی سے آزاد ہو کر بھیت بلوچ بات کی ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ (وزیر) : (پاکٹ آف آرڈر) جناب اپنے صاحب اچناب!
مجھے بت افسوس کے ساتھ گھننا پڑتا ہے کہ صادق عمرانی صاحب نے جو ایک لفظ استعمال کیا
مکرانی، مکرانی کوئی قوم نہیں ہے وہ اسی کہ پہنچ پارٹی کی گندی ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ میں
سمجھتا ہوں کہ میں بلوچ ہوں اور میں اس پا فخر حسوس کرتا ہوں اور بلوچ کے لئے میں لڑا
ہوں۔

شیخ جعفرخان مندو خیل (وزیر خزانہ) : جناب اپنے صاحب اچناب! اپنی تقریر کی
طرف آتے ہیں میں نے کہا کہ صادق نے یہاں پہنچ پارٹی کی ترجمانی کی ہے اور پہنچ پارٹی کا
نیا منشور بیان کیا اس ہاؤس میں کروہ بھی قویتوں پر آتا ہے اور جس طرح ڈاکٹر صاحب نے
فرمایا یہ فلور اس کے لئے مناسب جگہ نہیں ہے وہ اپر ہاؤس upper house میں بات
کریں۔ بیٹھ میں اور قومی اسمبلی میں جو اس وقت اس کی پارٹی کی حکومت ہے ادھربات

کرے۔ تو ادھر بہتر مزا اس چیز کا آئتا ہے۔ میں نے کہا کہ ہم مسلمان ہم پاکستانی ہیں ہم اس نظریے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس خطے میں ہر فرد کے ساتھ ہم انصاف کی توقع رکھتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کو اپنے جگہ پر رہتے ہوئے۔ انصاف ملے۔ وہاں نام ہے کوئی کچھ نام رکھتا ہے۔ کوئی کچھ نام رکھنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں اسی میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بجائے کوئی دوسرا نام کہ ایک نام کہ دوسرا نام رکھ دیا جائے وہ نام اس میں نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستانی ہونے کا تعلق ہے۔ اس پر ہم لوگ مکمل بھروسہ رکھتے ہیں اور یہ جو معمولی چیزیں آتی ہے۔ سردار صاحب کی پشتو میں ایک مثال ہے۔ (پشتو کمادوت بیان کی) یعنی پھر اٹھاتے ہیں مجھ پچھو ہوتے ہیں۔ یعنی ہر پھر جو اٹھاتے ہیں اس کے پیچے اس کو پچھو نظر آتے ہیں۔ میرے خیال میں ہر جگہ آخر یہ ہو گا۔ اس کہ سامنے کھتا ہوں کہ یہ پچھو انہی کوہی کاٹے گا۔ کیونکہ جب کوئی غلط نیت سے کوئی چیز شروع کی گئی ہو اس کا غلط نتیجہ لکھتا ہے۔ ہر دقت اس حادث میں ہم نے پڑھاؤں کی بھی مخالفت کی ہے اگر کہیں انہوں نے تعصب کی بات کی ہے۔ بلوچوں کی بھی مخالفت کی ہے دوسری قوموں کی بھی مخالفت کی ہے اس حادث کے اندر ریکارڈ گواہ ہے کہ ہم نے ہر دقت اس چیز کی اس بنیاد کے اوپر لیا ہے۔ اس قرارداد کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ بھی اس کو بر ابر لا ذیپارٹمنٹ کے پاس جاتا ہے۔ یہ جس ذیپارٹمنٹ کے پاس آپ نے بھیجا یہ ہوم ذیپارٹمنٹ کا اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے وہ اس کی وضاحت کر سکتا ہے کہ آیا کوئی جنوبی پشتوستان لکھ سکتا ہے یا نہیں لکھ سکتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق

جناب اسپیکر :- نہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آئین میں وضاحت ہے اب آئین کے جوانہ روکنی Introductory ہے اس کو پڑھیں اسی میں اس کی وضاحت ہے کہ کوئی لکھ سکتا ہے یا نہیں لکھ سکتا۔

حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر اوقاف) :- جناب اسپیکر صاحب! نہر پلیٹ پر لکھا منوع ہے اس پر ایم پی اے لکھا بھی منوع ہے لیکن یہ تو نہیں کہ صرف پشتوخواہ

منوع ہے۔

جناب اسپیکر :- یہ قانون ساز ادارہ ہے جو قانون سازی پلے کی گئی ہے اس کی ایمپلیکیشن Implementation بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیر اوقاف) :- اس کو اگر آپ کمیٹی میں بھیج دیں اس کی تقسیم اس اسمبلی میں نہیں ہو سکتی اور نہ صادق صاحب پشون علاقوں کا سیب کھا سکتا ہے یہ مشکل بات ہے وہ تو اس دن سندھی بن رہا تھا۔ سندھی زبان کی حمایت کر رہا تھا آج پتہ نہیں بلوج بن گیا کل پتہ نہیں کیا بنے گا یہ ایسی بحث ہے کہ اس میں ہمیں پڑنا نہیں چاہئے نماز کا نام ہے۔

سردار نواب خان ترین (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب! کوئی پشونستان کی قرارداد پیش نہیں ہے یہ ایک قومی تحریک ہیں چلتے رہتے ہیں یہ ابھی سے نہیں کافی دریے سے یہ سلسلہ چل رہا ہے تو اس طرح چلنا چاہئے جب تک یہ اپنے پا یہ تکمیل کو پہنچاتی ہے اس کو جانا چاہئے۔ جہاں تک نمبر یا لیٹ کا تعلق ہے یہ تو پولیس کے پاس لاء موجود ہے کہ بغیر نمبر کا بھی سائز ہوتا ہے اور اس کے الفاظ کا بھی سائز ہوتا ہے یہ پیک پولیس سختی سے چیک کرے کہ نمبر پلیٹ پر کس قسم کا بی این ایم نام ہونا چاہئے۔ نہ پشونخواہ کا ہونا چاہئے نہ اس قسم کا دوسرا نام ہونا چاہئے میں اس صورت میں سردار اختر سے یہ گزارش کروں گا کہ اس سے جو نفرت پیدا ہونے والی ہے یہ قرارداد ہو داپس لے لیں تو اس کا ملکور رہو گا۔

عبد الحمید خان اچکزی (وزیر آپاٹشی) :- جہاں تک آئینی مسئلے کا تعلق ہے یہ صوبہ بلوچستان ۲۰ تک تو یہ وجود ہی نہیں رکھتا تھا۔ ون یونٹ کا زمانہ تھا ان سارے صوبوں اور ریاستیں دفیرہ ایک مارٹل لاء آرڈر کے تحت ایک دوسرے میں مدغم کر دیا گیا ہے ہوا یہ ہے کہ پھر وہ یونٹ کے بعد جب صوبہ بلوچستان کو دوبارہ وجود میں لا یا گیا تو صوبہ بلوچستان کے ساتھ قلات اسٹیٹ کو بھی شامل کیا گیا جو تاریخی طور پر ایک پرا ہوری کتفیڈ لی سمجھا جاتا تھا۔ تاریخ میں خان قلات کی کتفیڈ لی confidency میں برا ہوری کتفیڈ لی

Confidency جس میں بلوچستان کے مختلف ائمہ شامل تھے ان سب کو اکٹھا کر کے لوگوں سے ریفرنڈم کے بغیر اپنے بھائی شاء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ لوگوں سے ریفرنڈم کرایا جائے جب آپ نے قلات ائمہ کو برٹش بلوچستان میں جس وقت یہ برٹش بلوچستان صوبہ تھا قلات ائمہ کو برٹش بلوچستان میں شامل کیا تو اس وقت آپ نے لوگوں سے نہیں پوچھا تھا آپ نے کوئی ریفرنڈم کرایا یہ مارشل لاء کے سامنے میں یہ صوبہ وجود میں آیا اور اسی مارشل لاء کے تحت جناب اختر مینگل صاحب آپ اس ایوان کے ممبران ہیں اور ان کو مارشل لاء کی پروٹیکشن حاصل ہے آئین کی پروٹیکشن حاصل نہیں ہے ان کو بعد میں غیر آئینی طریقے سے آئین میں ہے یہ کلاز موجود ہے کہ دو تباہی اکثریت پارلیمنٹ کی ہونی چاہئے اور دو تباہی اکثریت اس صوبے کی آبادی کی ہونی چاہئے ان سے پوچھا جائے کہ آیا کس صوبے میں شامل ہونا چاہئے ہیں یا کسی ائمہ میں قلات کو جب بلوچستان صوبے میں شامل کیا گیا تو اس وقت کسی سے پوچھا گیا؟ اس وقت پارلیمنٹ میں کس سے پوچھا گیا یہ تو سید حاسادہ پھنی خان کے مارشل لاء کا آرڈر تھا اس کے تحت یہ وجود میں آیا۔ پھر ایک 8th amendment اس کو (Coper Cover) دیدیا گیا اور اسی وقت سے یہ ایسا چلا آ رہا ہے۔ اختر صاحب کے خدمت میں یہ عرض کرونا کہ جماں تک اس صوبے کا تعلق ہے ۔

xxxxxxxxxxxxxx

جناب اسپیکر :- حمید خان صاحب کے یہ الفاظ کا روائی سے حذف کئے جائیں یہ اسمبلی آئینی ہے اور پاکستان کے کانسٹیٹیوشن constitution کے تحت ہے۔

xxxxxxxxxxxxxx

کارروائی سے حذف کئے گئے۔

عبد الحمید خان اچکزی (وزیر آپا شی) :- جناب والا! میں گزارش یہ کرونا کہ اگر یہ آئینی ہے تو (مائیک بند کیا گیا)

xxxxxxxxxxxxxx

جناب اسپیکر :- آپ آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کریں تو مناسب ہوگا جی

محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر پونک آف آرڈر جناب عبدالحمید اچنزی نے اس اسمبلی کو (ماجیک بند کیا گیا)

جناب اسپیکر :- میں نے اس پر رولنگ دیدی ہے۔ صادق صاحب اگر آپ مردی کریں میں نے اس پر رولنگ دیدی ہے اور وہ کارروائی سے حذف کر دی گئی ہے۔

محمد صادق عمرانی :- پڑھے تو استعفی دے دیں۔

عبدالحمید خان اچنزی (وزیر آبپاشی) :- نہیں استعفی تو آپ دیں جب آپ نے پاکستان کو تقسیم کیا اور ادھر ہم اور ادھر تم یہ نعروکس نے لگایا تھا ادھر ہم اور ادھر آپ یہ نعروکس نے لگایا تھا۔ ادھر وہ ادھر آپ۔ آپ نے تو یہ نعروکس نے لگایا تھا جہاں تک پاکستان کی تقسیم کرنے والی بات ہے جناب عالی ہماری پشتوستان کی تحریک واضح طور پر ہماری تاریخ ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے اندر شافت قوموں کا اپنا کلپھر اور تاریخ کی بناء پر صوبوں کو تشكیل دیا جائے میں ڈاکٹر مالک کی خیالات کی پر زور حمایت کرتا ہوں کہ جب یہاں صوبوں میں دوبارہ حکومت تشكیل دی جائے گی صوبے دوبارہ تشكیل دیئے جائیں گے تو زبان اور شافت کی بنیاد پر ہو گئے اور اس پر بھی چوڑی بجھ کی ضرورت نہیں ہے میں ڈاکٹر مالک کی بات کی پر زور حمایت اور تائید کرتا ہوں۔ جہاں تک نمبر پلیٹ کا تعلق ہے بات یہی ہے کہ جہاں تک پشتہ کا تعلق ہے نمبر پلیٹ یا دوکانوں پر نام لکھنے کا تو ہم نے کب اعتراض کیا ہے کہ قلات اسٹیٹ میں یا قلات کے علاقوں میں یا بلوجستان کے بلوجی حصے میں آپ اس کو براہوی سندھی یا بلوجی یا جو بھی آپ کا زبان ہے وہاں آپ کی بستی زہانیں بولی جاتی ہیں مگر اس سے تو آپ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اگر آپ کے ہاں تین زہانیں بولی جاتی ہیں تو آپ ہماری زبان کے خلاف تعصباً استعمال کریں یہ تو میرے خیال میں کوئی برادرانہ طریقہ نہیں ہے رہئے گا؟

سردار شاء اللہ زھری (وزیر) :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر!
خان صاحب نے جیسے کہا کہ براہوی یہ ہم نے کبھی اپنے آپ کو نہ براہوی کہا ہے نہ سندھی کہا
ہے ہم کہتے ہیں کہ ہم ایک قوم ہیں۔ متحده قوم ہے بلوچ اور ہم جیسے ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا
ہم اپنے آپ کو بلوچ کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں نہ یہاں کوئی کمرانی ہے نہ کوئی دوسرا ہے نہ
کوئی تیرا ہے۔

عبد الحمید خان اچکزی (وزیر آپا شی) :- ہمیں اس بات پر بالکل خوشی
ہے ہم اس فلور پر کہتے ہیں ہمیں اس سے کیا تعلق ہے۔

سردار شاء اللہ زھری (وزیر) :- میں اس بات کو اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا
چاہتا ہوں کہ ہم بلوچ ہیں اور اپنے آپ کو بلوچستانی کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- خان صاحب آپ نے ایک دفعہ اپنی تقریر ختم کر دی؟

عبد الحمید خان اچکزی (وزیر آپا شی) :- جناب اسپیکر صاحب! صادقی
عمرانی کا یہ کہنا کہ اگر بلوچستان میں رہنا ہے تو میرے خیال میں یہ پشتوں کو گالی کے متراوف
ہیں۔ جو الفاظ انہوں نے کے ہیں میرے خیال میں یہ الفاظ ان کو سوچ سمجھ کر کہنا چاہے تھا کہ
اگر بلوچستان میں رہنا ہے تو بلوچ ہو کر رہنا ہو گا۔ میں آپ کو واضح طور پر کہتا ہوں کہ بلوچستان
میں جب تک رہیں گے ہم بلوچ ہو کر نہیں رہیں گے۔ یہاں پر ہم پشتوں ہو کر یہاں پر رہیں گے
یہ الفاظ میرے خیال میں غیر اخلاقی بھی ہیں اور غیر سیاسی بھی ہیں۔ اور اس طریقے سے یہ
ہات کہ اگر بلوچستان میں رہنا ہے تو بلوچ ہو کر یہ کبھی نہیں ہو گا اور آپ کا یہ خواب شرمندہ
تعبر نہیں ہو گا۔ جہاں تک کوئی بیروت بنا ہوا ہے اس سے ہم اتفاق کرتے ہیں آپ کے ساتھ
اور اس میں آپ کی پارٹی کی بنیادی کارکردگی آپ کے پیپلز پارٹی کی ہے افغانستان سے جو کچھ
آپ نے بنایا۔ افغانستان کا جو حال آپ نے کیا ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ بیروت بنا ہوا ہے
۔ اس میں آپ کا یہ سوال کہ بلوچستان کوئی بیروت بنا ہوا ہے۔ مرکز میں آپ اپنی پارٹی سے

بھی کرتے آپ بے نظیر سے کیوں نہیں کرتے کہ افغانستان کو تو اجازاً پھر اس کو بنالو تو صحیح
(شور)

محمد صادق عمرانی :- یہ جو کوئی کے حالات ہیں یہ پہنچ پارٹی کے نہیں بلکہ آپ کے ذہن کی عکاسی ہے اور یہ ضیاء الحق کی پیدا کردہ آمرتت کی پیدا کردہ ہے۔ (شور)
آپ یہ اپنے الفاظ و اپس لے لیں خان صاحب

عبد الحمید خان اچکزی (وزیر آپا شی) :- الفاظ کیا واپس لیں؟
(ماں یک بند کیا گیا)

جناب اسپیکر :- آپ دونوں تشریف رکھیں۔ (ماں یک بند کیا گیا)

جناب اسپیکر :- خان صاحب آپ نو دی پواخت بات کریں۔ (ماں یک بند کیا گیا)

محمد صادق عمرانی :- آپ غلط بات کر رہے ہیں خان صاحب آپ اپنے الفاظ و اپس لیں ہم آپ سے احتجاج کرتے ہیں۔

عبد الحمید خان اچکزی (وزیر آپا شی) :- آپ نے غلط بات کی ہے۔

xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

محمد صادق عمرانی :- xxxxxx

جناب اسپیکر :- یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں اور دونوں معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے نشتوں پر تشریف رکھیں دونوں معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے نشتوں پر تشریف رکھیں۔ صادق عمرانی صاحب، حمید خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ صادق صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر مالک صاحب رکھیں۔ جناب اسپیکر کے حکم سے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر) :- میں اپنے معزز دوستوں سے گزارش کرتا

ہوں کہ بلوچستان اسیبلی کی روایت رہی ہے کہ ہم نے بہت سے حاس مسئلوں پر بھی بات کی ہے ذیث debate کی ہے اختلاف رکھا ہے لیکن ہم ایک دوسرے سے پر عمل نہیں ہوئے ہیں۔ میرے اپنے تمام دوستوں سے گزارش ہے کہ ہم اپنے روایت کو برقرار رکھتے ہوئے چاہے اپوزیشن کے دوست ہوں ٹریوری بیخ کے دوست ہوں جو بھی اختلافی بات رکھتے ہیں اس کو مثبت انداز میں ہم رسمیں بجائے اس کے کہ ہم الجھیں اور میں آپ سے رسمیست request کرتا ہوں کہ جو بھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ان کو حذف کیا جائے۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) :- جناب اسپیکر میں ڈاکٹر مالک کی بات کی بالکل حمایت کرتا ہوں اور آخری نقطہ یہ بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ان کی ساری قوم پرست پارٹیاں ہیں بلوچوں میں پی این پی ہے دوسری پارٹیاں ہیں بی این ایم وغیرہ یہ ساری پارٹیاں ہیں ہم اس بات کی پر زور حمایت کرتے ہیں کہ جب تک سارے پاکستان کے از سر نو صوبوں کے کلچر تاریخ اور زبان کی بنیاد پر تقسیم نہیں ہوتی ہے اس وقت تک ہمیں یہاں بلوچستان میں بھائی چارے سے محبت سے دوستی سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہئے۔ ہم اس بات کی پر زور حمایت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- خان صاحب آپ نے تین دفعہ کہا ہے آخر میں میں یہ بات کرتا ہوں کہ چوتھی دفعہ ہے آپ کہہ رہے ہیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) :- اچھا البتہ یہ پوائنٹ ہے میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک یہ فیصلہ ہوتا ہے یا پاکستان میں اس قسم کی صورت حال بنتی ہے کہ صوبوں کی از سر نو تکمیل ہوتی ہے اس وقت تک ہم پشوونوں کو بلوچستان میں بطور خانست رہنا چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ بطور خانست رہیں اور آپ اگر جیکب آباد شد اوکٹ جناب اختر مینگل صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا (مداخلت)

محمد صادق عمرانی :- یہ کافی بول چکا ہے۔

جناب اسپیکر :- یہ اختیار میرا ہے آپ اپنی نشست پر بیٹھ جائیں صادق صاحب آپ پلیز بیٹھ جائیں یہ اختیار میرا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں میں آپ کو کہہ رہا ہوں آپ بیٹھ جائیں وہ الفاظ میں حذف کر دیئے ہیں۔ (شور)
آپ بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) :- آپ نے تمام پشتوں کی توجیہ کی ہے اور اس نے صرف آپ کی توجیہ کی ہے۔

جناب اسپیکر :- آپ بیٹھ جائیں عبید اللہ صاحب (شور)

عبد الحمید خان اچخزی (وزیر آپاٹشی) :- میں اختر مینگل صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروٹا کہ بلوچ سندھی پشتو فرنٹ بنا تھا جس میں ان کے والد کا بنیادی کردار تھا ان کے والد کے کچھ الفاظ دہرا دیا۔ جس سے ساری بات کا آپ کو پتہ چل جائے گا۔ ان کے والد نے یہ کہا تھا کہ پشتوں اپنی زمین پر رہ رہے ہیں۔ بلوچ اپنی زمین پر رہ رہے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی خلیج نہیں ہے جیسے کہ مالک صاحب نے کہا جب تک ہم خوش ہیں بھائیوں کی طرح اس صوبے میں رہ سکتے ہیں تو ہیں گے۔ اگر ہم خوش نہ رہے تو ہمارا اپنا راستہ آپ کا اپنا راستہ میرے خیال میں اس میں ہجڑے کی کوئی بات نہیں اور اس سارے معاملے میں صادق عمرانی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سید شیر جان بلوچ :- جناب اسپیکر! جس طرح اس مسئلے پر کافی بحث مباحثہ ہوا لیکن ایک چیز میں محسوس کر رہا ہوں جو اس کا بنیادی مطلب ہے اور مقصد ہے اس سے ہٹ کر اس کو دوسری سمت لے جا رہا ہے کیونکہ یہاں جو قرار واد ہے وہ یہ ہے کہ آیا اس کی تھے تک جا کر ہم یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے یا اس ایوان نے یا ایسا کانسٹیویونس میں واقعی دوسرے صوبے ہے؟ جس کے نام پر دو کافلوں پر بورڈ لگائے جائیں جس کے نام پر گاڑیوں پر نمبر پلیٹ لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن اگر ابھی تک کوئی ایسا صوبہ نہیں ہے یعنی جنوبی پختون خواہ۔ اب رہا یہ کہ

کچھ کہتے ہیں بھائی نمبر پلیٹ پر اپنی زبان میں نام لکھنا چاہئے۔ چلو کوئی کو کوئی لکھ دو پشتومیں لکھ دو اس کو نمبر پلیٹ میں جو انگریزی الفاظ آتے ہیں ان کو پشتومیں لکھ دو۔ لیکن کیا پختون خواہ صوبہ وجود رکھتا ہے یا نہیں؟ اس میں یہ ہے کہ اس سوال کو ذرا میرے خیال میں تیز حالیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف کچھ لفسیانہ انداز میں کوئی بلوچستان کی تاریخ بیان کر رہا ہے کہ جی مستقبل میں جب دوبارہ قومیں وجود میں آئیں یا قوموں کی سرزی میں وجود میں آئے گی جو اس حساب سے پھر فیصلہ کیا جائے گا لیکن ابھی حال ہی میں موجودہ اوقات اس فیصلہ کو کس طرح نمایا جائے کہ اس صوبے کو واقعی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک حصہ بلوچستان ہے اور ایک حصہ جنوبی پختون خواہ ہے اس کی حدود اربعہ کیا ہے اور اگر نہیں ہے تو یقیناً اس کانٹھ جو نس میں یا ہمارے آئین میں یا دستور میں بالکل غلط قدم ہے جس وقت تک میں نہیں کہتا ہوں کہ ایک پارٹی کی اسٹرگل struggle ہے پھر خواہ اس کا منطق ہے اس کی منزل ہے وہ کہاں تک مبی سے چڑال تک مانگتے ہیں وہ ان کی اپنی اسٹرگل struggle ہے۔ جدوجہد ہے لیکن جس طرح سردار شاء اللہ صاحب نے کہا صوبوں کے نقشے کے مطابق بلوچ روایت کے مطابق جس طرح ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا کہ بلوچستان کو بھی ایران کے حصہ میں دیا گیا یا تاریخی طور پر افغانستان کو دیا گیا اس طرح پاکستان کے ساتھ الحق کیا گیا تو ایک تاریخی حوالوں سے ایک بحث و مباحثہ ہے جس طرح وہ کہتے ہیں وہ اس سلسلہ میں جدوجہد کریں یا بیٹھیں یا کوئی بھی راستہ اختیار کریں لیکن ابھی تو یہ دستور کا مسئلہ ہے آئین کا مسئلہ ہے اس ایوان میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم یہاں پر بلوچستان یا بلوچ بن کر نہیں رہیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کی اسیبلی کو بھی مانیں گے تو پھر ہم مغرب بن کر حلف اتحادتے ہیں یہاں پر بحث کرتے ہیں فرشتی پر ہنچ جاتے ہیں اور دوسری طرف ہم کہتے ہیں ہم اس کے وجود کو نہیں مانتے ہیں کیونکہ یہ پہلے سے دو حصوں میں تقسیم ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس بات پر آپ یہ فیصلہ آئین کے مطابق دیدیں کہ ان الفاظوں سے جن کے ساتھ جنوبی پختون خواہ لکھا ہوا ہے جو ایک چیز لنسیاتی طور پر یا فطری طور پر دو قوموں کے درمیان بلوچ اور پنجان

کے درمیان یہاں بلوچوں اور پشتونوں کے درمیان (مداغلہ)

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آپاٹشی) :- (پرانٹ آف آرڈر) جناب اپنے کیلئے میں پرانٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔ میں مجززادگی سے یہ درخواست کروں گا وہ جہاں تک بلوچ کی بات کرتے ہیں بلوچ اور بلوچستانی کا فرق وہ سمجھیں۔ کہ بلوچ کیا ہوتا ہے اور بلوچستانی کیا ہوتا ہے۔ اس کا فرق اگر آپ سمجھیں تو پھر شاید آپ کا موضوع بن جائے۔ یہ بات پھر اس انداز میں نہیں کریں گے جس انداز میں آپ کر رہے ہیں۔

سید شیر جان بلوچ :- نہیں میں بالکل فرق سمجھتا ہوں بہت سے ایسے ممالک ہیں جن کے خطے میں مختلف زبان مختلف رسم و رواج مختلف قومیں آباد ہیں۔ مختلف قومیں اس میں رہتی ہیں اس طرح سے بلوچستان میں بھی بلوچ پختون ہزارہ آباد کار اس میثلو ز وغیرہ رہتے ہیں تو میں اس چیز میں بالکل کلیئر ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن یہاں اس کو میں اس طرح سمجھتا ہوں کہ جو جنوبی پشتون خواہ کے نام سے کے نام سے ایک علیحدہ صوبہ بنادیا گیا ہے آیا اس اسمبلی میں واقعی یہ ہو چکا ہے کہ جس نمبر پلیٹ وغیرہ یہ غیر قانونی ہے یا قانونی ہے تو یہاں پر اس قرارداد کا مقصد یہ ہی ہے کہ جس علاقے کا نام خاران کی بات ہے خاران کو اردو میں لکھو بلوچی میں لکھو یا پشتون اور انگریزی میں لکھو وہ تو خاران ہی ہے کوئہ تو کوئہ ہی ہے لیکن جنوبی پختون خواہ ابھی تک وجود نہیں رکھتی ہے تو اس بحث کو سمجھتے ہوئے آپ اس آئینے کے آرٹیکل کو دیکھیں اور اس کے تحت یہ فیصلے دیدیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آئینے کی رو سے ان الفاظ کو چاہئے وہ دو کانوں پر ہوں گاڑیوں پر ہوں ان کو حذف کرنا چاہئے ختم کرنا چاہئے مگر ان کی وجہ سے کوئی وہ نہ ہو جائے اس سے ہٹ کر تو میں یہی التماں کرتا ہوں کہ اس پر بھی بحث ہوئی چاہئے اور اس کو نہ نہایا چاہئے اب حوالے دیکر یا جغرافیائی حوالے دیکر اور خطوط سمجھنے کریا یہ کہہ دیا جائے کہ جیلاعے کے پرد کر دیا جائے کہ قانون کیا کہتا ہے۔ قانون تو سامنے پڑا ہوا ہے یہ چاروں صوبے ہمیں چاروں صوبوں کے ذمہ کلسی ہیں وہ توفیصلہ موجود ہے اس

کو دیکھ کر فیصلہ کر لیا جائے۔

جناب اپنیکر :- جام صاحب

جامع محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) :- ٹھریہ مسٹر اپنیکر آپ نے مجھے اس موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی جو قرارداد پیش ہوئی ہے نہ جانے میں کس پہلو پر گلتنگو کروں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مادر وطن میں شک یہ ہوتا ہے کہ کوئی اور بٹوارہ شاید ہو جائے۔ پشتوستان کے نام سے یا کسی اور نام سے جناب جس طرح تاریخی پس منظر کے حوالے سے میرے دوست ڈاکٹر مالک صاحب نے بتایا ہے کہ بلوچستان کی وسعت اور جغرافیا یوں پیش کی اور اس کی اسی بنیاد پر جنگ کی حیثیت کے نکتہ نظر سے انہوں نے جو دلائل پیش کئے اس طرح میرے محترم ڈاکٹر کلیم اللہ نے پہمان اور بلوچ کی ایگزیشنیس کی وضاحت ای کہ اس خطے کے اندر پاکستان کے اندر میں شریں stress of the history کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ میں کسی کی مخالفت بھی نہیں کرتا۔ I am going to the facts اور ہستوئی کے حقائق کو کوئی بھی پاکستانی ریجیکٹ reject نہیں کر سکتا۔ ماضی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جن کے کردار پاکستان بھری کے اندر اب بھی عکس ہیں اب بھی موجود ہیں میں صرف اتنا کوونگا کہ ملک پاکستان جو بنا چاہیے میں غرض سے کوئی گا اس میں بلوچوں کا بھی حصہ تھا کوئی انکار نہیں کر سکتا اور یہ وقت کیا ٹوٹنے کے ہیں۔ پہمان کھڑے ہو کر کہیں کہ جی دوسری حصہ دیا جائے اور بلوچ کہیں کہ جی ہمیں دوسرا حصہ ہونا چاہئے۔ کانسٹیتوشن آف پاکستان کے اندر جو جور ائمہ ہیں اور جو رائٹ پر ایک قوم کو دیئے گئے ہیں۔ میرے خیال میں میرے اچھے دوست جو زہین پڑھے لکھے ہیں ان کو اچھی طرح پڑھنا چاہئے ان کو دیکھنا چاہئے کہ آیا اس صوبہ بلوچستان کا جو نام رکھا گیا ہے۔ کیا یہ اتنا برآنام ہے کہ کوئی پہمان اور دوسرا کوئی اس صوبہ کے اندر رہ نہیں سکتا؟ ایک فرد کا حق کوئی

صوبہ اس کے حق کو نظر انداز کرتا ہے تو وہ فرد اور ایگزیکٹیو اتحارثی authority اس فرد کے لئے مجرم ہے وہ قوم اس پر آواز انھا سکتی ہے کہ اس ملک اس Executive پاکستان کے اندر حق نہیں مل رہا ہے۔ قویں بنتی ہیں۔ آپ کئی ہستیوں histories مطالعہ کرچکے ہو گئے۔ کسی بھی ہستی کی ڈاؤن وال downfall صورت میں انھیں جو بننے اور پھولنے کا موقع نہیں ملا اس کی وجہ لوکل پالٹیکس Politics Local اپنی ذات اور مقصد کے لئے تپی اس ملک کو یہاں تک لا کھڑا کیا۔ آپ اگر خود پاکستان کی تاریخ کو دیکھیں۔ ایسٹ پاکستان کس طرح ٹوٹا صرف اپنے مغاراں پی انا اور پارٹی کے تقدیس کو بحال کرنے کے لئے اسے پادریتے کے لئے کس نے کس کی میجارتی کو قبول نہیں کیا کسی کے وجود کو ایکسپت accept کیا۔ توجہاب میں صرف اتنا کونگا کہ اس خدا کی بستی میں سب لوگ بننے والے ہیں۔ خدا کو بھی گالیاں دینے لگ گئے ہیں تو آیا خدا کی ہستی ختم ہو سکتی ہے؟ ایک فرد کیا کر سکتا ہے۔ میں صرف اتنا کونگا کہ آیا یہ دور صرف بنانے کے ہیں ایکسپت extent کرنے کے ہیں۔ ملکوں کو توزنے کے لئے میں صرف یہ کونگا کہ اور یہ کہنا پڑے گا کہ ہستی کے فیکٹ fact کے والاں آپ کے پاس موجود ہیں اور چھوٹی جماعتیں بھی۔ معاف کرنا میں یہ ضرور کونگا۔ انھوں نے پاکستان کی ایگزیکٹیو existance کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جنہوں نے کہا ہے کہ پاکستان کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ اور وہ آزادی کے دعوایہ ارہیں میں خالق نہیں کر رہا ہوں۔ میں صرف حقاً تھارہ ہوں حقاً کو کوئی فرد deny نہیں کر سکتا۔ اس مادر وطن کے لئے لوگوں میں کسی سازشیں ہوئی۔ کئی لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس ملک میں رہنے کے لئے وہ مقام نہیں مل رہا ہے جو پاکستان کے اندر ملنا چاہئے۔ لیکن آپ نے دیکھا ہو گا کہ فرنٹیئر کے لوگ جو یہ کہنے والے ہیں۔ جو آج پاکستان مسلم لیگ کے ساتھ الحق کیے ہوئے ہیں۔ پی این پی۔ جب میں بیٹھیں اس بیلی میں تھا اس قلوپ پر بھی میں نے یہی کہا میں نے کہا کہ پاکستان کو تعلیم کرنے کے وہ جماعت تیار نہیں تھی لیکن میں چھوٹی پارٹیوں کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ ہر پارٹی

اور آدمیوں کے اپنے رائیس rights ہوتے ہیں۔ اپنے علاقے کے رائیس ہوتے ہیں۔ اپنے پراؤنس provence کے رائیس ہوتے ہیں اور Constituency کے تحت رائیس ہوتے ہیں۔ لیکن ہر فرد اس ملک پاکستان کا حصہ ہے۔ میں یہ نہیں کہونا کہ بلوچستان پاکستان سے ہٹ کر بن سکتا ہے تو اسے میں اس فلور پر deny کروں گا۔ پاکستان کا کوئی حصہ پاکستان سے جدا ہو کر نہیں رہ سکتا ہے۔ ہمارے لئے پاکستان اولین حقیقت رکھتا ہے۔ آپ نے آج دیکھا ہو گا کہ پاکستان کے خلاف جنہوں نے باتمیں کیں۔ آپ نے ان کی متفہ اور فلاسفی کو بعد میں دیکھا اور انہوں نے بھی مجبور ہو کر یہ کہا پاکستان کے سوا ان کے لئے کوئی اور ایسی جگہ نہیں ہے۔ انہیں پاکستان میں رہ کر پاکستان سے رائیس لینے پڑیں گے۔ اس قوم کو جو لوگ نظر انداز کر سکے ہیں۔ اس قوم کو جو ٹیکنے deny کر سکے ہیں اور اس صوبے کو انہوں نے وہ اسٹیشن status نہیں دیا ہے۔ ان کو پاکستان میں رہ کر پاکستان سے اپنا حصہ رائیس rights لینا پڑے گا۔ وہ رائیس وہ حصہ نہیں جو آزادی کا ہے بلکہ ایک شخص جو شیز ہے اس پاکستان میں رہ سکتے ہیں اور اس صوبے کے اندر اپنے رائیس حاصل کر سکتا ہے میں یہ کہونا کہ اگر ہم اپنے مرضی کی طرف دیکھیں اور توجہ دیں۔ اس pandora box کو کھولیں تو میں یہ کہونا کہ نہ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب اور نہ ہی سردار اختر مینگل صاحب اس مادر وطن سے وفاواری کر رہے ہیں۔ اگر اس ملک کو بنانا ہے۔ اس ملک کے ساتھ ایسے نہ نوئے چھوڑنے پڑیں گے کہ ایک پچھے بھی فخر سے یہ کہ سکے یہ پاکستان ہمارا پاکستان ہے۔ اگر اس ملک کے کئی نام ہوئے اور یاں کئی قومیت کی پرچار ہوئی تو پھر سب سے پہلے تو میں یہ کہونا کہ میں لبیلہ کا آدمی ہوں اور اس سے پہلے میں لاسی ہوں۔ پھر میں بلوچ ہوں۔ پھر میں پاکستانی ہوں پھر کچھ اور۔ مجھے جناب اسپیکر! انہم دے دیں کیوں کہ آذان ہو رہی ہے یا میں بولتا رہوں؟

جناب اسپیکر : - وقفہ آذان ہے۔ آپ آذان کے وقفہ کے بعد بولیں۔ (وقفہ آذان)

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) :- (آذان کے بعد جناب اپنے کتاب میں اسرا ر صاحب نے کہا کہ شاید اس نام پر tempo کے تحت نہ بول سکوں۔ شاید میرا ذہن منتشر ہو گیا ہو۔ جناب والا! واقعی اس صوبے کے اندر یہ پشتوستان اور یہ جو پاکستان کا موٹو moto ہے۔ اور جو آزادی کے وعدیدار اور کھنے والے ہر سمت میں آزادی کے نعمتے جنگل ہے ہیں۔ میں اس فلور آف دی ہاؤس پر یہ ضرور کوونگا کہ ہم اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس نے کبھی بھی ڈس انٹیگریشن disintergration کی بات نہیں کی ہے۔ آج بھی ہم اسی فلسفہ کے ساتھ ہیں اور شاید آپ اور لوگ اس فلسفہ کے ساتھ اتفاق نہ کریں۔ میں ان ہی ٹوٹے ہوئے مرطبوں و سمشے کی کوشش کوونگا۔ آپ سب دوست آج جن پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے خیال میں سارے دوست جتنی بھی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ یہ بھی تھا کہ پاکستان کو کسی صورت میں پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ وہ کس بنیاد پر ہوا اس کے بارے میں نہیں کوونگا۔ اس میں ہماری غلطیاں ہوں ہمارے ہزوں کی غلطیاں ہوں اور وہ جو پولیٹیکل سلسہ تھا۔ اس میں قوموں کو ان کے رائٹس rights نہیں دیئے گئے تھے۔ جس میں لوگوں نے پاکستان کی مخالفت کرنی شروع کر دی تھی جس سے پاکستان کے امداد ایسا فلسفہ نے جنم لیا۔ کہ پاکستان کے سوا دوسری ایڈنٹیٹی identity پسند کی جاتی تھی۔ پاکستان کو پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن میں یہ ضرور کوونگا کہ بلوج اور پشتوں پاکستان میں رہ کر آباد ہو سکتے ہیں۔ میں ان سامراجی لیڈروں کو یہ بھی کوونگا کہ خدا را ان قوموں کو اتنا آگئے نہ پڑھایا جائے کہ جو اپنے آپس کے مفادات میں ان کے پیچے اور نسلیں آگے چل کر اتنا آگے چلی جائیں کہ وہ پھرل نہ سکیں۔ یہ ملک آپ کو بڑی جدوجہد سے ملا ہے چاہے جس طرح سے بھی ملا ہے۔ کیا اس میں ایک آدمی کا خون پیسند یا کہ تمام لوگوں کا خون پیسند صرف نہیں ہوا ہے لیکن جو بعد میں آنے والے لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنی ماں کی قربانیاں دیں۔ جنہوں نے سرمایہ داروں سے سامراجوں سے قربانیاں دیں اور پھر اس ملک اور وطن کو بنایا۔ جو اس ملک کی اس صوبے کی قربانیوں کو اس ایوان

میں نہیں کہا جاتا ہے لیکن تاریخ ان کو یہ یاد دلاتی ہے کہ جس طرح اس مادر وطن کو قربانیا دے کر کوشش کر کے کردار ادا کیا کوئی بھی ہمیں اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا ہے آیا یہ دور اس طرح سے ہے۔ کہ مزید پاکستان اس راستے میں ہے ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر : اس میں پاکستان کو توڑنے کی بات نہیں ہے۔

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) :

It is logical fact which I am telling you,

یہاں جو پشتونستان کی بات ہو رہی ہے تو میں کسی کی بات کہہ رہا ہوں۔ یہاں پر جو پشتونستان کی وضاحت اور بات ہوئی ہے۔

مرثیل عبد الحمید خان اپنکی (وزیر) : جناب والا آپ کے توسط سے ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے میں جام سائب سے ایک نقطے کی وضاحت چاہوں گا کہ وہ یہاں پر پاکستان کے کانسٹھ Concept اور فلاٹنی پر بول رہے ہیں۔ صرف اتنا بتلوں کہ وہ بلوچستان میں پشتونوں اور بلوچوں کو جس محکمے کے وہ وزیر ہیں کیا ابنا کا ضمیر سائنسی satisfy ہے۔ کہ بلوچستان کے جو ڈیلپیمٹل پلان developmental plan ہیں اس میں انصاف کیا گیا ہے جو پشتون مانگ رہے ہیں یا کیا وہ یہ مانگنے میں حق بجانب ہیں آپ نے اس کو اپنے ضمیر کے مطابق اس کا جواب دیں۔

جناب اسپیکر : یہ اس سوال سے متعلق نہیں ہے۔

جام محمد یوسف (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) : میں حمید صاحب کو یہ کوئی گاہ کہ آپ ٹریوری ہمہجڑ کے اور اس کو لیشن Coalision میں شامل ہیں۔ مجھے سے اگر الگ حیثیت میں بات کرنی ہے تو میں اس ایوان میں اس بارے میں کچھ نہیں کہ سکوں گا۔ میں صرف اتنا کوئی گاہ کہ یہ کوئی وضاحت کی بات نہیں ہے کہ میں یہاں کسی کے چرچے کروں کہ کون کس کو کتنا دے رہا ہے یا کس کو کتنا رائیٹ ملا ہے میں صرف اتنا کوئی گا کہ آپ

اس مسئلے کو آپ خود پڑھاتے نہ جائیں۔ یہ کہ بیشتر رائیت ہے۔ کوئی اگر آزادی لینا چاہتا ہے اور صوبہ بنانا چاہتا ہے۔ تو فیڈرل حکومت اس کو تسلیم کر لے۔ فیڈرل گورنمنٹ سے جو ان کو رائیت حاصل کر لیں تو کسی پاکستان کے فرد یا بلوچستان کا کوئی فرد اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ذی ماکریشن اس کمیٹی کے انتیار میں ہے تو میں کچھ نہیں کہ سکتا وہ بھی لیکھل ہو گا۔ لیکن اپنے دوست کو کونا کہ بلوچستان کے اندر رائیٹس پتوں بھائی بھی ہیں۔ بلوچ بھائی بھی دونوں ایک ہیں۔ کون کسی کے رائیت کا انکار کر رہا ہے کون کس کے حقوق کی حق تلفی کر رہا ہے۔ کیا بلوچ پتوں کی حق تلفی کر رہا ہے کیا ہم پٹھانوں کے حق کی حق تلفی کر رہے ہیں۔ ایسا قطعاً نہیں ہے۔ اس کو بیٹھ کر مزید ایک بھائی چارگی کی حیثیت سے اور اچھی طرح سے خوش اسلوبی سے کر سکتے ہیں۔ اگر کفرے ہو کر کسی کی ذات کو اس کسی قوموں کو کسی حق کو یا جغرافیائی گلہ نظر سے تنبیہ کریں گے تو میرے خیال میں یہ مسئلہ اور بڑھتا جائے گا اور آگے اس کے لئے کوئی حد نہیں ہو گی نہ آپ اس کو کنٹرول کر سکیں گے اور یہ جھگڑا اس حد تک پڑھ جائے گا پھر معاف کریں۔ اسے پھر آپ سنجھاں نہیں سکتے ہیں۔ میں آخر میں یہ کونا کہ اگر واقعی اس ایشو کو آپ سمجھانا چاہتے ہیں تو میں اس کے لئے یہ تجویز پیش کر دیا کہ آپ اس کو ایک کمیٹی کو فرکر دیں۔

آگے بڑھیں کی اور اس کو دیکھیں گے کہ صوبے کے لئے ذی ماکریشن اور الگ صوبے بنائے جائیں گے اس میں پھر اس کو انڈورس endorse کرانے جائیں۔

جناب اسپیکر :- شکریہ - ایوب بلیدی صاحب

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر مال) :- جناب اچمکر جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے۔ یہ ایک آئینی مسئلہ ہے اور ہمارے آئین میں ہے کہ پاکستان ایک وفاق ہے اور اس کی چار وفاقی وحدتیں ہیں۔ ایک بلوچستان۔ ایک پنجاب۔ ایک سندھ اور چوخا سرحد ہے۔ ہمارے آئین میں اس ملک کے آئین میں کوئی جنوبی پختون خواہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی جنوبی پختون خواہ نہیں ہے۔ اگر تو کوئی وحدتوں کے جوڑی ماکریشن ملک میں ہوئی ہے کوئی سمجھتا ہے کہ اس ملک اس زمین کو یا میرے وطن کو یا میرے حصے کو اس بلوچستان میں شامل کیا گیا ہے۔ وہ صراحتی کر کے اس ملک میں جو کہ ایک آئینی مسئلہ ہے یہ بلوچستان اسلامی اس پر کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ وہ جا کرو فاقی نیشنل اسلامی میں اس کو اٹھائیں۔ وہاں سے فیصلہ لے لیں اس بات پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم پھر بھی خوش ہو گئے کہ ہمارے بلوچستان کے بھی کچھ حصے ہیں۔ جس طرح دوستوں نے فرمایا ہے کہ جیکب آباد ہے۔ ذیرہ غازی خان ہے وہ بھی اس تاریخی حوالے سے اس بلوچستان کے ہیں وہ ہمیں ملیں گے اور وہ بھائی ہمارے ساتھ آن ملیں گے۔ ہم اس بات سے بہت خوش ہو گئے۔ جہاں تک تاریخی حوالے سے یہ کہا گیا ہے کہ پختونوں کا جو چلاقے کچلاک سے آگے جلوگیر سے آگے ان کو جو بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پختونستان بنا کیں یا کوئی اور چیز بنا کیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں نہ کوئی جنوبی پختون خواہ بن سکتا ہے نہ کوئی اور کوئی چیز بن سکتا ہے۔ یہ بلوچستان ہے اور بلوچستان ہی رہے گا۔ جہاں تک بلوچستان اس قرارداد کا تعلق ہے کہ نمبر ہلمندوں پر جنوبی پختون خواہ لکھا ہوا ہے یا کوئی اور روکانوں پر لکھا ہے تو میرے خیال میں یہ وہیکل vehicle رجسٹریشن ایکٹ کے خلاف ہے۔ اس ملک میں آپ یہاں دیکھ رہے کہ کسی جگہ جنوبی پختون خواہ لکھا ہے کچھ اور بھی لکھا ہے جتنے بھی نمبر ہلمندوں میں لکھا ہوا ہے یہ وہیکل ایکٹ کے خلاف ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور مختلفہ نیپارٹمنٹ کو یہ کیس رفر کریں تاکہ وہ اس کی لیگل پوزیشن کی وضاحت کرے کہ واقعی لیگل ہے یا اہلکل illegal ہے۔

جناب اسپیکر! میں اس پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور جیسا کہ جناب صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے۔ اگر پھر ان ہے تو آپ بلوچ بن کر رہیں اور اگر کوئی یہ کہے کہ بلوچوں کو یہاں رہنا ہے تو پھر ان ہیں کر رہے یہ بات نہیں ہے مسئلہ نسلہ" ہم تو بلوچ ہیں اور حمید خان پھر ان ہے۔ یہاں ہمارے صوبے میں پنجابی بھائی بھی ہیں اور ہزار بے بھی ہیں سیٹلوز ہیں۔ لیکن قومیت اپنی جگہ پر ہے۔ البتہ یہ بات ہے۔ یہاں جتنے پختون بھائی ہیں ہزارہ بھائی، جتنے پنجابی بھائی ہیں ہم بلوچ ہیں ہم سب کو بلوچستان بن کر رہنا ہے۔ شکریہ

جناب اسپیکر :- جی کچکول علی صاحب

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) :- جناب اسپیکر! یہاں بت سے دوستوں نے اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے میں اس قرارداد کے جو آئینی اور قانونی پہلو ہیں وہ میں بتاؤں۔ جہاں تک قرارداد کی کنششن contention ہے وہ اپنی جگہ پر ہے آپ کے کچھ جو رسڈ کشن ہیں۔ میرے خیال میں یہ تو ٹھیک ہے۔ Mouth Plec ہیں ہم جتنے مجرم ہیں اگر ایک بازاری آدمی آئین کے متعلق جو کے گایا جو قانون کے متعلق کے گایا جو بھی بات اپنے طور پر کرے گا تو جو لوگ اس فورم میں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو اس ایشٹ کی Integrity ہے یا آئین پر جو Attack ہیں چاہے وہ کچکول ہو آپ کو یہ جو رسڈ کشن ہے کہ ان کے خلاف آپ ایسا کریں کہ ایکیش کمیشن کو کیس رسفر کریں تاکہ مجھے جیسے ایک جذباتی آدمی جس کو نہ قانون کا پڑھے نہ آئین کا پڑھے تاکہ وہ دہاں رسفر ہو وہاں جو جس سبھی ہیں وہ اس کے سارے پہلو دیکھ لیں کہ آیا وہ بھیت ایک مجرم جس نے آئین کے مطابق حلف اٹھایا ہے اور وہ جو اس صوبے کا مجرم ہے آیا اس کو وہ وائلیشن نہیں کر رہا ہے تاکہ اس کو تنبیہہ ملے اور یہ جناب والا آپ کا جو رسڈ کشن ہے اور آئندہ جو بھی میرے خیال میں چاہے وہ مجرمی این ایم کا ہو یا کسی اور پارٹی کا ہو یا پشوتوخواہ کا ہو وہ جب انٹھکری پر ذرا سرکش ایم کریں گے۔ میرے خیال میں جناب آپ کے فرض منصی

میں ہے تاکہ آپ اس کو ایکشن کیشن میں ریلیز کریں اور میرے خیال میں یہ ایک بھرن
ٹینیک ہے علاوہ اس کے کوئی چارہ کا نہیں۔

جناب اسٹیکر :- عبید اللہ صاحب آپ بیٹھ جائیں آپ اجازت لے کر کھڑے ہوں
— آپ بیٹھ جائیں آپ بیٹھ جائیں۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) :- جناب والا میرے بھی کچھ خیالات
تھے جو میں نے بتا دیے ہیں۔ شکریہ

جناب اسٹیکر :- مسٹر عبید اللہ بابت

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) :- جناب والا پسلے تو کچکول علی صاحب کے
تعلق جوانوں نے قانون کی بات کی ہے یعنی انہوں نے حید خان کی بات کے تعلق کہا ہے
یہ آج کی بات نہیں ہے نہ یہ کوئی تینی بات ہے اور آئین قانون اور صوبہ جب ہم اس صوبے
میں رہ رہے ہیں یہ تمام جیزیں ہمیں معلوم ہیں اور یہ بھی نہیں کہ صرف اس اسمبلی کی ممبری یا
یہ وزارت ہمیں اپنی قوم سے پیاری ہے جب بھی ہماری قوم کا مسئلہ ہو گا ہمارے بیانادی حقوق
کے مسئلے ہو گئے اس پر یہ سیٹ یا یہ وزارت ہمارے لئے ایک نک کے برائے نہیں ہے جہاں
تک ہماری پارٹی کا تعلق ہے جہاں تک ہمارے پارٹی کے خان شہید عوہارے پارٹی کے ہانی

ہیں جو —

جناب اسٹیکر :- خان صاحب اگر آپ صراحتی کریں محدود رہیں۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) :- جناب اسی پر ایکٹ کی طرف آ رہا ہوں یعنی
خان شہید جو اس پارٹی کے بانی ہیں جنہوں نے اس پارٹی کا نام رکھا ہے اور اس پارٹی کا آئین
اور منشور اور ۱۹۷۰ء سے ہم ایکشن لڑتے چلے آ رہے ہیں ہم ایکشن کیشن میں بھی گئے ہیں ہم
ٹی وی مناظرہ پڑ بھی گئے ہیں۔ ہم پاکستان کے ہر فرم پر اور حتیٰ کہ قوی اسمبلی میں ہمارے پارٹی

کے لیڈر محمود خان ہیشید کتے رہے ہیں کہ وہ پاکستان جس پاکستان میں سندھ ہو گا بلوچستان ہو گا پنجاب ہو گا جس پاکستان میں ہمارا صوبہ نہیں ہو گا ہم اپنے صوبہ کا حق رکھتے ہیں اور ہم پشتونستان کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے نہ ہماری پارٹی پر آج تک کوئی ایسی بات کی ہے جو دوسری قوموں کی دل آزاری کرے یعنی ہم نے اپنی مظلوم قوم ہماری ایک قوم ہے اس کے اپنی تاریخ ہے اس کا اپنا ایک جغرافیہ ہے ہم اپنی قوم کو یہی بلوچ آج اس کے لئے ایک اچھا تعلیمی ادارہ اس کے لئے ایک اچھی سڑک اور اس کے لئے ایک ہپتاں آج ہم اس صوبے کے لئے دیکھا ہے۔ ۱۹۷۰ء سے لے کر اس صوبے میں جس کا نام بلوچستان ہے ہماری حق تلقی کی گئی ہے اس صوبے میں ایک سادہ سی چیزوں کو لیتے ہیں آج سردار اختر مینگل اور وہیں کو سب کو معلوم ہے خود ان کے والد جب اس ملک میں انصاف تھا اس ملک میں **Exploitation** تھا ان کے والد نے کیوں سندھی بلوچ پشتون فرنٹ بنایا اور ان کے چاچا ان علاقوں میں گھومنے تھے اور کتے تھے کہ پاکستان میں ہمارا حق نہیں ہے جب وہ پاکستان سے اپنا حق مانگتے ہیں تو پھر ہم کیوں نہ اس صوبے میں اپنا حق مانگیں۔ جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ ہمارے ساتھیوں نے سندھی بلوچ پشتون فرنٹ بنایا تھا اور ہم نے بیشتر —————

جناب اسپیکر : عبید اللہ صاحب آپ مردانی کر کے موضوع سے متعلق بات کریں موضوع کی طرف آئیں۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) : جناب یہ موضوع ہے آج جو جنوبی پشتونخواہ کی بات ہو رہی ہے یہ جنوبی پشتون خواہ کی بات آج کی بات نہیں ہے یہ اس کا تاریخی نام ہے یہ احمد شاہ بابا سے لے یہ میر دیں سے لے کر یہ نام نہ میں نے رکھا ہے اور نہ نام ڈاکٹر کلیم اللہ نے رکھا ہے نہ یہ نام قمار خان نے رکھا ہے۔ احمد شاہ بابا سے لے کر خوشحال بابا سے لے کر یہ نام پشتونخواہ ہے آج کا نام نہیں ہے اور کریم ہمارا تاریخی نام ہے جیسا کہ ہمارے وطن کا نام پشتونخواہ ہے آج کا نام نہیں ہے اور جناب اسپیکر! ہم نے اس صوبے میں رہتے ہوئے ہیشید برادری کی بات کی ہے اس جھوے میں

دو قویں رہ رہی ہیں خدارا ہماری قوم کو اس بات پر نہ مجبور کیا جائے معمولی سے مسائل ہوتے ہیں یہ کہتے ہیں ایک ہی صوبہ ہے ایک زرعی کالج ہے ایک زرعی کالج آج یہ بات ہم اس فلور پر کریں کہ زرعی کالج آیا جب یہ صوبہ بلوچستان تھا تو آپ نے کیوں اس زرعی کالج کی مخالفت کی بستان میں کیوں نہیں بننے دیا آپ نے یہ کہا کہ بلوچستان ہے آپ تو بلوچستان کی بات کرتے ہیں آپ وہاں کالج نہیں چھوڑتے ہیں۔ آپ وہاں کچھ نہیں چھوڑتے ہیں ۔ ہمارے حقوق کی بات ہوتی ہے تو اس وقت ہماری مخالفت کرتے ہیں یعنی سردار اختر کی پارٹی نے یہ مخالفت کی تھی تو میں اور جو مسئلے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ پشتوں کو بھی ایک سیال کی حیثیت سے دیکھا جائے ایسا نہیں کہ پشتوں اس صوبے میں دوسرے درجے کے شہری کی حیثیت سے دیکھا جائے وقت گزارے جیسا کہ صادق عمرانی کہ رہا ہے۔ صادق عمرانی کا تو اس کا پرانا تجربہ ہے کہ اس نے بنگال سے کہا اس نے بنگالیوں کو حق نہیں دیا اور یہ کما شیخ محبیب الرحمن کو کہا

(مداخلت)

محمد صادق عمرانی : - آپ موضوع کی طرف آجائیں آپ پھر تجھی پیدا کر رہے ہیں ہم نے اس وقت خان صاحب کو کاغذ پر لکھ کر حق دیا تھا اس وقت بھی حق دیا تھا پشتوں کا حق بھی دیا تھا۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) : - جناب جب صادق عمرانی یہ سب کچھ سن سکتے ہیں تو سن میں کی تاریخ بھی سن لیں جب ملک کے دو لکھے ہوئے ادھر تو صوبوں کی بات ہو رہی ہے اس کی تاریخ کے لئے حوصلہ پیدا کریں۔ میں آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟

محمد صادق عمرانی : - محمود خان سے پوچھیں۔ خان شہید سے پوچھیں۔

جناب اسپیکر : - آپ تشریف رکھیں عبید اللہ صاحب آپ موضوع کی طرف آئیں آپ اس طرف آئیں کہ گازیوں کے سامنے بورڈ اور جو صوبہ پشتوں خواہ سامنے بورڈ دو کانوں پر لکھے ہوئے ہیں وہ ہوں یا نہ ہوں۔

محمد صادق عمرانی : - وہ پاکستان کی وحدت کو تسلیم نہیں کرتا انہوں نے آزاد پشتوں خواہ کا نعروں کا یا ہے اور پاکستان کے آئین کی خلاف درزی کی ہے۔

جناب اسپیکر : - آپ تشریف رکھیں۔ (مداخلت)

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) : - جنوبی پشتونخواہ پر آج یعنی اسلامی سرحد اسلامی میں عام بحث ہو رہی ہے۔ جہاں تک صوبہ جنوبی پشتونخواہ کی بات ہے نہ ہم اس سے with - draw ہوئے ہیں اور نہ ہو گئے یہ ہمارا مطالبہ ہے۔

محمد صادق عمرانی : - جناب اسپیکر اور آپ کو کہہ کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر : - صادق صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) : - صادق صاحب آپ ہماری کرکے حوصلے سے سمجھوں اس سے نہ یہ درشب چھکتی ہے نہ کچھ اور۔ خیر خوبیت ہے۔

محمد صادق عمرانی : - میرے خیال میں آپ اس کامیٹی کا چیک آپ کرائیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) : - صادق صاحب سب سے پہلے آپ کا ملذ پیشہ چیک کرنا چاہئے اس کے بعد ان کا۔

جناب اسپیکر : - آپ حضرات آپس میں مخاطب ہو کر بات نہ کریں۔ صادق صاحب آپ اور ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب دونوں تشریف رکھیں۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) : - جہاں تک جنوبی پشتونخواہ کی بات ہے یہ ہمارا منصور کا حصہ یہ ایسی ٹھہری ہوئی بات نہیں۔ کہ آج ہم اس قصور پر کہہ رہے ہیں۔ اسی نظر پر ہم نے مبنی شدی ہے۔ ہم فرمیں لوگ ہیں اسی کی بدولت آج اسلامی میں پیٹھے ہیں۔

محمد صادق عمرانی : - ایک سو اسی (۸۰) فیروزیوں کو قتل کر کے -----

جناب اسپیکر :- صادق صاحب آپ تشریف رکھیں۔

مقرر عبید اللہ بابت (وزیر) :- آپ نے جتنے قتل کئے۔ سندھ میں آپ کا کر رہے ہیں ۔۔۔۔۔؟

جناب اسپیکر :- صادق صاحب آپ بینے جائیں۔

سید شیر جان بلوج :- جناب اسپیکر میں پرانگ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر :- می بولیں۔

سید شیر جان بلوج :- جناب اسپیکر! میرے خیال میں بلوچستان اسمبلی کی یہ روایات نہیں رہیں۔ ایک دوسرے پر ذاتی حلے کی۔ اس مسئلے پر بہت ساری بحث ہو چکی ہے۔ میرے خیال میں اسپیکر صاحب اگر رائے شماری کر کے فیصلہ دیں تو ہتر ہو گا۔

مقرر عبید اللہ بابت (وزیر) :- جنوبی پنجاب نواہ ہم نے عوام سے اس پر مبنی ثہلی ہے۔ جس طرح سردار شاہ اللہ بیا ایوب بلیدی صاحب فرمائے ہیں۔ ہم لوگ سبی سے یہ نہیں کوئی سے ہم لوگ سبی سے چڑال تک یہ نہیں کچلا کے۔ ہم سبی سے

محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! وہ پاکستان کے خلاف بات کر رہا ہے (شور)

جناب اسپیکر :- صادق صاحب آپ تشریف رکھیں۔ یہ حاویں آپ سے گزارش کرنا ہے کہ اس حاویں کے ذکور م کا خیال رکھیں۔ جماں تک پاکستان کے خلاف ورزی کی ہات ہے وہ میری ذمہ داری ہے میری کر کے آپ بینے جائیں۔

مقرر عبید اللہ بابت (وزیر) :- یہ ہم نے ٹی وی پر بھی کہا ہے بیشتر اسمبلی میں بھی کہا ہے اور اسی پر فریب لوگ اسمبلی کے ممبر بننے ہیں۔ عوام نے ہمیں اسی فرے

پر دوست بیا ہے۔

جناب اسپیکر : - عبید اللہ صاحب آپ سے بھی گزارش ہے کہ آپ اپنی تقریر مختصر کریں آپ کو میں پانچ منٹ منزدروں تا ہوں۔ لذماً آپ موضوع پر بات کریں۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) : - جناب اسپیکر اس صوبے اگر اہمیں ہمارے حقوق دیئے جائیں جو ہمارا حق ہے اور اس وقت تک جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کما کہ صوبوں کی از سرنو تکمیل ہوتی ہے یہ نہیں کہ ہم آج کتنے ہیں کہ ہمارا صوبہ بنے ہم نے ایسا نہیں کہا مگر یہی شے ہمارے خلاف اشتغال لایا جاتا ہے۔ آج جو قرارداد لالائی گئی ہے یہ قرارداد ایک مخصوص پارٹی نے اپنے مخصوص پروگرام کے تحت اور ہماری تخلوٹ گونٹت میں نفرت کا بیچ بونے کے لئے ورنہ یہ قرارداد نئے سردار اختر کے بجائے ہمیں لانا چاہئے تھی یہ نمیک ہے سردار اختر ہمارا کام کیا۔ مگر میں سردار اختر کو یاد دلاتا ہوں۔ جو کل والی بات تھی وہ نہیں رہی آج اس ملک میں ہر ایک نے اپنی آزاد پارٹی رکھی ہے۔ وہ اس خیشیت سے رکھی ہے میں ان باقوں کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں جب یہاں صادق کو شہید کیا گیا اس کا فائدہ آپ کی پارٹی کو ہوا گورنر آپ کے پارٹی سے لیا گیا۔ استفادہ ہمارے شہید سے ہم نے لی اس کی شادوت کا فائدہ اس دن آپ لوگوں نے لیا۔ یعنی اسی دن آپ کی گورنمنٹ قائم ہوئی۔ یہاں پہلوں جیلوں میں گئے حیدر آباد سازش کیسیوں میں گئے مگر ہم نے یہی شے آپ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اس کے علاوہ ہم نے آپ کے ساتھ سندھی، بلوچ پہلوں فرنٹ میں کام کیا۔ ہم نے آپ کے ساتھ بیشل حوالی پارٹی میں کام کیا۔ مگر آپ نے بجائے دوستی کے ہمارے ہاتھ کو دھکا دیا اور ہمیں اپنے سے دور رکھا۔ آج ہم صرف بلوچستان میں پہلوں کی بات نہیں کرتے ہم تمام دنیا میں عرب میں ایران میں دنیا کے ہر حصے میں جہاں بھی مظلوم انسان ہیں آج بھی آپ دیکھیں ہم اتنے انسان دوست ہیں۔ ہمارے علاقوں میں جتنے بھی آباد کار ہیں وہ تمام کے تمام ہمارے پارٹی میں ہیں۔ یعنی جتنے بھی اقلیتیں ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ جس طرح سردار شعاء اللہ

زہری نہ کہا کہ پشتوں کے اتنے ہوٹل ہیں یا اتنے روٹ پرمٹ ہیں میں کہتا ہوں کہ جب تک
ہم اس صوبے میں رہیں گے۔ ہم بھائی چارے سے رہیں گے۔ بھائی بندی سے رہیں گے۔
ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے ساتھ گریہ غلط بات ہے کہ ہم اپنی سیاست چھوڑیں گے۔
میں کہتا ہوں کہ آج تک اس صوبے میں کوئی پشتوں وزیر اعلیٰ نہیں آیا سوائے باروزی کے وہ
بھی چند دنوں کے آئیں؟ پشتوں میں صلاحیت نہیں۔ جس طرح صادق صاحب نے کہا ہے
کہ اپنے آپ کو بلوچ کو ورنہ چلے جاؤ میں صادق سے کہتا ہوں کہ آپ کی پارٹی پہلپنپارٹی ہے
دوسرے کی قلاں پارٹی سے ہے آج تک کوئی کے کہ چیف فائز پشتوں آیا ہو۔ یہ جو گورنر ہے
اس کا مطالبہ ہمارے پوری قوم کا مطالبہ ہے ہم نے جو یہ مطالبہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر : - پابت صاحب آپ موضوع کی جانب آئیں آپ کے پاس صرف دو
منٹ ہیں۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) : - جناب اسپیکر میں ابھی اپنی تقریر ختم کرتا
ہوں۔ میں کہتا ہوں اگر واقعی بھائی بندی کی بات ہے۔ آج اس اسلی میں کہتا ہوں کہ
ہمارے ساتھ کواليفا یہ لوگ ہیں ہمارے پاس قابل لوگ ہیں۔ آپ اس کو چیف فائز بنا دیں۔
مگرہ کبھی نہیں ہوا کہ ہمیں چیف فائزی ملا ہو۔ ایک گورنر ہے وہ بھی ہمارے اتنے نہروں
کے بعد اتنی جدوجہد کے بعد اس کو بھی آپ لوگ نہیں چھوڑتے آپ لوگ مطالبہ کریں کہ
بلوچستان میں مجھے گورنر بنایا جائے میں کل گورنر بنوں گا۔

حاجی شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) : - میں مطالبہ کرتا ہوں کہ بابت
صاحب کو گورنر بنایا جائے۔

سردار شاء اللہ زہری (وزیر) : - جناب اسپیکر! میرا بھی مطالبہ ہے کہ اگر
پابت صاحب کی عمر اتنی ہے کہ وہ گورنر سنکاہے تو اسے بلوچستان کا گورنر بنایا جائے۔ ہمیں
اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر) :- اپنے صاحب! میرے خیال میں اس کو
کافی بحث ہوئی اگر اس کو کنکلوڈ Conclude کیا جائے تو ہتر ہو گا۔

جناب اپنے صاحب :- کنکلوڈ Conclude تو آپ لوگ کریں گے۔ اس کو
سردار محمد اختر مینگل :- جناب اپنے صاحب میں اس قرارداد کا محک ہوں مجھے
اجازت ہو تو بھیت محک بات کروں؟

حاجی جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- جناب اپنے صاحب! میرے خیال میں نماز
کا وقت ہو گیا ہے۔ اگر نماز کے لیے وقہ کیا جائے۔

سردار شاء اللہ زہری (وزیر) :- میں سردار صاحب سے درخواست کرتا
ہوں کہ وہ نہ بولیں اگر اس پر رائے شماری کی جائے تو ہتر ہو گا۔ اس کو مزید لمبا نہ کیا جائے
کیونکہ پھر سب دوبارہ بولنے لگیں گے۔

حاجی شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- نہیں میں نہیں بولتا
صرف اپنی پارٹی موقف کی وضاحت کرتا ہوں۔ آدمی بات ہم نے کی ہے آدمی باقی رہتی ہے
سردار محمد اختر مینگل :- جناب اپنے صاحب! اس مسئلے پر کافی بحث ہوئی ہوئی

ہے جو قراردار پیش کی گئی ہے میری طرف سے اس کو مختلف ٹاہوں سے مختلف نیتوں سے
مختلف ٹھکوں کے حوالے سے دیکھا جا رہا ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔
قرارداد جو پیش کی گئی تھی وہ صوبے میں جنوبی پشتوخواہ کے حوالے سے گائزیوں کے نمبر پلیٹ
لگائے گئے ہیں یا دو کانوں کے سامنے بورڈوں پر یہ الفاظ لکھے گئے ہیں اگر اس قرارداد کو صوبوں
کی تقسیم، صوبوں کی از سر نو حد بندی، پاکستان کے ساتھ وفاداری کے دلائل کتنے ہم پاکستان
کے وفادار ہیں، کتنا نام ہم نے پاکستان کا کھایا ہے، کتنے ہم آگے کے لئے پاکستان کے نمک کے
خواہشند ہیں وہ دلائل دیئے جا رہے ہیں۔ جناب اپنے صاحب جیسا کہ کافی بحث ہوئی ہے بھیت

محکم جو دلائل اس طرف سے دیئے گئے ہیں میں یہ حق رکھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کچھ عرض کروں۔ صدیوں سے جن علاقوں کو آج جس کو جنوبی پشتوخواہ کا نام دیا جا رہا ہے اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں اس قدیم نام کا جو کہ آج پشتوخواہ کا نام دیا جا رہا ہے یہ خراسان کے نام سے مشور تھا خود افغانستان کا نام بھی احمد شاہ ابدالی نے رکھا تھا میرے خیال میں اس بات کی تصدیق بھی ہو چکی ہے نیت پر تک کیا جا رہا ہے کہ نیت کتنی صاف ہے۔ ہماری مولانا صاحب نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر ان کی نیت صاف ہے نیت کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ آج جو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ پشتوں کو ان کے حقوق سے دھکیلا جائے یا ان کے حقوق غصب کئے جائیں یہ نہیں تھا کہ بلوچوں خوپشتوں پر مسلط کیا جائے یہ نیک نیت یہ جو کدار ہے کہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے جس چیز کو انہوں نے سلوگن بنا کر ان پارٹیوں نے نفرت کی بنیاد پر ایکشن میں نفرے دیئے یہ بد نیت ان کی ہوتی ہے جن کی بنیاد پر انہوں نے دوست حاصل کئے جن کی بنیاد پر آج وہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور قومی اسمبلی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ وہی بد نیت ہے جو دو برادر قوموں کو جو صدیوں سے اکٹھے چلی آری ہے ان کو صرف اس بنیاد پر تقسیم کرنا صرف اپنا مفادات حاصل کرنا صرف اپنے آپ کو ایوانوں تک پہنچانا بد نیت اس کو کہتے ہیں۔ جناب اسیکر ہم جو چاہتے ہیں کہ یہ برادر قومیں جو صدیوں سے اکٹھے رہ رہی ہیں ہم نہیں چاہتے کہ ان کی تقسیم ہو یا ایک دوسرے سے دور ہوں مگر جس کو ہوا دی جا رہی ہے ہوا اس طرف سے دی جا رہی ہے جو اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں ہونے تک آپ حاصل کر سکتے ہیں مگر ماں پر بھی تجویزیں آرہی ہیں کہ صوبوں کے از سر نہ جدندی ہو تو یہ معاملہ بھی پارلیمنٹ میں ملے کیا جاسکتا ہے۔ صوبائی حکومت اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔ وہاں قومی اسمبلی میں ممبر ہیں ان کے سینٹ میں ممبر ہیں وہاں پر یہ تجویز لائیں تو جناب اسیکر پاکستان کے آئین کے دفعہ (۲۳۹) کے تحت کسی صوبے کی علاقائی رد بدل کے لئے پارلیمنٹ اپنی قرارداد کو صدر کو منظوری پیش کرنے سے قبل اسے صوبائی اسمبلی کو بھیجا جاتا ہے۔ اگر ان کی کوئی ایسی تجویز ہے ان کے ذہن میں وہ پیش کریں۔ جناب

اپنیکر بورڈوں میں جو نام لکھے گئے ہیں ہمارے وزیر جام صاحب نے کہا کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کروایا جائے جب کہ اس ایوان کے اندر وہ اشخاص اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں تو اس کو کمیٹی میں جانے کا کیا مطلب وہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ چیزیں ہیں آپ کے سامنے وہ اس بات کا اقرار کر رہے ہیں تو آپ کا نوں میں انگلیاں رکھ کر ان بالوں سے چشم پوشی کر رہے ہیں کیا وجہات ہیں کہ اس سے ہم چشم پوشی کر رہے ہیں بات کی جارہی ہے کہ مادر وطن آیا یہ مادر وطن کا تحفظ ہے یا مادر اقتدار کا تحفظ ہے۔ اقتدار کو تحفظ دینے کے لئے اقتدار کو بچانے کے لئے ان حقائق کو چھپایا جا رہا ہے ہمارا وزیر خزانہ بچھو سے ہمیں ڈرا رہا تھا کہ بچھو کہیں ہمیں ڈس نے لے تو جناب وزیر صاحب موجود نہیں ہے یہ بچھو جو آپ نے مسلم لیگی بخربوں میں کسی سالوں سے پالے ہوئے ہیں ہم ان کے ڈسے ہوئے ہیں ہم کو یہ بچھو جو آپ ہمارے سامنے پھینک رہے ہیں اس کے زہر کا اثر ہم پر نہیں ہو گا اور جن قتوں نے بچھوؤں کو پال کر اتنا بڑا کیا ہوا ہے ہم ان کے مارے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے ان اقدامات کی ان پالیسیوں کی مخالفت بھی کرتے رہے ہیں تو جناب اپنیکر حق تلفی کی بات ہو رہی ہے ہم نے تو اس میں یہ بات نہیں رکھی گئی تھی کہ جنوبی پشتوخواہ کے نمبر زیادہ ہیں ان کو کم کریں بلوچستان کے نمبر زیادہ کئے جائیں اگر کسی نمبر پلیٹ پر خاران کا نمبر ہے خاران تو ڈسٹرکٹ ہے اگر جنوبی پشتوخواہ کو ایک ڈسٹرکٹ کے نام سے منظور کراتے ہیں پھر نمبر پلیٹ لے کے گھویں اس کو کونہ جو کہ ایک ڈسٹرکٹ ہے ڈسٹرکٹ کے نام سے ان کو نمبر پلیٹ الٹ کی گئی ہے۔ اس کے نام سے ہر ایک کو حق ہے۔ جنوبی پشتوخواہ اگر کوئی ڈسٹرکٹ ہے کوئی صوبہ ہے حق تلفی کی بات آتی ہے کہ کس نے کس کا حق چینا ہے ہم نے ہیشہ حق کی بات کی ہے ہیشہ حق حاصل کرنے کی جدوجہد کی ہے۔ ایک مثال یاد آتی ہے کہ دو آدمی لڑ رہے تھے ایک بے چارہ کمزور تھا ایک ہٹا کٹا تھا لڑ رہے تھے تو ظاہر ہے وہ جو ہٹا کٹا آدمی تھا اس نے دوسرے کو زمین پر مار دیا اور پہنچ گیا اور الٹا پہنچنے چلا نے لگا کہ بچاؤ مجھے بچاؤ تو لوگ جب وہاں پہنچ تو پوچھا ماجرا کیا ہے دیکھا کہ جو اور پہنچا ہے وہ حق رہا ہے اس نے کہا کہ اس ڈر سے کہ وہ اوپر نہ جائے اب میرے خیال میں کلیم اللہ صاحب اور

جید خان اچزئی اس لئے چلا رہے ہیں کہ کہیں ہم ان کا استھان نہ کریں ہم نے یہیش آپ کو بھائی سمجھا ہے۔ ہم نے آپ کو بھائی کی نظر سے دیکھا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) :- (پاکستان آف آرڈر) سردار صاحب میں نے صرف یہ ایک عرض کی تھی۔ بہت سادہ بات کہ جو جیز آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں کسی دوسرے بھائی کے لئے پسند کریں گے یا نہیں؟ بس میں یہ جواب چاہتا ہوں اور کچھ نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسیکر صاحب! ہم ان چیزوں کو تسلیم کریں گے جس سے ہماری حق تلفی نہ ہو۔ سبی، بولان اور مستونگ کا نعروہ لگانے والوں کو ہم تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ بات وضاحت سے اگر وہ بھی بشر طیکر ریفرنڈم کرائی جائے تمام یہاں پر پشتون را ہے دے دیں کہ وہ اپنا الگ صوبہ بنانا چاہتے ہیں یا الگ صوبے میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ہم ان کی مخالفت نہیں کریں گے۔

عبدیل اللہ بابت (وزیر) :- (پاکستان آف آرڈر) بلوچستان بنانے پر ریفرنڈم ہوا تھا سردار صاحب؟

سردار محمد اختر مینگل :- جناب بات صاحب ریفرنڈم ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا اس کی گمراہی میں ہم نہیں جائیں گے۔ اگر آپ کو پشتونخواہ صوبہ بنانا ہے میری عرض یہ تھی کہ اس پر ریفرنڈم کرادیں۔ اگر تمام پشتون اس کی حق میں ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ مگرتب بات ہو گی سبی اور بولان یہ نہ ہم نے انگریزوں کی وقت میں تسلیم کیا ہے نہ اس ملک میں ہم نے تسلیم کیا ہے نہ آگے جل کر اس کو تسلیم کریں گے۔ ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے ہیں کہ کوئی ہماری حق تلفی ہوندے ہم کسی کا حق مارنا چاہتے ہیں۔ ہم تمام قوموں کو چاہیے یہاں سیٹلو موجود ہیں، چاہیے ہزارہ ہو چاہیے پشتون ہو، چاہیے بلوچ ہو ان کو ان کے حقوق دیئے جائیں ایسا نہیں کہ ان کے مقابلے میں حقوق کے نام پر اپنے سر زمین کھو بیٹھیں۔ حقوق کے بنا نے ہم سے ہمارے آباو اجداد کے وہ قبرستان چھیننے جائیں۔ حقوق کے نام پر ہماری وہ سر زمین چھینی جائے

جس کے لئے ہمارے آباؤ اجداد نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ جناب اپنے آخر میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کر دیا گا۔ شعر (بلوچی)

ڈاکٹر حکیم اللہ خان (وزیر) :- جناب اپنے صاحب صرف ایکسپلینیشن پر آخر میں ایک بات کہتا ہوں اختر جان نے اپنے لئے بالکل صحیح کہا ہے ایک اپنا حق رکھتا ہے۔ کون کدھر ہے۔ کون کدھر ہے۔ نہ میں یہ فیصلہ کر سکتا ہوں نہ اختر جان فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ظاہر ہے کوئی فورم ہو گا۔ کوئی تاریخ ہو گی۔ ہم بھی اسی کے سامنے سرتسلیم خم ہوں گے۔ دوسرے بھی اس کے سامنے سر خم ہوں گے۔ ہم تو ایک منصف چاہتے ہیں لیکن صرف یہ کہتے ہیں کہ پشتوں کا نام پشتوستان کا نام کیا ہو چکتا نہیں کیا پاکستان میں بالکل ناروا ہے۔ صرف یہ بات کہتے ہیں۔ آپ لوگوں کی بڑی مردانی۔

مولانا عبد الواسع :- اپنے صاحب نما کے لئے وقہ رکھیں اذان پہلی ہو چکی ہے۔

جناب اپنے صاحب نما :- کسی نماز کی بات کر رہے ہیں مولانا صاحب آپ کس نماز کی بات کر رہے ہیں وہ تو کافی پہلے ہو چکی ہے۔

عبد القہار ودان (وزیر) :- عصر کی نمازوں سے پہلی ہے۔

جناب اپنے صاحب نما :- عصر کی نمازوں سے پہلی ہے اب تو مغرب کی نماز آنے والی ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر) :- میرے خیال میں دوسری نماز کی تیاری کریں۔ وہ نماز ختم ہو گئی وہ جماعت ختم ہو گئی جس نے پڑھنا تھی اس نے پڑھ لی۔

جناب اپنے صاحب نما :- عبد القہار ودان صاحب۔

عبد القہار خان ودان (وزیر) :- جناب اپنے صاحب! آج اختر مینگل صاحب نے جو قرارداد لائی ہے میرے خیال میں اگر اچھی نظر ہوں جو اختر مینگل صاحب

نے کہا تھا ان کی نیت اگر صاف ہے تو یہ میرے خیال میں اس صوبے کے لئے بلوچ اور پشتون جو یہاں صدیوں سے رہ رہے ہیں اس کے لئے بڑی خوش آمدید بات ہے جہاں تک جنوبی پشتونخواہ کا تعلق ہے جناب اسپیکر یہ ہمارا تاریخی نام ہے اور ہماری پارٹی کا بھی نام پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی ہے اور ہم اسی سلوگن پر اور یہی پشتونخواہ وطن کے لئے۔

سردار محمد اختر مینگل :- آپ دیکھیں میرے خیال میں کورم برابر نہیں ہے۔

جناب اسپیکر :- پانچ منٹ کے لئے گھینیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھینیاں بجائی گئیں)

عبد القہار ودان (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے اور ہمارے جو یہاں پر ساتھی ہیں کوئیگی ہیں انہیں اس قرارداد کو کسی ایک ٹکل میں کسی لئے دوسری تیسرا ٹکل میں پیش کیا ہے اور یہاں جو آج یہ اسمبلی بنی ہوئی ہے اور اسی اسمبلی کے لئے جو ہم نے جدوجہد کی۔

جناب اسپیکر :- شیر جان صاحب اور اکرم صاحب آپ اپنی اپنی نشتوں پر تشریف لے آئیں۔ شیر جان صاحب اگر آپ کو زیادہ حقوق ہے اس طرف جانے کا تو آپ دیے چلے جائیں گی۔

عبد القہار خان ودان (وزیر) :- اسی جدوجہد کی بدولت آج یہ اسمبلی ہے اور اس اسمبلی میں ہم جموروی نقطے سے اور اپنے قوم کی پہچان کی نقطہ نظر سے ہم اس کو پیش کرتے ہیں اور اس میں بھی آج وہ قراداد پر جو ہمارے ساتھی کوئیگی نے تقاریر کی ہیں اس قرارداد کی روح پر پریس والوں سے بھی ہم ریکوویٹ کرتے ہیں کہ اس کو صحیح انداز میں لا کیں کیونکہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ بلوچستان میں دو قوموں کا جو مسئلہ ہے پشتون بلوچ جو صدیوں سے یا ۱۹۷۰ء سے جو ایک صوبے میں رہ رہے ہیں اس سے پہلے میرے خیال میں پشتون بلوچ کبھی نہ ایک ریاست میں نہ ایک یونیٹی میں اور نہ ہی ایک ساتھ رہے ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں

کہ ہمارے یہاں پر جو قوم پرست ہیں اور سیاست قوم پرستی کی کرتے ہیں اور خود صوبائی خود
خواری پر لقین رکھتے ہیں اور خود بھی اپنے منشور میں جیک آباد اور ذیرہ غازی خان کی بات بھی
کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم جنوبی پشتوخواہ کی جو ہمارا ہدف ہے جو مبہی سے لے کر چڑال تک
ہمارا ہدف ہے۔ ہمارا سلوگن ہے اس پر ہم جناب امیرکر صاحب ہم صدق دل سے کہتے ہیں کہ
ہم کسی قوم کے ایک انج زمین کے دھوپدار نہیں ہیں نہ اس پر قبضہ کرنے کا ہمارا ارادہ ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بس نہ دیں کہ ہم دوسرے قوم کی ایک انج زمین پر قبضہ کریں جو تاریخی سو
سال سے دو سو سال سے جناب اختر مینگل صاحب ہمارے پی این ایم کے ساتھ ہیں۔ بی این
ایم حتیٰ گروپ کے ڈاکٹر ماں ک صاحب اس فورم پر ہمارے ساتھ ہیں اس مسئلے پر ڈیمل
ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں ہم تاریخی حوالے سے اسلام کے حوالے سے پاکستان کے آئین اور
قانون کے حوالے سے جو پاسکتا بنا ہے اس سے پہلے سو سال سے پہلے اس تاریخ کو لے کر آج
تک جو زمین پشتوں کی ہے جس پر پشتوں آباد ہیں اس میں اختر صاحب کہہ رہا تھا کہ ہم
ریفرڈم کرائیں۔ ہم انشاء اللہ ریفرڈم کو نہیں اور سبی میں انشاء اللہ کامیاب ہو کر آج بھی
ہم جا سکتے ہیں آج بھی انشاء ہم اس کو دکھان سکتے ہیں تو ہم اس فلور پر یا اس فلور کے بغیر باہر بھی
اگر ہمارے ساتھ بیٹھنا چاہیں ہم بھی خوشی سے بھائی بندی سے ان کے ساتھ بیٹھیں گے ان
کے ساتھ ایک دن نہیں دس دن نہیں ایک مین لگا کر کے جو یہ برا مسئلہ ہے اس کو ایک دن
میں ایک ایک گھنٹے میں یا دو گھنٹے میں ختم کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھی کہتے ہیں کہ بس ٹھیک ہے
ڈیہیٹ کریں بس یہ ہو گیا۔ یہ بہت برا مسئلہ ہے اس پر ہم تاریخی باتیں کرنے کے لئے اور
بیوہوت دینے کے لئے اور اس پر بیٹھنے کے لئے ہم تیار ہیں کہ جس زمین پر ہم رہتے ہیں جس
زمین کی ہم بات کرتے ہیں وہ تاریخی حوالے سے سو سال بھی نہیں دو سو سال بھی ہم ثبات
کر کے ساتھیوں کو بتائیں گے اور یہ ثابت کر کے ان کو بتائیں گے کہ یہ پشتوں وطن ہے اور
اس پر پشتوں بھی بھی اور سو سال پہلے بھی رہ رہے تھے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہر فورم اور ان
ساتھیوں کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک انج زمین کی قوم کا نہیں

لیں گے اور نہ ہماری سیاست کسی فرد کی، کسی زبان کی اور نہ کسی قوم کے خلاف ہیں۔ نہ ہماری سیاست اس پر آج تک ہوئی ہے کہ ہم کوئی بھی آدمی وہ جو بھی زبان بولتا ہو اس زبان کے خلاف ہیں۔ ہماری سیاست اس بیان پر نہیں ہے کہ وہ فلاں زبان بولتا ہے یا وہ فلاں قوم کے ہیں یا بلوج ہیں یا سندھ ہیں یا ہنگامی ہیں لیکن اگر ہم خلاف ہیں اس بیان پر ہیں یہ ہم ساتھیوں سے ریکووٹ کرتے ہیں کہ ہم آج غلام ہیں اور آج ہم وہ صوبائی خود مختاری جو ہمارے اور آپ کے آباؤ اجداد سیاست کر کے وہ آج تک رہے ہیں وہ ابھی تک ہمیں ملی ہی نہیں ہیں اور وہ بلوج جو آج تک غلام ہے وہ آج جارح ہو کر ہم پر اس طرح کی قراردادیں یا اس طرح یا اس طرح کی تقاریر یا اس طرح جارح ہو کر ہمارے ساتھ کرتے ہیں تو یہ ہمیں افسوس ہوتا ہے ہم ہر وقت ہر جگہ پر ان ساتھیوں کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ جماں تک جنوبی پشتوخواہ کا تعلق ہے جیسے کہ ان کے منشور میں ہے میں پہلے چاچکا ہوں جیکب آباد اور ڈیرہ غازی خان کے یہ دعویداً رہیں ان کا بدف ہے ہمارا اعتراض اس پر نہیں ہم چاہتے ہیں کہ صوبوں کی از سرنو تھکیل شافتی، تاریخی، جغرافیائی بیانیوں پر ہو جائے اس بیان پر جو بھی کام، جو بھی علاقہ بلوج علاقے میں آتا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو اسی طرح پشتوخواہ وطن سوال سے پہلے بھی اس وطن کا نام پشتوخواہ تھا آج بھی پشتوخواہ ہے تو ہم شماں اور جنوبی پشتوخواہ کا نام لے کر جو ہماری پارٹی کا نام ہے اس کے لکھنے کی ساتھیوں کو کیا اعتراض ہے یعنی کیا اعتراض اس پر سائنس بورڈ اور جو بھی ہمیں اس صوبے میں پشتو اور بلوجی میں پر اسرمی تک تعییم دی جاتی ہے ہم لوگوں پشتو میں سائنس بورڈ لکھتے ہیں۔ دکانوں پر لکھتے ہیں۔ انگریزی میں لکھتے ہیں۔ اردو میں لکھتے ہیں۔ ہر زبان میں لکھتے ہیں۔ لیکن یہ حق پشتو کو بھی ہونا چاہئے۔ یہ حق ہم بلوج کو بھی دینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی نواب اکبر بھٹی صاحب نے قوی اسبلی میں بلوجی میں تقریر کی۔ یہ بہت غیر کی بات ہے۔ انہوں نے اپنی قوم کی نمائندگی کی۔ وہ بے شک کریں۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ بچھلے سال یہاں پر بحث پر بلوجی میں بھی تقریر ہوئی۔ پشتو میں بھی ہوئی اور بر اہوی میں بھی تقاریر ہوئیں انہوں نے یہ کہا کہ ہم بر اہوی میں تقریر کریں

گے۔ تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بلوچ علاقے میں بلوچی میں اور بر اہوی علاقے میں بر اہوی میں سائنس بورڈ ہوں ہر چیز کے لئے لکھیں۔ لیکن جماں تک گاڑیوں کا تعطیل ہے ہر گاڑی پر قانون کے مطابق بورڈ لکھا ہوا ہے۔ اس بورڈ کے بعد آپ نے ہر گاڑی کو دیکھا ہو گا کہ کسی کافنو لکھا ہوا ہے۔ کسی پر پشتوستان لکھا ہوا ہے۔ کسی پر بلوچستان لکھا ہوا ہے۔ کسی لیڈر کا فون لوگا ہوا ہے۔ کسی پارٹی کا شعر لکھا ہوتا ہے۔ جناب والا! ہر چیز کی اپنی تاریخ ہوتی ہے اور اس تاریخی حوالے سے اس قوم کے اپنے خالق اور اپنے تاریخی کارنا مے ہوتے ہیں اور اس قوم کے اپنے تاریخی ہیرد ہوتے ہیں اور اس تاریخی ہیرد کے وہ فونو بناتے ہیں۔ ان ہیرد کے لئے شعر لکھتے ہیں۔ اس قوم کی سیاست کے حوالے سے سلوگن لکھتے ہیں اور لکھنا چاہتے ہیں۔ اس پر کسی کو کیا اعتراض ہے یہ تو جموروی ملک ہے۔ اس جمورویت کے لئے ہم لوگ لڑتے تھے۔ یہی ہمارے ساتھی نیشنل عوای پارٹی میں رہ کر جمورویت کے لئے لڑتے تھے۔ ہم جو اس مارشل لاء کے خلاف لڑتے۔ آج ہمارے عمرانی صاحب بڑے اس سے کہہ رہے ہیں۔ بھی ہم پہلے پارٹی والے لڑتے اس مارشل لاء کے خلاف جو ضیاء الحق کا مارشل لاء تھا اور آٹھویں ترمیم کے ذریعے ان کے لیڈر کو پھانسی دی گئی۔ ہزاروں آدمیوں کو شہید کر دیا گیا۔ مندہ حکومت اور سارے پاکستان کے آئین کو محظل کر دیا گیا۔ اس مارشل لاء کے آئین کے مطابق ہم ابھی بھی کام کر رہے ہیں۔ اس کے ختم کرنے کے لئے ہم جدوجہد نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن یہاں پر آگر جمورویت کی بات کرتے ہیں۔ لیکن ہماری جو بھی جمورویت ہے اس جمورویت کے ذریعے آج اس دور میں بھی ہم لوگ کوشش کرتے ہیں کہ فلاں جنوبی پشتوستان نہ لکھے۔ فلاں پشتوں خواہ پارٹی نہ لکھے۔ کل پھر ہم کیسی گے کہ فلاں بی این ایم اختر گروپ نہ لکھے۔ قوی مودمنٹ نہ لکھے۔ بھی یہ توقیم کی اپنی پارٹیاں ہیں۔ ہمارے باقی ساتھیوں نے اور جام صاحب نے بھی کافی بحث کی اور کہا میرے خیال میں ہم سب سے بڑے دعویدار ہیں۔ اگر اس ملک کی آزادی کے لئے جو آدمی بھی لڑا ہے میرے خیال میں اس پاکستان میں ایک عبدالصمد خان شہید تھے جو سب سے زیادہ جیل میں رہے۔ انگریزوں کے دور میں سب سے زیادہ جیل انہوں

نے کائی۔ انہوں نے اس علاقت سے انگریزوں کو نکالنے کے لئے جدوجہد کی۔ لیکن پاکستان جب بنا تو انہیں کوئی جگہ دی جاتی بجائے اس کے انہیں واپس جیل بھیج دیا گیا۔ ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے۔ کسی قوم سے نفرت نہیں کرتے۔ کسی زبان سے نفرت نہیں کرتے۔ کسی کی سرزین سے ہماری کوئی وہ نہیں ہے لیکن اگر کوئی ہماری زمین پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کوئی ہماری زبان سے جو ہم یہاں پر اس صوبے میں بولتے ہیں اپنا صوبہ بنانے کے لئے جنوبی پشتون خواہ مشرقی پشتونستان بنانے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اور اس میں ہم اپنی زبان شفافت اپنی ہرجیز لانا چاہتے ہیں اس میں اگر کوئی قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ہم اس سے یہ کہتے ہیں کہ اب اس وقت اس پیسوں صدی میں جو خیالات قوموں کے درمیان میں یا اس کے قبضہ آگیری کے درمیان ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس دور میں سوچنا نہیں چاہتے جو آج ہمیں تھوڑی بہت جموروت ملی ہے اس میں لکھنے کی بولنے کی تھوڑی سی اجازت ملی ہے۔ کم سے کم ہم قوم پرست لوگ کم سے کم ہم جموروی لوگ اس حق کو تو برقرار رکھیں۔ بلکہ اس حق کو پڑھانے کے لئے جدوجہد کریں۔

جناب اسپیکر : جناب قمار و داں صاحب اپنی تقریر مختصر کریں۔

عبد القبار خان و داں : جناب والا! اس میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ جنوبی پشتونخواہ کوئی ایسی بات نہیں ہے اور نہ ہی یا کوئی وہ ہے۔ یہ ہمارا تاریخی نام ہے۔ یہ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی آج سے نہیں بنی ہے۔ یہ پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کب سے بنی ہوئی ہے اس پر ایکش ہوئے اس کے سلوگن ہیں اور جو گازیوں پر بورڈ ہیں وہ اپنے قانون کے مطابق گازیوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ لیکن بورڈ کے بغیر جو بھی لکھنا چاہے وہ ہر گاڑی پر لکھ سکتا ہے پیچھے فوٹو پاسکتا ہے۔ پیچھے شعر لکھ سکتا ہے۔ پیچھے جنوبی پشتون خواہ لکھ سکتا ہے۔ پیچھے بلوچستان لکھ سکتا ہے۔ پیچھے جو بھی جیز چاہے لکھ سکتا ہے۔ سائن بورڈ پر بھی کسی طرح ہے۔ جناب اسپیکر ہماری یہ عرض ہے جناب کی بڑی نوازش ہے۔ شکریہ

جناب اسپیکر : اس قرارداد پر کافی بحث ہو چکی ہے اب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو

منظور کیا جائے جو قرارداد کے حق میں ہیں۔ (قرارداد منظور ہوئی) (قرارداد منظور ہوئی) سب
ہی بیشے رہے، سب ہی قرارداد کے حق میں ہیں۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب اپنیکر : میں نے کہا کہ جو قرارداد کے حق میں نہیں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں
قرارداد منظور ہوئی۔ (پھر ڈیک بجائے گئے)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان : جناب والاب! ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ غلط طریقہ سے
قرارداد لائی گئی اور غلط طریقہ سے یہ منظور کی گئی ہے۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب اپنیکر : مولانا عبد الواسع قرارداد نمبر ۱۰۷ پیش کریں۔

مولانا عبد الواسع : جناب اپنیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا
ہوں کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ
ثوب ذوبین سے تعلق رکھنے والے وفاقی ملازمین کو چالیس فیصد (ایکینصی الاوٹس) دیا جائے
کیونکہ صوبائی ملازمین کو یہ رعایت جو لائی ۱۹۹۲ء سے حاصل ہے۔

جناب اپنیکر : قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ
ثوب ذوبین سے تعلق رکھنے والے وفاقی ملازمین کو چالیس فیصد (ایکینصی الاوٹس) دیا جائے
کیونکہ صوبائی ملازمین کو یہ رعایت جو لائی ۱۹۹۲ء سے حاصل ہے۔

جناب اپنیکر : اب اس پر مولانا صاحب ہات کریں۔

مولانا عبد الواسع : جناب اپنیکر! یہ قرارداد جو میں نے پیش کی ہے یہ وفاقی
ملازمین جو ایکنیسوں میں رہتے ہیں لہذا میں اس معزز ایوان اور معزز ارکین اسمبلی سے
گزارش کروں گا کہ یہ قرارداد منظور کریں اور وفاقی حکومت سے سفارش کریں تاکہ ان کو یہ

اپنی الائچی مل جائے اس سے ان کی تنخوا ہوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر عبد المالک (وزیر تعلیم) :- مسٹر اسپیکر سراجیے ہمارے فناں فشر ہیں اپنی بجت تقریر میں کہی اس وقت ہمارا نام ذوب پھٹ بجت اتنا بڑھ چکا ہے اور فناشی Financially ہم اس وقت ساؤنڈ پوزیشن میں نہیں ہیں لہذا ہم اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہیں پھر بھی ہماری خواہش ہے کہ ہام لوگوں تمام گورنمنٹ ملازمین کو سولیس دے دیں جو ہم دے سکتے ہیں لیکن ہمارے پاس وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ہام قرارداد کو منظور نہیں کر سکتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع :- یہ تو وفاقی حکومت سے سفارش ہے صوبائی حکومت سے نہیں۔

جناب اسپیکر :- وفاقی حکومت سے رجوع ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک :- مولوی صاحب اس میں وفاقی حکومت کا کیا ہے؟

مولانا عبدالواسع :- وفاق کے جو ملازمین ہیں۔

جناب اسپیکر :- وفاق کے ملازمین کے لئے

ڈاکٹر عبد المالک :- اس میں اگر آپ کر سکتے ہیں تو سارے بلوجستان کے وفاقی ملازمین کے لئے کہیں اس میں ٹوب میں کیا ہے میں کہوں گا اس میں تربت کے وفاقی ملازمین کو بھی دے دیں۔ (مداخلت)

ڈاکٹر سردار حسین :- جناب اسپیکر آپ ذرا اس کی وضاحت کر لیں۔ دراصل جو چالیس پرسنٹ کا مسئلہ ہے یہ بلوجستان میں جتنے وفاقی ادارے ہیں ان کے ملازمین کو دیا گیا ہے۔ ٹوب ضلع چانگی اور خاران کے ملازمین جو وفاقی حکومت کے ماتحت ہیں جو وفاقی حکومت کا کام کرتے ہیں ان ملازمین کو نہیں ملا ہے تو اس لئے میں مولانا صاحب کی اس قرارداد کی

حامیت کرتا ہوں کہ آج کا یہ ایوان اس کی پر زور سفارش کرے کہ وفاقی حکومت جن علاقوں اور جن ڈسٹرکٹس کو چالیس پر سنت دیا گیا ہے وہاں بھی دوسرے ڈسٹرکٹس کو چالیس پر سنت دیا جائے کیونکہ بلوچستان کے دیگر علاقوں میں چالیس پر سنت مل گیا ہے اور ایک دو یا تین ڈسٹرکٹس کو نہیں ملا ہے تو یہ سر رابے انصافی ہے اس حوالے سے گزارش کرتا ہوں۔

سردار شاعر اللہ زہری (وزیر بلدیات) : جناب اپنیکرا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کچھ امینڈمنٹ کر لیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام بلوچستان کے وفاقی ملازمین کو اس میں شامل کیا جائے تو بتہ ہو گا۔ ایک ڈویژن کو اکر شامل کیا جائے جیسا کہ صاحب نے کہا پھر اس میں قلات آئے گا مگر ان آئے گا اس میں اگر تمام بلوچستان کے وفاقی ملازمین کو شامل کیا جائے تو بتہ ہو گا اس ترمیم کے اس کو منظور کیا جائے۔ (مدخلت)

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ : اپنی الاؤنس کی بات ہے تو نوٹکی اور دیگر ایجنسیز کی امینڈمنٹ اس میں لا سیں پھر ہم اس کو منظور کر لیں گے اور اس کو پورث بھی کریں گے۔ مثلاً نوٹکی ہے اور دیگر ہماری ایجنسیز ہیں (بامی گفتگو)

حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر مذہبی امور و زکوٰۃ) : یہ ترمیم لا سیں کہ بلوچستان میں جدھر ایجنسی ہے وہاں پر بلوچستان میں سب کو دیا جائے۔

جناب اپنیکر : لیکن خاران تو ایجنسی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سردار حسین : جناب اپنیکر! دراصل بات یہ یہ کہ جتنی بھی سرکاری ادارے ہیں ان ڈسٹرکٹس میں ایجنسی الاؤنس دیا گیا ہے۔ میں باقاعدہ پروف کے بھن کانپی اس ایوان میں بھیش کر سکتا ہوں۔ صرف گزارش یہ تھی کہ مولانا صاحب نے ٹوب ڈویژن کا ذکر اس میں کیا ہے۔ میں اس میں یہ امینڈمنٹ چاہتا ہوں کہ صرف ٹوب نہیں بلکہ چانپی ڈسٹرکٹ چانپی ڈسٹرکٹ خاران ڈسٹرکٹ کو شامل کیا جائے۔ باقی سارے ڈسٹرکٹس کو بلوچستان میں یہ الاؤنس مل گیا ہے یا اگر کسی بھی ڈسٹرکٹ کو نہیں ملا تو اس کی بھی میں پر زور سفارش

کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر : یعنی جن ضلعوں میں ایجنسی الاؤنس نہیں دیا گیا ہے ان کو دیا جائے؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ : جو ایجنسی ہے سر۔ ایجنسی الاؤنس بلوچستان کی تمام ایجنسیز کو دیا جائے۔

جناب اسپیکر : غاراں ایجنسی نہیں ہے۔ (باتیں)

ڈاکٹر سردار محمد حسین : یہ ایک کا سجن ہے بلکہ یہ کیس مرکز کو گیا ہوا ہے جو یونیں ہیں مختلف حکاموں کی انسوں نے اس کے لئے پر زور سفارش کی ہے۔ کوشش بھی کی ہے صرف میرے تو شیخ میں یہ ہے کہ صرف تین ڈسٹرکٹس کو نہیں ملا ہے۔ اگر اس کے علاوہ جس ڈسٹرکٹ کو نہیں ملا ہے تو اس کے لئے یہ بھی کہنا چاہئے۔

جناب اسپیکر : یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہو کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان میں جن ایجنسیوں کو ایجنسی الاؤنس نہیں ملا ہے انہیں یہ الاؤنس دیا جائے؟

جناب اسپیکر : آیا قرارداد اس فہل میں منظور ہے آپ کو یا اصل فہل میں؟
(آوازیں : تین کے ساتھ منظور ہے)

جناب اسپیکر : قرارداد امینڈمنٹ کے ساتھ منظور ہوئی۔ اب شیرجان بلوچ صاحب اپنی قرارداد نمبر ۱۲ ایوان میں پیش کریں۔

سید شیرجان بلوچ : جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام گورنمنٹ اسکولوں میں پرائمری

سٹھ سے انگریزی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ گرتے ہوئے معیار کو دوبارہ عروج پر پہنچایا جاسکے اور متوسط طبقہ کے بچے جنہیں چھٹی جماعت سے انگریزی پڑھائی جاتی ہے وہ زمیندار، جاگیر دار یا سرمایہ داروں کے فرزندوں سے کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ غریبوں کے بچے بھی وہی تعلیم حاصل کر سکیں جو سرمایہ دار یا بڑے لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں تاکہ ملازمتوں یا دوسرے اداروں میں غریب ان کا مقابلہ کر سکیں۔ لہذا اس دوہری معیار کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پرائمری سٹھ سے انگریزی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر : - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام گورنمنٹ اسکولوں میں پرائمری سٹھ سے انگریزی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ گرتے ہوئے معیار کو دوبارہ عروج پر پہنچایا جاسکے اور متوسط طبقہ کے بچے جنہیں چھٹی جماعت سے انگریزی پڑھائی جاتی ہے وہ زمیندار، جاگیر دار یا سرمایہ داروں کے فرزندوں سے کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ غریبوں کے بچے بھی وہی تعلیم حاصل کر سکیں جو سرمایہ دار یا بڑے لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں تاکہ ملازمتوں یا دوسرے اداروں میں غریب ان کا مقابلہ کر سکیں۔ لہذا اس دوہری معیار کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پرائمری سٹھ سے انگریزی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر : - شیرجان بلوچ صاحب اپنی قرارداد پر بات کریں۔

سید شیرجان بلوچ : - جناب اسپیکر! جس طرح ہمارا بلوچستان تعلیمی لحاظ سے پہمانہ ہے اس کی ایک وجہ میں سمجھتا ہوں یہ ہے کہ یہاں پر حرکتیں سٹھ پر پرائمری سٹھ سے لے کر ایک ایسی زبان سے ہمارے لئے اردو ہو انگریزی ہو یا دوسری زبان ہو وہ جو زبانیں بالکل ہمارے لئے جدا ہیں ہمیں پہلے چھ جماعت سے یہ سمجھے نہیں آتی کہ اردو میں ہمیں پڑھایا جاتا ہے اردو بھی ہمارے لئے غیر زبان ہے اس لئے جب چھٹی جماعت تک ہم اردو پڑھتے ہیں ہمارے بچے اردو پڑھتے ہیں لیکن چھٹی جماعت کے بعد ان کو ایک اور کتاب تھہادی جاتی ہے

جودہ انگلش میں کمی ہوتی ہے اس میں اے بی سی کی بجائے لکھا ہوتا ہے is a book
 ان کی سمجھ میں نہیں آنکھا تو ان کو سمجھانے کے لئے ان کا ماٹھنڈا اس طرح بن جاتا
 ہے کہ یہ نہ اردو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں نہ انگریزی صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں تو دوسری ستم
 مکملی یہ ہے کہ جب ملازمتوں میں اور اونچے اداروں میں جانے کے لئے ہمارے پنجے جب بی
 اے پاس کر لیتے ہیں دوسری طرف سے یہ بڑے لوگوں کے پنجے جب بی اے پاس کر لیتے ہیں
 انگلش میڈیم کی سطح پر ایویٹ طور پر جن کے پاس پہنچے ہے اپنے پاس بلاتے ہیں تو ان کو اور
 ان کو کمپیسر کر کے وہ انٹرویو کے لئے بورڈ کے سامنے لاتے ہیں تو انگریزی میں جب ان سے
 انٹرویو لیا جاتا ہے تو ان کا معیار تعلیم اور ان کے معیار تعلیم میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے
 اس طرح غریب کا پچھہ جو دو وقت روٹی کے لئے نوکری کرنا چاہتا ہے اسے نوکری نہیں مل سکتی۔
 لیکن بڑے آدمی کا پچھہ جو جائیکے ادارے کرست سرمایہ دار کا پچھہ ہے وہ اس جگہ کو پر کر لیتا ہے۔
 یعنی یہ طبقہ نسل در نسل اس چیز کو پر کرتا جا رہا ہے تو میری گزارش ہے کہ جس طرح پنجاب
 نے ایسا کر لیا ہے کہ پرانگی سطح تک پنجاب کے صوبہ نے اس قرارداد کو منظور کر لیا ہے کہ
 پرانگی سطح تک انگلش کو راجح کر لیا جائے گا۔ اسی طرح ہم بھی اس ایوان سے سفارش کرتے
 ہیں کہ اس قرارداد کو منظور کرے کہ ہمارے پنجے بھی اپنی مادری زبان کے ساتھ انگریزی تعلیم
 کو جو یہاں کے قانون یہاں کے ادارے یہاں کی سب چیزیں انگریزی کی بدولت چلتی ہے گو کہ
 نام سے تو ہے کہ ہماری قومی زبان اردو ہے۔ اس لئے ہم بھی اس ایوان سے سفارش کرتے
 ہیں کہ وہ اس قرارداد کو منظور کر لے تاکہ مادری زبان پر انگریزی زبان کو راجح
 کیا جائے۔ یہ حوصلہ سے بڑا قانونی ادارہ ہے جو سب چیز ہے انگریزی کی بدولت چلتی ہے گو
 کہ یہ ہات کہ ہماری قومی زبان تو اردو ہے لیکن سارے ادارے تھانے سے لے کر اوپر تک
 سب ہی انگریزی میں راجح ہے۔ اردو میں تعلیم دے کر اردو میں پڑھا کر اردو میں تعلیم راجح
 کر کے ہمارے جو پنجے ہیں ان کا ذہن مغلوق ہوتا جا رہا ہے۔ دوسری طرف ایک اور اقدام
 ہمارے وزیر تعلیم نے اخبار سے کہ ہر پنجوں کو جیسا کہ ہم نے بجٹ اجلاس میں بھی سنائے کہ

ٹینگ کے بعد ان کو ملازمت میں تعینات کیا جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ ٹینگ کریں جو کچھ بھی کریں لیکن بچے تو ہی رہیں گے جو پسلے ہیں اس سے بلوچستان کے تعلیمی معیار پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا لہذا میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے تاکہ ہمارے جو غریب ہیں اور متوسط طبقے کے بچے ہیں وہ بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہوں جس طرح ہماری اپر کلاس ہے یا جس طرح سے ہمارے بڑے بڑے لوگوں کے بچے انگریزی تعلیم حاصل کر رہے ہیں صرف وہ ہی نہ ہوں۔

جناب اسپیکر :- ڈاکٹر عبد المالک۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ (وزیر تعلیم) :- جناب اسپیکر! حکومت بلوچستان نے محکمہ تعلیم سے ابھی ایک سری وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کی ہے کہ پہلی جماعت سے انگریزی کو شروع کریں۔ اس کے جو فناہیں انوالہ عینہ ہیں وہ دیکھنا ہے ہمیں۔ کیونکہ اس وقت ہمارے پاس آنچھہ ہزار کے قریب پر انگریزی اسکول ہیں۔ ایک ہزار کے قریب مل اسکول ہیں اور پر انگریزی جماعت سے انگریزی کو پڑھانے کے لئے ہم ایک ٹیچر دے دیں تو ہمیں نو ہزار ٹیچر درکار ہوں گے۔ جو بی اے ہوں۔ انگریزی میں پڑا سکیں اور اس میں جو فناہیں انوالہ عینہ ہے تو ہم نے اس کے لئے ایک سری وزیر اعلیٰ صاحب کو سمجھا ہوا ہے۔ اس کو دیکھ کر پھر میرے خیال میں کابینہ میں پیش کریں گے میں سمجھتا ہوں اس کے ساتھ ہم یقین بھی دلاتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس قرارداد پر میرا دوست زور نہیں دے گا کیونکہ ہم نے پسلے ہی اپنے طور پر ایک چیز پر کارروائی کر رہے ہیں اور ہم نے ایک چیز پسلے ہی سے شروع کر دی ہے۔

سید شیر جان بلوچ :- جناب اسپیکر! جتنا خرچ وہ ٹینگ پر ضائع کر رہے ہیں وہ ان اساتذہ کو یہ ٹینگ کیوں نہیں دیتے ہیں کہ وہ پانچوں سے بچوں کو انگریزی پڑھائیں اور وہ ٹیچر اتنا ٹرینڈ ہو کہ وہ پر انگریزی کی سطح سے پڑھائیں اور وہ اس کو پر انگریزی کی سطح سے ہی رانج کریں

اور جس استاد کو اردو کے لئے ٹرینڈ کر رہے ہیں ان کو انگریزی کے لئے ٹرینڈ کر لیں۔ میرے خیال میں اس میں بھی اتنا ہی خرچ ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- جناب اپنیکر جیسا کہ میرے دوست و آنہماں صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک سری ملکہ تعلیم نے وزیر اعلیٰ کو بیچ دی ہے اس کے بنیادی نظریے کی ہم بھی پوری حمایت کرتے ہیں اور انہوں نے جو اس کے لئے خدشات اور ڈفنسٹ نظارے کے ہیں ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ حقیقتاً " موجود ہیں ایک سرکاری اردو اسکول کا پڑھا ہوا لڑکا انگریزی گرامر اسکول کے پڑھے ہوئے لڑکے کا مقابلہ کسی مرطہ پر بھی نہیں کر سکتا ہے۔ میئنڈکل ہو چاہے وہ الجینسٹنگ ہو چاہے وہ کوئی بھی مقابلے کا امتحان ہو تو دوسرے پچھے کسی مرطہ پر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو ہم اس بنیادی نظریے کے حای ہیں۔ لیکن جیسا کہ آپ کو پتہ ہے جو بجٹ تھا وہ ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے تو ہم نے مشکل سے اس گیپ کو پورا کیا ہے جو ہمارے وسائل تھے اور اگر ہم کو مزید اسی کروڑ روپے نہ ملتے تو ہم ملازمین کی تنخوا ہیں بھی نہ دے سکتے تھے۔ اس طرح کی قومی پیچیدہ پوزیشن ہمارے صوبے میں ہے اس کی وجہ سے ان تمام مالی امور کو دیکھتے ہوئے سوچا جاسکتا ہے اس میں بہتری لائی جاسکتی ہے اس کو بتدریج کرویا جائے اس کو کسی اچھے طریقے سے کر دیا جائے پہلے پر ائمی سے مُل اور بعد میں ہائی تک اس کا درجہ پڑھا دیا جائے اس کو تین چار مراحل میں کر سکتے ہیں۔ ہم اس کو کریں گے اور اس کے لئے ہم اپنے ساتھی سید شیر جان کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس معاملہ کو سیرہ سلی نیک اپ کریں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کسی قرارداد کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اور ایسی قرارداد جس کے لئے ہمارے پاس وسائل نہ ہوں جیسے کہ پہلے کی اسمبلی کی قراردادوں کی بے عزتی ہوئی ہے اور اس کی مزید بے عزتی میں اضافہ ہو گا اس کے لئے بہتری ہے کہ ہم جو نیک اپ کر رہے ہیں تو اس کو بھی اعتماد میں لے کر آگے بڑھیں گے۔

سید شیر جان بلوچ :- جناب اپنیکر ایہ تو میری سمجھ سے بالآخر ہے کہ تعلیم کے

حوالے سے جو یہ قرارداد آرہی ہے اس کے لئے بحث اتنا کمزور ہوتا جا رہا ہے جس کا آپ
دقائیق کر رہے ہیں اور دوسری طرف آپ کروڑوں اور لاکھوں روپے خرچ کے جا رہے ہیں اور
محکمہ داخلہ کی تو یہ حالت ہے کہ دن دہارے لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اسے منظوم کریں اور
اس طرح سے جو پیسے ضائع جا رہے ہیں خاص کر تعلیم تو انتہائی ضروری چیز ہے اس گیپ کو پورا
کیا جائے یہ مناسب اقدام ہے جائے اس کے کہ بحث کو کسی اور طریقے سے مظلوم کیا جائے۔

جناب اسپیکر : سید شیر جان بلوچ صاحب وزراء صاحبان کی یقین دہانی پر اپنی
قرارداد پر زور نہیں دیتے ہیں؟

جناب اسپیکر : محکم نے اپنی قرارداد پر زور نہیں دیا۔

جناب اسپیکر : ڈاکٹر سردار محمد حسین صاحب اپنی قرارداد نمبر ۲۳ پیش کریں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین : جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش
کرتا ہوں کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام سرکاری صوبائی، وفاقی ملازمین کو
وزیراعظم پاکستان کے اعلان کے مطابق ایک ہفتہ کی تغواہ جلد از جلد ادا کی جائے۔

جناب اسپیکر : قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام سرکاری صوبائی، وفاقی ملازمین کو
وزیراعظم پاکستان کے اعلان کے مطابق ایک ہفتہ کی تغواہ جلد از جلد ادا کی جائے۔

جناب اسپیکر : آپ اپنی قرارداد پر منظر بولیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین : جناب اسپیکر آپ کو اس چیز کا علم ہے اس ساتھی دور
میں سب سے مظلوم طبقہ سرکاری ملازمین ہیں۔ اگر وفاقی کی طرف سے ایک اعلان سرکاری
طور پر کیا گیا ہے باقی تین صوبوں نے اپنے ملازمین کو ایک ہفتہ کی تغواہ دے دی ہے تو آیا

بلوچستان کی حکومت یہ لیملہ نہیں کر سکتی ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو ایک ہفتہ کی تنخواہ دے دے؟ اگر بلوچستان کے ملازم اپنے لئے ہات کریں اور باقی تمام صوبوں نے یہ نہ دی ہو اور باقی صوبوں کے لوگوں کو یہ مراعات نہ ملی ہوں تو پھر بلوچستان کے ملازمین کا یہ حق نہیں بتتا ہے اگر باقی صوبوں کے ملازمین کو یہ مراعات مل سکتی ہے اور وہاں کی حکومت اپنے ملازموں کے لئے ایک مثبت سوچ رکھ سکتی ہے تو کیوں نہ ہم بلوچستان کے ملازمین کے لئے یہ قرار دار پاس کر لیں؟ اور میں اس ایوان سے یہ بھی سفارش کروں گا کہ یہ ایک جائز مسئلہ ہے اس کو وفاق کی طرف بھینجنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے کچھ معزز دوست یہ کہیں کہ یہ وفاقی مسئلہ ہے۔ یہ سراسر وفاقی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ لہذا میں اس کی پرزوں سفارش کرتا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :- جناب والا میں اس قرارداد میں ترمیم بھی پیش کروں گا۔ لیکن میں اس سے پہلے اس کی وضاحت کروں کہ بنیادی طور پر یہ این ایف سی ایوارڈ میں مندرجہ مسئلہ mandatory ہے کہ جب صدر یا وزیر اعظم کہیں کوئی اعلان کریں وہ اسے پورا بھی کریں۔ اس کا یہ اعلان ہے کہ ہم گواہ کو بھلی فراہم کریں گے۔ اس کے لئے پیسے ابھی تک نہیں آئے۔ کل شیرجن صاحب یہ کہیں وہ دیے دو فلاں اعلان ہوا تھا اس کو پورا کو تو وزیر اعظم صاحب نے تو اس کے لئے پچاس اعلانات کئے ہیں۔ ہمارے پاس وسائل کدھر ہیں کہ ہم ان کو پورا کریں۔ صدر تو ان کا جیتا ہے ہمارا تو مار گیا ہے۔ تو خوشی کے تحت یہ ان کو دینا ہے اور یہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت مندرجہ مسئلہ mandatory ہے کہ صدر یا وزیر اعظم یا فیڈرل گورنمنٹ اعلان کرتی ہے تو اس پر یہ لازمی ہوتا ہے کہ وہ دے دیں۔ ہماری حالت تو آپ کے سامنے ہے اگر مندرجہ دے دے تو ان کو کیا پڑا ہے ان کو ڈھائی ارب روپے گرانٹ دے دی گئی ہے۔ ہمارا ترقہ اور لمبا کے لحاظ سے یہ چھوٹا صوبہ ہے ہم سے زیادہ وسائل اور آہمنی ان کی ہے۔ ہمارے پاس تو اس وقت موجودہ ملازمین کو تنخواہ دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ آپ دیکھ رہے کہ ہم نے کیا بنا

ترقباتی بحث پیش کیا ہے۔ ہم اپنی جاری اسکیمات کو با مشکل چلا رہے ہیں ان حالات میں اگر آپ کہتے ہیں کہ وزیر اعظم کے اعلانات کو پورا کیا جائے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ مجھلی و فصہ جب محترمہ یہاں کوئی کے دورے پر آئی تھی۔ ہم نے خود اخبار میں پڑھا ہے کہ فتح محمد حسنی صاحب نے ان کو کہا ہے کہ یہاں کے ملازمین کی ایک ہفتہ کی تنخواہ دے دیں تو اس نے کہا ہے میں جاؤں گی بھجوادیں گی اور ہم بھی ان کے اس پیسے کا انتظار کر رہے ہیں۔ پتہ نہیں کہ وہ پیسے کدھا گاڑی سے آرہے ہیں یا کسی اور چیز سے آرہے ہیں۔ ابھی تک تو نہیں آئے ہیں اور اس قرارداد میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ یہ وہ اپنے اعلانات کو پورا کرے۔

سید شیر جان بلوج :- جناب اسکیل میں اس کے لئے تھوڑی سی وضاحت کروں گا جو وزیر خزانہ ہیں وہ خود اپنے اختیارات کو استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ آپ وہاں سے وفاق سے کچھ مانگتیں اور جو وہاں میشنگھیں ہوتی ہیں اس کا آپ کو پتہ ہے آیا آپ نے اس مسئلہ کو میٹنگ کے ایجذاب میں رکھا ہے کیا اس حوالے سے آپ نے کوئی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج (وزیر) :- جناب والا! اب تک ان کو اس چیز کا یقین نہیں ہوا ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب (وزیر) :- جناب والا! جیسا کہ میرے دوست نے یہ کہا ہے کہ آپ نے اس پواختہ کو کہیں اٹھایا ہے ہم لوگوں نے صدر صاحب کے ساتھ وزیر اعظم صاحب کے ساتھ اٹھایا ہے۔ یہ بتایا ہے کہ یہاں ہمارے ملازمین مجبوری اور بدحالی میں رہ رہے ہیں۔ دوسرے صوبوں کو ایک ہفتہ کی تنخواہ مل گئی ہے اس صوبے کے ملازمین کو نہیں ملی ہے۔ سرماں کر کے یہ ایک ہفتہ کی تنخواہ بھجوادیں لہذا ہمیں موقع ہے وہ اس کو بھجوادیں گے۔

ڈاکٹر عبد المالک :- ایک میں پے اسکیل کا یقین نہیں ہوتا۔

جعفر خان مندو خیل :- جناب میرے محترم دوست نے کہا کہ آپ لوگوں نے اس پرائیٹ کو کدھر اٹھایا ہوا ہے۔ بے شک ہم نے اٹھایا ہے۔ پر نیٹ ویٹ صاحب کے ساتھ بھی اٹھایا ہے۔ پرائم فشر کے ساتھ اٹھایا ہے کہ آپ کے اعلانات ہیں یہاں کلاز میں جو ہیں مجبوری اور بدھالی میں رہ رہے ہیں اور کچھ دوسرے صوبوں کو مل گئی ہے ان کو نہیں ملی ہے۔ مہانی کر کے یہ پیسے بھجوادیں لیکن انشاء اللہ ہمیں توقع ہے کہ وہ یہ جلدی پیسے آجائیں گے اور اس قرارداد کو وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھائیں گے۔

محمد صادق عمرانی :- (پرائیٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! آئینی طور پر ملک کا سربراہ مملکت ہوتا ہے وہ جو بھی اعلان کرتا ہے تو آئینی طور پر صوبائی حکومتیں پابند ہوتی ہیں کہ اس اعلان کی وہ پابندی کریں۔

جناب اسپیکر :- آپ یہ جانتیں کہ آئین کے کس آرٹیکل میں ہے جس آئین کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔

محمد صادق عمرانی :- آئین کی بک تو میرے پاس نہیں ہے آئینی طور پر جب ایک ملک کا سربراہ ہوتا ہے جیسے چیف فشر صاحب صوبے میں ہدایت دیں۔

حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر) :- جب وہ آئین کا حوالہ دے رہے ہیں تو اس کو کوٹ کریں آئین کی کس دفعہ میں ہے۔ کدھر ہے ہم کو بھی پتہ چل جائے کہ کیا ہے جب بک نہیں لائے تو آپ کو پتہ بھی نہیں ہے۔

محمد صادق عمرانی :- میں تو بک نہیں لایا۔

میر محمد اکرم (وزیر) :- جناب اسپیکر چونکہ ہاتھی صوبوں میں ٹیبلز پارٹی کی حکومت قائم ہے شاید ان کو وہاں پتہ ہے یہاں جو وعدے کریں شاید خارے میں جائے یہ صوبہ اس لئے وعدے کرتے ہیں پیسے نہیں دیتے ہیں چاہے یہ صوبہ خارے میں جائے یہی

صوبہ مندہ جائے۔

محمد صادق عمرانی :- جناب اپنیکرا ہبھیز پارٹی نے جو وعدے کئے ہیں ملک کے وزیر اعظم نے جو وعدے کئے ہیں وہ پورے کئے ہیں اسکی بات نہیں ہے تھوڑا بہت آپ بھی اپنا ہاتھ سمجھنے کر رکھیں خزانے کو جب لوٹنے لگیں گے تو ایسا ہو گا صوبے میں

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- جناب میں احتجاج کرتا ہوں خزانے کو کون لوٹ رہا ہے مجھے پڑھے ہے کون کون فیڈرل گورنمنٹ کے دفتروں میں چکر لگاتا ہے صح شام پھر تے ہیں اور ملازموں سے بھتہ اکٹھا کرتے ہیں۔ جو فیڈرل حکومت کا بھی ایم ہو یا دسرا ہو ہر آفس سے یہاں لوگ موجود ہیں جو بھتہ اکٹھا کرتے ہیں وہ ان کی دھمکی دی جاتی ہے کہ آپ کو ہم ٹرانسفر کرائیں گے۔ الٹا ہر وقت یہ الزامات لگائے جاتے ہیں ٹابت کرو اگر ایسے الزامات ہیں اگر کسی نے یہ ٹابت کر دیا تو ہم استغفار دے دیں گے کسی نے خزانے میں ایک روپے کا بھی غبن کیا ہو ہم استغفار دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس فلور آف ہاؤس میں کمشنٹ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن ہمیں پڑھتے ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے کسی کا نام ہم نہیں لیتے ہیں بلکہ اشارہ کرتے ہیں کہ کون کدھر جاتا ہے اور بھتھے اکٹھا کرتا ہے۔ بری بات ہے اسیلی میں ہم کو یہ بات نہیں کہنی چاہئے تھی لیکن ہر وقت ہم کو اس بات پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ آج ہم اس بات پر آرہے ہیں۔ کبھی ملازمین کی جو ایک بہتے کی تنخواہ ہے بے نظیر وزیر اعظم صاحب کی ذاتی کمشنٹ ہم پورا نہیں کر سکتے ہیں۔ ہر پرائم مشر جہاں اعلان کرتے ہیں اور ہمارے پاس بھجوادیتے ہیں۔ یہ کوئی بھی طریقہ نہیں ہے جو بھی اعلانات ہوتے ہیں ان کو پورا کرنا چاہئے گوار کی بھلی کا اعلان کیا ہے وہ پورا نہیں ہوا ہے۔ فلاں اعلان کیا ہے ایک نہیں ورنہ مول میں آپ کو دکھا سکتا ہوں اور پتا سکتا ہوں لست پتاروں گا ہمارے پاس وسائل کدھر ہیں کہ ہم پورا کریں جو ہم دو تین چار اسکول بنارہے ہیں ہمیں ان کو بھی روک لیں یا دو تین چار ہفتال بنارہے ہیں کو بھی ہم روک لیں پرائم مشر صاحبہ کے اعلانات کی نظر کر دیں ان کا فیڈرل گورنمنٹ ہے تین سو ارب روپے ان کا بجٹ ہے اس کے لئے تو تین کروڑ روپے کچھ بھی

نہیں ہے وہ دے دیں۔

محمد صادق عمرانی :- (پاٹخت آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب وزیر خزانہ صاحب نے جس طرح سے بات کی ہے کہ بھتہ وصول کیا جاتا ہے اس سے اتحاق مجوہ ہوتا ہے یہاں پر انہوں نے الزام لگایا ہے اس نے
جناب اسپیکر :- کس پر الزام لگایا ہے؟

محمد صادق عمرانی :- ایوان پر لگایا ہے جی اس بملی کے اراکین پر لگایا ہے اور جناب اسپیکر ہم نے تو اس کے خلاف کوئی انکواری نہیں کرائی ہے۔

سید شیر جان بلوج :- کون بھتہ وصول کر رہا ہے اس کی وضاحت کریں تاکہ پتہ چلے؟

محمد صادق عمرانی :- ہم کو پتہ ہے جو کیشن لیتے ہیں اور بھتہ وصول کرتے ہیں جو کیشن لیتے ہیں جنہوں نے قوی دولت کو لوٹا ہے آپ جائیں بولان کا پل دیکھیں اڑھائی کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں ابھی سے گر گیا ہے۔ ہم لوگوں نے تو کبھی یہ نہیں کہا ہے کہ جو اعلان کریں اس کو پورا کریں ہم نے یہ کبھی نہیں کہا ہے پت فیڈر میں اسی کروڑ روپے کا غبن ہوا ہے ہم نے کبھی نہیں کہا ہے کہ اس کی انکواری کریں۔

جناب اسپیکر :- صارق صاحب میری بات بھی سینے گے یا نہیں؟

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- ہالکل ہم تمام انکواری رپورٹوں کی حمایت کرتے ہیں کہ جس جگہ کا بھی انکواری کرنا چاہئے ہیں لیکن میں کسی کا نام نہیں لیا ہے۔ اس کو کیوں چھین ہوئی ہے۔ میں نے تو اس کا حوالہ دیا ہے کہ لوگ جیبیں بھر رہے ہیں میں نے تو ایسے کہا ہے کہ لوگ بھر رہے ہیں میں نے کو نام لیا ہے۔

محمد صادق عمرانی :- آپ ضیاء الحق کے پیدا کردہ ہیں آپ جس کی نمائندگی کر رہے

ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- آپ پاکستان توجہ نے والے ہیں۔

جناب اسپیکر :- آپ لوگوں اپنی نشتوں پر تشریف رکھیں۔ Please

ڈاکٹر سردار محمد حسین :- میں محترم صاحب کے سوال کا جواب دینا ہوں۔

جناب اسپیکر :- آپ اس کا جواب نہ دیں آپ جو قرارداد ہے اس پر بات کریں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج :- انہوں نے قرارداد پیش کی ہے ہم نے ترمیم پیش کی ہے اگر فرض کریں وہ اسے منظور کرتے ہیں تو تمہیک ہے ورنہ آپ رائے لیں۔

جناب اسپیکر :- اور کوئی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سردار محمد حسین :- جناب میں نے اس لئے کہا ہے کہ میں اکرم صاحب کی بات کا اس لئے جواب دے رہا ہوں کہ اکرم بلوج صاحب نے کہا ہے کہ یہاں ٹیپنڈپارٹی کی حکومت ہے اسی لئے ٹیپنڈپارٹی والے مطالبہ کر رہے ہیں جناب آپ خود ثابت کر رہے ہیں کہ یہاں ٹیپنڈپارٹی کی حکومت نہیں ہے اس لئے ملازمین کو یہاں یہ مراعات نہیں ملنی چاہئے۔ میرے خیال میں آپ کو یہ زیب نہیں رہتا ہے کہ آپ اس قسم کی سوچ رکھیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :- (پرانگٹ آف آرڈر) جناب والا! وہ اکرم صاحب کی یہ بات نہیں سمجھے ہیں۔ اکرم صاحب نے کہا ہے کہ یہاں ٹیپنڈپارٹی کی حکومت نہیں ہے اس وجہ سے فیدرل گورنمنٹ گرانٹ اور دوسری چیزیں ہم کو نہیں بھجوائی ہے۔ اکرم صاحب نے یہ کہا ہے جہاں تک میں سمجھا ہوں یہ نہیں کہا کہ ہم اس لئے نہیں دے رہے ہیں ان کے جو کشمکش ہیں یا وعدے ہیں وہ پورا کرے شاید اس وجہ سے نہیں کہ مکمل ایسا کہا ہو۔

جناب اسپیکر :- اب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو اصل حل میں یا ترمیم کی صورت

میں منظور کیا جائے؟ کوئی مخالفت نہیں۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- محمد صادق عمرانی صاحب قرارداد نمبر ۲۲ پیش کریں۔

محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ قلات ڈویژن پاکستان کا سب سے بڑا ڈویژن ہے اور یہ ڈویژن سب سے زیادہ اضلاع قلات، خضدار، آواران، مستونگ، لسیلہ اور خاران پر مشتمل ہے۔ نیز آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بھی یہ ڈویژن سب سے بڑا ہے۔ لہذا مستونگ، قلات اور خاران پر مشتمل ایک الگ ڈویژن بنایا جائے جس کا ہدیہ کوارٹر قلات کو بنایا جائے۔ کیونکہ قلات ڈویژن گزشتہ ۵۰۰ سالوں سے بلوچستان کا دارالمقام رہا ہے یہ ایک تاریخی شر ہے۔

جناب اسپیکر :- قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ قلات ڈویژن پاکستان کا سب سے بڑا ڈویژن ہے اور یہ ڈویژن سب سے زیادہ اضلاع قلات، خضدار، آواران، مستونگ، لسیلہ اور خاران پر مشتمل ہے۔ نیز آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بھی یہ ڈویژن سب سے بڑا ہے۔ لہذا مستونگ، قلات اور خاران پر مشتمل ایک الگ ڈویژن بنایا جائے جس کا ہدیہ کوارٹر قلات کو بنایا جائے۔ کیونکہ قلات ڈویژن گزشتہ ۵۰۰ سالوں سے بلوچستان کا دارالمقام رہا ہے یہ ایک تاریخی شر ہے۔

جناب اسپیکر :- آپ اس کی ایڈ میراہلیہ پر بات کریں۔

محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ سب کو علم ہے اس اسلامی میں اس مسئلہ پر قرارداد پیش ہوئی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ قلات ایک بہت بڑا علاقہ۔

ہے۔ بلوچستان کا ایک تاریخی مقام اس لحاظ سے بھی اور پاکستان کا خصوصاً "بلوچستان کا سب سے پہمائدہ علاقہ ہے اس کے دور دراز میں نہ آمد رفت ہے اور نہ روڈ اور لوگوں کو اس سلسلے میں بڑی دشواریاں پیدا ہوتی ہیں اور میں اپنے تمام دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ میرے اس بارے میں حمایت کریں تاکہ ایک تاریخی شر ہے قلات اس کو ایک تاریخی اہمیت دے دینی چاہئے اس لئے قرارداد کی حمایت کریں۔ شکریہ۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج : - جناب اپنے صاحب! کل جب بجٹ پر بحث ہو گی تو صادق صاحب کی ہم پر جو سب سے بڑی تفہید جو ہو گی وہ یہ ہو گی کہ آپ نے غیر ترقیاتی مد میں تنخواہوں میں اتنا اتنا اضافہ کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے دور میں نہیں یہ چھپلے دور سے اتنے پڑے ہیں ڈویژن بنایا کہ اخلاع بنایا کہ الاونسز Non Developmental Funds دے کر اب ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی مزید گنجائش نہیں ہے کہ مزید ضلع بنائے جائیں۔ مزید ڈویژن بنائیں گے اور مزید الاونسز دے دیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری پوزیشن کو مد نظر رکھیں میں صادق صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس قرارداد پر زور نہیں دیں۔

مولانا عبد الواسع : - جناب اپنے صاحب! میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور میں ڈاکٹر عبد المالک صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ ہم جو دیکھتی ہیں کہ وہ نئی چیخاروں نے لیڈ کروزر اور ان کے جو حالات ہیں ایسے نہیں ہے اگر وہ اپنے اخراجات کم کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں وزارتی اخراجات بندگوں کے اخراجات ایئر کنٹرولر شنون کے اخراجات کم کر کے قلات ڈویژن کو دو ڈویژن بنایا جائے۔ شکریہ۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) : - جناب اپنے صاحب جیسے کہ ہمارے کوئی ڈاکٹر عبد المالک صاحب نے کہا کہ قلات ڈویژن کی بات نہیں بلکہ اس دن مولانا صاحب نے ٹوب کے متعلق اس طرح کی کوئی قرارداد پیش کی تھی اور اسی طرح مختلف گھوموں

پر یہ فیما نہ ہے کہ یہاں سب ڈویژن بنا لیا جائے یا ڈسٹرکٹ کا درجہ دیا جائے یا نیا ڈویژن کریٹ کیا جائے۔ بجٹ آپ حضرات کے سامنے ہے۔ صادق صاحب اور مولانا صاحب نے میرے خیال میں بجٹ کو ابھی تک سمجھا نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے پاس گیپ کیا رہ گیا۔ ہمارے پاس کچھ نہیں (مداخلت)

میر محمد صادق عمرانی :- جتاب ہم سب سمجھ چکے ہیں آپ کو جتنا کہہ رہے ہیں۔
 حاجی شیخ جعفر خان مندو خیل :- ہاں ہم یہ کہ سکتے ہیں جہاں حکومت محسوس کرتی ہے ایسی ڈیمانڈز کو اس وقت پورا کر سکتی ہے جب ہماری فناشل پوزیشن ہمیں اجازت دے دیں کہ ہم منزد ڈسٹرکٹ یا ڈویژن بنائیں۔ کیونکہ پچھلی گورنمنٹ میں چارپائی اضلاع بننے تھے۔ آج تک نہ ان کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کے آفس بن سکنے نہ لائے پہاڑ ٹمنٹ کے آفس۔ نہ ان کو پورا انتقال ملا ہے۔ وہ ہر ائے نام ڈسٹرکٹ ہیں۔ ان کو ہم کیسہ نہیں کہ سکتے ہیں اگر ان کو کیسہ کلیں تو ڈولپمنٹ کا ہو بجٹ ہے وہ اس ڈسٹرکٹ پر خرچ ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ ہم نے کافیہ میں اس بات پر غور کیا کہ ہمارے فناشل پوزیشن اتنی ڈون ہے کہ پرانے ڈسٹرکٹ بنیں ہیں۔ ان کو بھی کسی صورت میں ختم کر کے اسیل پوزیشن لے آئیں۔ فیڈرل گورنمنٹ ہمیشہ ہمارے پر تقدیم کرتی ہے۔ چاہے (این اے سی) کی مینگ چاہے پر ائی مینگ ہو وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کو ہم نے پیسے دیے۔ این ایف سی کے تحت چارپائی ارب روپے دیے۔ وہ آپ لوگ الاؤنس یا نئے ڈسٹرکٹ کریٹ کر کے پیسے خانع کرتے ہیں یا دوسرے غیر ترقیاتی اخراجات میں دوسری جو مولانا صاحب بات کر رہے ہیں ان کی تجویز سے پہلے ہم نے پابندی عائد کی ہے۔ پنجاڑ گاڑی ایئر کنٹرولیشن یا دوسرے غیر ضروری اخراجات پر بھی پابندی لگادی ہے۔ ممکنہم اس کو کنٹرول کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں میرے دوست اس پر زور نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ جس وقت ہمارے حالات بترا ہوئے ہم از خود اس چیز کو کنسٹرکٹ کریں گے۔

سردار محمد اختر مینگل :- جتاب اپنے کام میں صادق عمرانی کی اس قرارداد کی

۱۰۔ حمایت کرتا ہوں۔ ویکھا جائے تو پورے بلوچستان میں واحد قلات ہی ایک ایسا ڈویژن ہے جس میں چھ ڈسٹرکٹ ہیں۔ اس کا ایک حصہ صوبہ سندھ سے ملتا ہے دوسرا کوئٹہ والشک کی طرف ایرنا اور خضدار سے لگتا ہے اور سندھ سے نجع ہے۔ صوبے میں دیگر تمام ڈویژنوں سے بڑا ڈویژن ہے۔ اس نے اس حوالے سے میں قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ جیسے کہ جعفر صاحب نے کہا کہ ہم پر غیر ترقیاتی اخراجات کا اتنا بوجھ ہے میرے خیال میں جعفر صاحب ایک بوجھ اور برداشت کر لیں۔ ویسے بھی ان کو برداشت کی عادت ہے۔ یہ قلات کا بوجھ برداشت کر لیں۔ قلات کے لوگ ان کو دعائیں دیں گے اور جعفر صاحب آپ کی درازی عمر کے لئے دعائیں مانگیں گے اور آئندہ اقتدار میں آنے کے لئے شاید دعائیں کریں۔

جناب اسپیکر : اب سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۲ جون بروز بذریعہ بوقت سہ پر تین بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سات نجح کر چالیس منٹ (شام) مورخہ ۲۲ جون ۱۹۹۳ء (بروز چہارشنبہ) تین بجے سہ پر تک کے لئے ملتوی ہو گیا)